

UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232778

UNIVERSAL
LIBRARY

فہرست جلد ثانی جائزۃ الشوزی ترجمہ ترمذی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۰	ابواب سکر کما نون کے	۸	باب جاری کہا نیکی بیان میں	۱۳	ابواب پنی کی چیزوں کے بیان میں
۱۱	آنحضرت کس پر کہا ناگہانے تبتہ	۹	باب ہنا ہوا گوشت کہا نیکی بیان میں	۱۴	باب شارب خمر کے بیان میں
۱۲	باب خرگوش کہا نیکی بیان میں	۱۰	باب نکیدہ لگا کر کہا نیکی کرہت میں	۱۵	باب ہر سکر کے حرمت قطعے میں
۱۳	باب ضرب کے بیان میں	۱۱	باب آنحضرت کے حلو اور شہد و درگاہ میں	۱۶	باب جبکی بہت سی نف ہوا کی تھوڑی کے حرمت میں
۱۴	باب کفار کے بیان میں	۱۲	باب شور باز یادہ کرنے میں	۱۷	باب بگوین بنید بنائیکے حرمت میں
۱۵	باب گھوڑوں کے کہانے میں	۱۳	باب شریک کی فضیلت میں	۱۸	باب با و نصیر اور حکم کی بنید کی کرہت میں
۱۶	باب شہر ہی گدھوں کے بیان میں	۱۴	باب گوشت دانت سوز چکر کہانے میں	۱۹	باب با و غیرہ ظروف میں بنید بنائیکے
۱۷	باب کفار کے برتنوں کے حکم میں	۱۵	باب چربیہ گوشت کا لکڑ کہانے میں	۲۰	باب اعیازت میں
۱۸	باب چوبے کے بیان میں جو گلی میں مر جائے	۱۶	باب اس بیان میں کہ کونسا گوشت اچک	۲۱	باب شکر میں بنید بنائیکے بیان میں
۱۹	باب یمن اہل سے کہانے پینے کی بھی میں	۱۷	باب ہند تھا	۲۲	باب اون وانوں کے بیان میں جسے شراب بنتی ہے
۲۰	باب اون لکھیان چلنے کے بیان میں	۱۸	باب سر کے کے بیان میں	۲۳	باب بر سر اور قمار کر بنید بنائیکے بیان میں
۲۱	باب گرے ہوئے لقمہ کے بیان میں	۱۹	باب خربوزہ ترکھور کے ساتھ کہانے میں	۲۴	باب سونے اور چاندی کے بنوین کہانے میں
۲۲	باب کہا نیکی جی کہا نیکی کرہت میں	۲۰	باب لکڑی ترکھور کے ساتھ کہانے میں	۲۵	باب حرام ہونے میں
۲۳	باب ہسن اور پیاز کے بیان میں	۲۱	باب اونٹوں کا پیشاب پنی کے بیان میں	۲۶	باب بکرا ہوا کر پنی کی بھی میں
۲۴	باب پکے ہوئے ہسن کے اجاحت میں	۲۲	باب وضو کر نہن قبل طعام کے اور بعد کے	۲۷	باب بکرا ہوا کر پنی اور پراغ اور گجھا بنین سونے وقت
۲۵	باب بکرا ہوا کر پنی اور پراغ اور گجھا بنین سونے وقت	۲۳	باب وضو کے ترک میں	۲۸	باب دو کچور کا ایک لقمہ کر نیکی بیان میں
۲۶	باب دو کچور کا ایک لقمہ کر نیکی بیان میں	۲۴	باب کدو کہا نیکی بیان میں	۲۹	باب فضیلت میں ترکے
۲۷	باب فضیلت میں ترکے	۲۵	باب زیت کے بیان میں	۳۰	باب کہا نیکی بعد حمد کرنے میں
۲۸	باب کہا نیکی بعد حمد کرنے میں	۲۶	باب زیت کے بیان میں	۳۱	باب حجامی کے ساتھ کہانے میں
۲۹	باب حجامی کے ساتھ کہانے میں	۲۷	باب نوٹھی غلام جب کہا ناچکار لائے	۳۲	باب باس بیان میں کہ مومن ایک آہستہ میں
۳۰	باب باس بیان میں کہ مومن ایک آہستہ میں	۲۸	باب اوکے بیان میں	۳۳	کہا تا ہے
۳۱	کہا تا ہے	۲۹	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۳۴	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۳۲	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۳۰	باب طعام شب کی فضیلت میں	۳۵	کہتا ہے
۳۳	کہتا ہے	۳۱	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۳۶	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۳۴	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۳۲	باب طعام شب کی فضیلت میں	۳۷	کہتا ہے
۳۵	کہتا ہے	۳۳	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۳۸	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۳۶	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۳۴	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۳۹	کہتا ہے
۳۷	کہتا ہے	۳۵	باب طعام شب کی فضیلت میں	۴۰	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۳۸	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۳۶	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۴۱	کہتا ہے
۳۹	کہتا ہے	۳۷	باب طعام شب کی فضیلت میں	۴۲	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۴۰	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۳۸	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۴۳	کہتا ہے
۴۱	کہتا ہے	۳۹	باب طعام شب کی فضیلت میں	۴۴	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۴۲	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۴۰	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۴۵	کہتا ہے
۴۳	کہتا ہے	۴۱	باب طعام شب کی فضیلت میں	۴۶	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۴۴	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۴۲	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۴۷	کہتا ہے
۴۵	کہتا ہے	۴۳	باب طعام شب کی فضیلت میں	۴۸	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۴۶	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۴۴	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۴۹	کہتا ہے
۴۷	کہتا ہے	۴۵	باب طعام شب کی فضیلت میں	۵۰	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۴۸	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۴۶	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۵۱	کہتا ہے
۴۹	کہتا ہے	۴۷	باب طعام شب کی فضیلت میں	۵۲	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۵۰	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۴۸	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۵۳	کہتا ہے
۵۱	کہتا ہے	۴۹	باب طعام شب کی فضیلت میں	۵۴	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۵۲	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۵۰	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۵۵	کہتا ہے
۵۳	کہتا ہے	۵۱	باب طعام شب کی فضیلت میں	۵۶	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۵۴	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۵۲	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۵۷	کہتا ہے
۵۵	کہتا ہے	۵۳	باب طعام شب کی فضیلت میں	۵۸	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۵۶	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۵۴	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۵۹	کہتا ہے
۵۷	کہتا ہے	۵۵	باب طعام شب کی فضیلت میں	۶۰	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۵۸	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۵۶	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۶۱	کہتا ہے
۵۹	کہتا ہے	۵۷	باب طعام شب کی فضیلت میں	۶۲	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۶۰	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۵۸	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۶۳	کہتا ہے
۶۱	کہتا ہے	۵۹	باب طعام شب کی فضیلت میں	۶۴	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۶۲	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۶۰	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۶۵	کہتا ہے
۶۳	کہتا ہے	۶۱	باب طعام شب کی فضیلت میں	۶۶	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۶۴	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۶۲	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۶۷	کہتا ہے
۶۵	کہتا ہے	۶۳	باب طعام شب کی فضیلت میں	۶۸	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۶۶	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۶۴	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۶۹	کہتا ہے
۶۷	کہتا ہے	۶۵	باب طعام شب کی فضیلت میں	۷۰	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۶۸	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۶۶	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۷۱	کہتا ہے
۶۹	کہتا ہے	۶۷	باب طعام شب کی فضیلت میں	۷۲	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۷۰	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۶۸	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۷۳	کہتا ہے
۷۱	کہتا ہے	۶۹	باب طعام شب کی فضیلت میں	۷۴	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۷۲	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۷۰	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۷۵	کہتا ہے
۷۳	کہتا ہے	۷۱	باب طعام شب کی فضیلت میں	۷۶	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۷۴	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۷۲	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۷۷	کہتا ہے
۷۵	کہتا ہے	۷۳	باب طعام شب کی فضیلت میں	۷۸	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۷۶	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۷۴	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۷۹	کہتا ہے
۷۷	کہتا ہے	۷۵	باب طعام شب کی فضیلت میں	۸۰	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۷۸	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۷۶	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۸۱	کہتا ہے
۷۹	کہتا ہے	۷۷	باب طعام شب کی فضیلت میں	۸۲	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۸۰	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۷۸	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۸۳	کہتا ہے
۸۱	کہتا ہے	۷۹	باب طعام شب کی فضیلت میں	۸۴	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۸۲	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۸۰	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۸۵	کہتا ہے
۸۳	کہتا ہے	۸۱	باب طعام شب کی فضیلت میں	۸۶	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۸۴	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۸۲	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۸۷	کہتا ہے
۸۵	کہتا ہے	۸۳	باب طعام شب کی فضیلت میں	۸۸	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۸۶	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۸۴	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۸۹	کہتا ہے
۸۷	کہتا ہے	۸۵	باب طعام شب کی فضیلت میں	۹۰	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۸۸	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۸۶	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۹۱	کہتا ہے
۸۹	کہتا ہے	۸۷	باب طعام شب کی فضیلت میں	۹۲	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۹۰	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۸۸	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۹۳	کہتا ہے
۹۱	کہتا ہے	۸۹	باب طعام شب کی فضیلت میں	۹۴	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۹۲	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۹۰	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۹۵	کہتا ہے
۹۳	کہتا ہے	۹۱	باب طعام شب کی فضیلت میں	۹۶	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۹۴	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۹۲	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۹۷	کہتا ہے
۹۵	کہتا ہے	۹۳	باب طعام شب کی فضیلت میں	۹۸	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۹۶	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۹۴	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۹۹	کہتا ہے
۹۷	کہتا ہے	۹۵	باب طعام شب کی فضیلت میں	۱۰۰	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۹۸	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۹۶	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۱۰۱	کہتا ہے
۹۹	کہتا ہے	۹۷	باب طعام شب کی فضیلت میں	۱۰۲	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا
۱۰۰	باب اس بیان میں کہ ایک کہا نا دو کو کھانا	۹۸	باب کہا نا کہا نیکی فضیلت میں	۱۰۳	کہتا ہے

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۸	باب بیان کردہ روایات میں اختصار کی	۲۵	باب بیانی کے ساتھ عزت و مدار کے بیان میں	۳۲	باب بدگوئی کے برائی میں
۱۹	محبوب کیا چیز تھی	۲۶	باب عیب کی مذمت میں	۳۳	باب لعنت کے بیان میں
۲۰	چار رسائل مختصر تہجیم	۲۷	پندہ برائیاں زبان کی ترجمہ کی طرف سے	۳۴	باب تعلیم نسب کے بیان میں
۲۱	اول خل عمر کے بھی میں	۲۸	باب حد کی برائی میں	۳۵	باب پیغمبرؐ کی اپنی بیانی کی لئے دعا کر نیکی
۲۲	تہذیب و تمدن کی بالآخر حرام ہونے میں	۲۹	باب بغض کی برائی میں	۳۶	بیان میں
۲۳	ثالث تعظیہ الاوائی رات کو سونہ ہونے میں	۳۰	باب اسبغین صلح کے بیان میں	۳۷	باب سخت گوئی کے بیان میں
۲۴	رابع دس جہی ملعون جو بنین شراب کے	۳۱	باب خیانت اور دغا کی بیان میں	۳۸	باب شیرین زبانی کے بیان میں
۲۵	الو اباب برد الدین اور وصلہ رحم کے	۳۲	باب حق مہار کے بیان میں	۳۹	باب ملوک نیک کی فضیلت میں
۲۶	باب برو الدین کے بیان میں	۳۳	باب خادم پر جان کر نیکی کے بیان میں	۴۰	باب بدگمانی کے بیان میں
۲۷	باب دوسرا سے مضمون میں	۳۴	باب خادموں کے مارنے اور برا کہنے میں	۴۱	باب خوش طبعی کے بیان میں
۲۸	باب رضائے والدین کی فضیلت میں	۳۵	باب خادم کے ادب سکھانے کی مہارت میں	۴۲	باب تکرار کر نیکی کے بیان میں
۲۹	باب عقوق والدین کے مذمت میں	۳۶	باب اوراد کے ادب سکھانے میں	۴۳	باب مدارات احباب کے بیان میں
۳۰	باب دوست پدر کے اکرام میں	۳۷	باب قبول ہدیہ اور بدلا دینے کے بیان میں	۴۴	باب محبت اور نفوذ کے مہارت دوسری میں
۳۱	باب خا کے ساتھ حسن سلوک کر نیکی	۳۸	باب محسن کے اداسے شکر میں	۴۵	باب تکبر کے مذمت میں
۳۲	باب حقوق والدین میں	۳۹	باب امور احسان کے بیان میں	۴۶	باب حسن خلق میں
۳۳	باب قطع رحم کی مذمت میں	۴۰	باب مینو کے فضیلت میں	۴۷	باب احسان اور عفو کے بیان میں
۳۴	باب فائدہ از ترجمہ تحقیق رحم میں	۴۱	باب راہ ہی تکلیف کی چیز دو کر نیکی	۴۸	باب بیانیوں کے ملاقات میں
۳۵	باب صلہ رحم کی فضیلت میں	۴۲	باب اس بیان میں کہ مجلس میں امانت	۴۹	باب حیا میں
۳۶	باب ارکون کی محبت میں	۴۳	باب ضرور ہے	۵۰	باب مامل اور جلدی میں
۳۷	باب چون کی ببار کرنے میں	۴۴	باب سخاوت کی فضیلت میں	۵۱	باب نرم ولی میں
۳۸	باب ارکون اور بیہوش کے پرورش میں	۴۵	باب بخل کی مذمت میں	۵۲	باب غلو م کے دعا کے بیان میں
۳۹	باب پیغمبرؐ پر مہربانی کر نیکی کے بیان میں	۴۶	باب نفع اہل کے فضیلت میں	۵۳	باب خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں
۴۰	باب ارکون پر مہربانی کر نیکی کے بیان میں	۴۷	باب ضیافت کی بیان میں	۵۴	باب خوبی سے بنا کر نیکی کے بیان میں
۴۱	باب نصیحت کے بیان میں	۴۸	باب بیہوش اور راہوں کے جواب میں	۵۵	باب عمدہ اخلاق کے بیان میں
۴۲	باب مسلمان پر مسلمان کی شفقت میں	۴۹	باب سعی کرنے میں	۵۶	باب لعن اور لعن کے بیان میں
۴۳	باب مسلمانوں کی عیب ثابتے میں	۵۰	باب کثرت دعا و نیائی اور پناہ چہرہ سے	۵۷	باب کثرت غضب کے بیان میں
۴۴	باب مسلمانوں نے سے عیب دو کر نیکی	۵۱	باب مٹی کا بیان	۵۸	باب برہمنوں کے تعظیم میں
۴۵	باب ترک ملاقات میں	۵۲	باب صدق و کذب کے بیان میں		

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۵	باب تارکان طغفات کے بیان میں	۴۶	باب داغ کے رخصت میں	۵۷	ابواب فالین کے
۳۶	باب صیغہ کے بیان میں	۴۷	باب حجامت کے بیان میں	۵۸	تحقیق خرائض از جانب مترجم
۳۷	باب سوہنہ دیکھتے بات کہنے الی کی بیاہن	۴۸	باب ہندی سے دوا کر نیکے بیان میں	۵۹	باب اس بیان میں کر کر کے سعی وارشیت
۳۸	باب چغلوں کے بیان میں	۴۹	باب رقیہ کے کراہت میں	۶۰	باب تعلیم خرائض کے فضیلت میں
۳۹	باب تامل سے کلام کر نوالے کے بیان میں	۵۰	باب رقیہ کے رخصت میں	۶۱	باب اولگوں کے میراث میں
۴۰	باب اس بیان میں کہ بعضا بیان جادو سے	۵۱	باب رقیہ خود تم کے بیان میں	۶۲	باب پوتوں کی میراث میں بیوگی ہاتھ
۴۱	باب نواضع کے بیان میں	۵۲	باب نظر بد کے رقیہ میں	۶۳	باب حقیقہ ہائیوں کے میراث میں
۴۲	باب ظلم کے بیان میں	۵۳	باب اثبات نظر بد میں	۶۴	باب نزول آیہ وصیکم اللہ کے بیان میں
۴۳	باب لغت کے عیب کر نیکے بیان میں	۵۴	باب تعویذ بر امرت لینے کے جاز میں	۶۵	باب عصبیات کی میراث میں
۴۴	باب تعظیم سو من کے بیان میں	۵۵	باب دمی اور ادویہ تقدیر میں فضل ہونے	۶۶	باب دادا کی میراث میں
۴۵	باب تجربہ کے بیان میں	۵۶	باب کماۃ اور جہو کے بیان میں	۶۷	باب دادی اور نانی کے میراث میں
۴۶	باب اپنی پاپس جو چیز ہوا اور اتر نیکے بیان میں	۵۷	باب شمن کلب اور اجر کاہن کے حرمت میں	۶۸	باب جدہ کی میراث میں جسکی بیوی کے
۴۷	باب احسان کی عوض میں ناکر کا بیان	۵۸	باب گلی میں گندہ یا تعویذ لگانے میں	۶۹	باب ماموں کے میراث میں
۴۸	شش مسائل بطریق سوال و جواب از جانب مترجم	۵۹	باب مائی سے بخار کو نندہ کر نیکے بیان میں	۷۰	باب مادار کی موت میں
۴۹	اول شریک ما باب سی صلہ رحم کے حکم میں	۶۰	باب ذات الحجب کے علاج میں	۷۱	باب کا ذرا مسلمان میں میراث ہونیکے
۵۰	دوم برادر شریک صلہ میں	۶۱	باب دعدے درد میں	۷۲	باب بان میں
۵۱	سوم غیبت اہل فساد کے حکم میں	۶۲	باب سناسکی شنا میں اور شہرم کے بیان میں	۷۳	باب اولی ارث از جانب مترجم
۵۲	چہارم غصہ میں حضرت سی کون لفظ مردہ	۶۳	باب شہد کے بیان میں	۷۴	باب قائل کو میراث ہونیکے بیان میں
۵۳	پنجم حد جوار میں	۶۴	باب رقیہ مریض میں	۷۵	باب شعور کے دیت سی بیو کو میراث ملی میں
۵۴	ششم سباب جواز غیبت میں	۶۵	باب بخار کے علاج میں	۷۶	باب اس بیان میں کو لیرت وارثوں کی ہے
۵۵	ابواب طب کے	۶۶	باب غت مسائل لمحدہ از مترجم	۷۷	اور دیت حصہ پر
۵۶	تحقیق لفظ طب از جانب مترجم	۶۷	اول تبدیل آب ہوا میں	۷۸	باب اولی جان میں جو کسی ہاتھ پر مسلمان
۵۷	باب بر مریز کے بیان میں	۶۸	ثالث طاعون کے حکم	۷۹	باب دلا کے میراث میں
۵۸	باب نشہ کے بجز سے دوا کر نیکے بیان میں	۶۹	رابع اہل ان کے حکم میں	۸۰	باب وصیتوں کے بیان میں
۵۹	باب سوہا کے بیان میں	۷۰	خامس حقیقت سحر میں	۸۱	باب وصیت بالثلث میں
۶۰	باب داغ کے بیان میں	۷۱	سادس اوعیات رقیہ کر کر بیوگی میں	۸۲	باب وصیت کی ترغیب میں
۶۱		۷۲	سابع عقدہ و طردہ و صفر ہور کے بیان میں	۸۳	باب وارث کے لٹی وصیت ہونے میں
۶۲		۷۳		۸۴	باب اس بیان میں کہ ادائی میں وصیت ہونے

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۷۰	باب اسکے بیان میں جو صدودی غلام	۷۷	باب اس بیان میں کہ طوطی جان کی دو گونہ	۸۴	باب تغیر رنگ کے درجات میں
۷۱	ازاد کرے موت کے قریب	۷۸	باب قرضوں اور بیسیوں کی گناہوں کی بیان	۸۵	باب دوسرا اسی بیان میں
۷۲	باب بشرود باطلہ کے ابطال میں	۷۹	باب عدوی اور صفر و راسم کی نفی میں	۸۶	باب اس بیان میں کہ کدھیر سلطان ظالم ہے
۷۳	مسائل اربعہ از جانب مترجم	۸۰	باب تقدیر پر ایمان رکھنے کے بیان میں	۸۷	کدھیر افضل جہاد ہے
۷۴	اول وصیت کے اتمام میں	۸۱	باب اس بیان میں کہ برحق کے موت و حیات	۸۸	باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوالات
۷۵	دوم عدم اجراء وصیت انداز ثلث میں	۸۲	آئی ہے جہاں لکھ ہے	۸۹	ثلثہ کے بیان میں
۷۶	مگر اجازت و رشتہ	۸۳	باب اس بیان میں کہ قریہ اور دوا الکتہ تقدیر	۹۰	باب فقہ کے بیان میں
۷۷	سوم اعیال و ذوال بیت میں	۸۴	کو نہیں ہوتی	۹۱	باب رفع امانت کی بیان میں
۷۸	چہارم وصیت خداوند تعالیٰ اور وصیت	۸۵	باب قدیون اور مرجون کی مذمت میں	۹۲	باب امام سابقہ کے عادات اس امت میں
۷۹	انبیاء میں	۸۶	باب شانوی موت میں انسان کی صورت	۹۳	مقتدر ہو نیکی بیان میں
۸۰	ابواب دلا اور مہیہ کے	۸۷	بننے کے بیان میں	۹۴	تحقیق ذات الخواط
۸۱	باب اس بیان میں کہ دلا معنی کا حق ہے	۸۸	باب رضا بالقضا کے بیان میں	۹۵	باب درندوں کے کلام کے بیان میں
۸۲	باب دلا کی بیج اور بکری کی بیج میں	۸۹	باب قدیون پر سلام کر نیکی بیان میں	۹۶	باب چاند کے شق ہونیکے بیان میں
۸۳	باب معنی اور باج کے سوا اور کو معنی اور	۹۰	بوج محفوظ کا بیان مترجم کی جانب سے	۹۷	باب خف کی امانت میں
۸۴	باب بنیکے مذمت میں	۹۱	ابواب فقہوں کے	۹۸	بیان طلوع شمس از مغرب
۸۵	باب اسکے کی نفی کے بیان میں	۹۲	مقدمہ تحقیق فقہ میں	۹۹	توبہ کے دروازہ بند ہونیکا بیان
۸۶	باب قبائض شمس کے بیان میں	۹۳	باب حرمت میں خون مسلم کے	۱۰۰	فائدہ دلائل برابر و خیاب کے مرتب کیا
۸۷	باب آنحضرت کی ترغیب دلائل میں	۹۴	قصہ شہادت حضرت عثمان	۱۰۱	فائدہ دلائل الارض کے بیان میں
۸۸	باب بدیر یا مہدی کے سیرت میں	۹۵	باب جان و مال کی حرمت میں	۱۰۲	فائدہ بیان میں دغان کے
۸۹	ابواب قدر کے	۹۶	باب مسلمان کو ڈرانیکے حرمت میں	۱۰۳	فائدہ بیان میں تین خفوں کے
۹۰	باب تقدیر میں خفوں کر نیکی برائی میں	۹۷	باب ہتھیلی پر اشارہ منع ہونیکے حرمت میں	۱۰۴	فائدہ بیان نار حاشیہ کے
۹۱	باب احتیاج موسیٰ و آدم بن تقدیر میں	۹۸	باب سنگی تلوار لینے دینے کی ہی میں	۱۰۵	باب مغرب سے طلوع آفتاب کے بیان میں
۹۲	باب سعادت اور شقاوت کی بیان میں	۹۹	باب اس بیان میں کہ جہنمی نماز صبح پڑھیں	۱۰۶	باب یا جوج و یا جوج کے بیان میں
۹۳	باب خاتمہ کے بیان میں	۱۰۰	الہی میں آبا	۱۰۷	باب فرقہ خارج کے بیان میں
۹۴	باب اس بیان میں کہ ہر مولود پیدا ہوتا ہے	۱۰۱	باب لزوم جماعت میں	۱۰۸	وجہ تسمیہ خواجہ
۹۵	فقط پر	۱۰۲	باب نزول عذاب میں جب تغیر رنگ نہ ہو	۱۰۹	فائدہ خواجہ کلاب النار
۹۶	باب اس بیان میں کہ قدر کو رد نہیں کرتے	۱۰۳	تحقیق آیہ علیکم نفعکم	۱۱۰	تفصیل فرقہ دئے خواجہ
۹۷	مگر دعا	۱۰۴	باب امر معروف اور نہی منکر کے بیان میں	۱۱۱	باب اثرہ کے بیان میں

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۳۹	باب دنیا کی مثال چار شخصوں کے مابین	۱۵۲	باب ریاکار قاضیوں کے بیان میں	۱۶۳	باب بندہ بی خیر کے بیان میں
۱۴۰	باب محبت دنیا اور اس کی فکر کے بیان میں	۱۵۳	باب بی بی بی بیوں کے اطلاع سے خوش ہوئیں	۱۶۴	باب زمین کے گواہی میں
۱۴۱	باب مومن کی لٹی ٹوٹ کر کے بیان میں	۱۵۴	باب اس بیان میں کہ آدمی اور اس کی ماہرہ ہی جی	۱۶۵	باب صومر کے بیان میں
۱۴۲	باب امت کی عمر کے بیان میں	۱۵۵	باب دوست رکھنے	۱۶۶	باب صراط کے بیان میں
۱۴۳	باب تقارب نام اور قصر عمل کی بیان میں	۱۵۶	باب اللہ عزوجل کے ساتھ حق نہیں کہہ سکتے	۱۶۷	باب شفاعت کے بیان میں
۱۴۴	باب قصر اہل کے بیان میں	۱۵۷	باب نیکی بدی کے بچان میں	۱۶۸	باب دوسرا اسی بیان میں
۱۴۵	باب اس بیان میں کہ فتنہ اس امت مردوسہ	۱۵۸	باب حب فی اللہ کے بیان میں	۱۶۹	باب فائدہ از ترجمہ بیان صفات الہی در ذریعہ
۱۴۶	باب کمال ہے	۱۵۹	باب اعلام محبت کے بیان میں	۱۷۰	باب فائدہ محدودی شکر کین کے شفاعت سے
۱۴۷	باب سیر نمونین ہنر کی کثرت مال سے	۱۶۰	باب مدح کی کراہت میں	۱۷۱	باب عرض کوثر کے بیان میں
۱۴۸	باب اس بیان میں کہ بڑے بیکار دل جو ان سے	۱۶۱	باب صحبت مومن کے بیان میں	۱۷۲	باب طوفانِ عرض کے بیان میں
۱۴۹	باب وجہ زون کے محبت میں	۱۶۲	باب بلا پر صبر کرنے کے بیان میں	۱۷۳	باب ادب لوگوں کے بیان میں جو بغیر حجاب
۱۵۰	باب تغیر زہد میں	۱۶۳	باب آنکھیں جانی رہنے کے بیان میں	۱۷۴	باب جنت مومن گے
۱۵۱	باب کثافت پر صبر کرنے کے بیان میں	۱۶۴	باب فائدہ اہل بلا کے صبر کا اجر	۱۷۵	باب تامل کے بیان میں
۱۵۲	باب فضیلت فقیر میں	۱۶۵	باب مذمت کا بیان	۱۷۶	باب فائدہ جانوران دنیا کی حلت کی تحقیق
۱۵۳	باب فقیروں کی مقدم ہولی میں امیرون	۱۶۶	باب زمین زبان سخت دل کا بیان	۱۷۷	باب خاموشی کے فضیلت میں
۱۵۴	باب دخول جنت میں	۱۶۷	باب زبان کی حفاظت میں	۱۷۸	باب دوسرا اسی بیان میں
۱۵۵	باب بی بی صلی اللہ وسلم اور ان کی گہرا و ان کی بیانیہ	۱۶۸	باب ادب حقوق کے بیان میں جہان	۱۷۹	باب تیرا ب نشات کی مذمت میں
۱۵۶	باب معیشت اصحاب میں	۱۶۹	باب زمین	۱۸۰	باب غیبت کی برائی میں
۱۵۷	باب اس بیان میں کہ غنی دل سے ہے	۱۷۰	باب اس بیان میں کہ فضائی الہی کو رضا کے	۱۸۱	باب جلوت اور اختلاط کی فضیلت میں
۱۵۸	باب اخذ مال کے بیان میں	۱۷۱	باب خلق پر مقدم کہنا ضرور ہے	۱۸۲	باب غلطی کے نفاق سے ڈر میں
۱۵۹	باب ملعون مومنین در جہنم و دنیا کے	۱۷۲	باب اواب قیامت کے	۱۸۳	باب اواب جنت کے
۱۶۰	باب حرص مال و جاہ کی مذمت میں	۱۷۳	باب تحقیق لفظ قیامت از مترجم	۱۸۴	باب مقدمہ طویلہ مترجم کی جابجہ صحت مجمع
۱۶۱	باب دنیا کی مثال بیخیر و نیکوں	۱۷۴	باب حساب و نقصان کے بیان میں	۱۸۵	باب صفات جنت جو فرماں میں درج ہوئے ہیں
۱۶۲	باب دنیا کے واسطے	۱۷۵	باب بیان صفات بار تعالیٰ و در بر جمیع	۱۸۶	باب میں اور حق تعالیٰ اور رجا ز اور حسن ترکیب
۱۶۳	باب دنیا سے دوستی کرنے کے بیان میں	۱۷۶	باب معطلہ و غیر معطلہ	۱۸۷	باب اسکے قابل دید ہے
۱۶۴	باب باطل و مال کی موقوفاتی میں	۱۷۷	باب قریب ہونا آفتاب کا قیامت میں	۱۸۸	باب جنت کے خیراتوں کے بیان میں
۱۶۵	باب کثرت کمال کے برائی میں	۱۷۸	باب حشر کے بیان میں	۱۸۹	باب لغیم جنت کے بیان میں
۱۶۶	باب ریا اور سمعہ کے بیان میں	۱۷۹	باب آخرت کی ادب کاروں میں	۱۹۰	باب جنت کے عرفوں کے بیان میں

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۹۳	باب درجات جنت کی بیان میں	۲۱۳	باب اہل نار کے مشروبات میں	۲۳۴	باب سب مسلمان کے حقوق میں
۱۹۴	باب نار اہل جنت کے بیان میں	۲۱۵	باب دوزخویں کے طعام کے بیان میں	۲۳۵	باب مسلمان کے تکفیر کے بیان میں
۱۹۶	باب جماع اہل جنت کے بیان میں	۲۱۶	فائدہ نار دینا اور آخرت کی بفرہ میں	۲۳۶	باب ادسکی بیان میں جو حید پر مرے
۱۹۷	باب صفت میں اہل جنت کے	۲۱۷	باب دوسرا اسی بیان میں	۲۳۷	باب افتراق امت کے بیان میں
۱۹۸	باب اہل جنت کے کپڑوں کے بیان میں	۲۱۸	باب نار دوزخ کے دودم لینے میں	۲۳۸	ابواب علم کے
۱۹۹	باب جنت کے پہلوں کے بیان میں	۲۱۹	باب سب بیان میں کہ اگر دوزخی عورتیں ہوں	۲۳۹	مقدمہ ملاحظہ مترجم علم کے تعریف و تقسیم میں
۲۰۰	باب طہور جنت کے بیان میں	۲۲۰	باب دوزخ کے عذاب خفیف کے بیان میں	۲۴۰	باب تفقد کی فضیلت میں
۲۰۱	باب جنت کے گہوڑوں کے بیان میں	۲۲۱	باب اہل نار کے بیان میں	۲۴۱	باب طلب علم کی فضیلت میں
۲۰۲	باب جنتوں کے گہوڑوں کے بیان میں	۲۲۲	ابواب ایمان کے	۲۴۲	باب کمان علم کی مذمت میں
۲۰۳	باب سب بیان میں کہ جنت میں کتنی سفینیں ہیں	۲۲۳	مقدمہ تحقیق ایمان میں ترجمہ کی جانب سے	۲۴۳	باب طالب علم کی خواہی اور وجاہت میں
۲۰۴	باب جنت کے دروازوں کے بیان میں	۲۲۴	باب سورہ میں نصرت کی ساتھ مثال کے بیان میں	۲۴۴	باب ذہاب علم کے بیان میں
۲۰۵	باب جنت کے بازار کے بیان میں	۲۲۵	کہ لوگ کلمہ کہیں	۲۴۵	باب علمی دینا طلب کرنے کی مذمت میں
۲۰۶	باب دیدار آلہ کے بیان میں	۲۲۶	باب تعلقہ مردم میں یہاں تک کہ وہ موحدا	۲۴۶	باب تبلیغ احادیث کی فضیلت میں
۲۰۷	باب رضائے آلہ کے بیان میں	۲۲۷	صلے ہوں	۲۴۷	باب حضرت پرچوٹ باندھنی کی مذمت میں
۲۰۸	باب غر فونین میں کہنے میں اہل جنت کے	۲۲۸	باب ارکان اسلام کے بیان میں	۲۴۸	باب احادیث موضوعہ کے روایت کی تہتیز
۲۰۹	باب اہل جنت اور اہل نار کے خلود میں	۲۲۹	باب بیان اسلام دایمان کے	۲۴۹	باب استماع حدیث کے ثواب داب میں
۲۱۰	باب دعویٰ جمل کے قدم کا بیان	۲۳۰	باب سب بیان میں کہ ذالض ایمان میں	۲۵۰	باب کتاب علم کی بیان کرامات میں
۲۱۱	باب صفات آبی کا تفصیل میں کہ	۲۳۱	باب سب بیان میں کہ ایمان میں	۲۵۱	باب کتاب حدیث کی فضیلت میں
۲۱۲	باب جنت اور دوزخ کو گہرے کا بیان	۲۳۲	باب استکمال ایمان اور زیادت اور نقصان	۲۵۲	باب نبی اسرار میں سے روایت کرین
۲۱۳	باب جنت اور نار کے احتجاج میں	۲۳۳	باب میں	۲۵۳	باب تعلیم حزر کے اجر میں
۲۱۴	باب حور عین کے کلام شہرین کی بیان میں	۲۳۴	باب سب بیان میں کہ جہا ایمان سے ہے	۲۵۴	باب اوس شخص کی ثواب میں جنی ہدایت
۲۱۵	باب انہا جنت کے بیان میں	۲۳۵	باب فضیلت میں نار کے	۲۵۵	کی طرف بلایا اور لوگوں کے ادسکی بعد اری
۲۱۶	ابواب جہنم کے	۲۳۶	باب ترک صلوة کی وعید میں	۲۵۶	باب سنت اور بدعت کے بیان میں
۲۱۷	مقدمہ تحقیق لفظ جہنم اور تفصیل میں کہ	۲۳۷	باب حلاوت ایمان کی بیان میں	۲۵۷	باب منہا ہی احقر از کرین کے بیان میں
۲۱۸	طبقات کے	۲۳۸	باب زانی کو مومن نہ کہنے کے بیان میں	۲۵۸	باب عالم مدینہ کے فضیلت میں
۲۱۹	باب بیان میں نار کے	۲۳۹	باب کھت سائین مومن کے حق میں	۲۵۹	باب علم کے افضل ہوین عبادت سے
۲۲۰	باب تعجب جہنم کے بیان میں	۲۴۰	باب عزت اسلام کے بیان میں	۲۶۰	ابواب استیذان کے
۲۲۱	باب اہل نار کے جہنم کے بیان میں	۲۴۱	باب منافق کے علامت میں	۲۶۱	باب انتہائی سلام کے بیان میں

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۴۷	باب فضیلت میں سلام کے	۲۵۳	باب جو پیشہ اور کما ہوا پر سلام کر نیکی یا نہیں	۲۶۱	باب ڈاکو کی اطراف کی کچھ مال بینی میں
۲۴۹	باب استیذان کے بیان میں	"	باب ابتدائی عید کا سلام کتنی کرنا چاہیے	"	باب ڈاکو کی برائی میں
۲۵۰	باب جواب سلام کے بیان میں	"	باب مجلس پر گزرنے کے بیان میں	"	باب برہنہ پر رمل کر شیعہ کے بیان میں
"	باب سلام کہنا صحیح اور سلام بچانے میں	۲۵۵	باب مجلس طرق کے بیان میں	۲۶۲	باب اسکی کراہت میں
"	باب دسکی فضیلت میں جو پہلے سلام کرے	"	باب مصافحہ کے بیان میں	"	باب اونڈا لینے کے کراہت میں
"	باب سلام میں ہاتھ کی اشارہ کر نیکی یا نہیں	۲۵۶	باب معافہ اور بوسہ لینے کے بیان میں	"	باب ستر عورت کے بیان میں
"	باب رُکون پر سلام کر نیکی یا نہیں	"	باب ہاتھ پر بوسہ دینے کے بیان میں	"	باب تکیہ لگا کر بیٹھنے کے بیان میں
"	باب حوتون پر سلام کر نیکی یا نہیں	۲۵۷	باب مرد چاہنے کے بیان میں	"	باب اس بیان میں کہ حد واری کا تعلق
"	باب گھر میں آنیکہ وقت سلام کر نیکی یا نہیں	"	باب چہنیک کا جواب دینے میں	۲۶۳	باب ناٹھ کی بیان میں
"	باب قبل کلام سلام کر نیکی یا نہیں	"	باب چہنیک کے دعائیں	"	باب ایک عاؤں میں جس سوار کو چاہیے
۲۵۱	باب ذمی پر سلام کر نیکی کراہت میں	۲۵۸	باب تشبہ کی کیفیت میں	"	باب ناگہان نظر پر نیکی یا نہیں
"	باب جس مجلس میں کافر مسلمان دونوں	"	باب واجب ہو نہیں تشبہ بعد طمس	"	باب عورتوں کو مرد سے چھینے کی یا نہیں
"	باب پر سلام کر نیکی یا نہیں	"	باب خدا و تشبہ میں	"	باب غیزان شوہر کی عورتوں کی ہنس جانے کے بیان میں
"	باب اس بیان میں کہ سوا سلام کرے یا نہ	۲۵۹	باب چہنیک کے وقت اور لذت کرنے میں	"	باب فتنہ کے بیان میں
"	باب مجلس میں پیشہ اور ہستی وقت سلام کے	"	باب چہنیک کے مع اور جانی کے دم میں	"	باب جلد کے زانی میں
"	باب بیان میں	"	باب اس بیان میں کہ نماز میں چہنیک آنا	"	باب صلہ اور شمشہ وغیرہ کے بیان میں
"	باب گھر میں سناؤ وقت اذان مانگی کے یا نہیں	"	باب شیطان کے طرف سے ہے	"	باب اون عورتوں کے بیان میں جو مردوں سے مشابہت کرتے ہیں
۲۵۲	باب بغیر اذان کسی گھر میں چاہنے کے یا نہیں	"	باب کسی کو اذان کا اور اسکے چاہیے بیٹھنے کے	"	باب عورت کے خوشبو لگا کر نکلنے کے جائز
"	باب اذان مانگی سے پہلے سلام کر نیکی یا نہیں	"	باب کراہت میں	"	باب مرد و زن کے خوشبو
"	باب سفری مگرات کو گھر میں داخل ہونے کی کراہت	۲۶۰	باب استحقاق میں مجلس کے جیاد و سکی طرف	۲۶۵	باب خوشبو پہر دینے کے کراہت میں
"	باب کچھ دیکھ کر خاک آلود کر نیکی یا نہیں	"	باب کوٹ کو آدے	"	باب باختر منوعہ کے بیان میں
"	باب کان پر قلم کہنے میں	"	باب شخصوں کے بچھن بغیر اجازت بیٹھنے	"	باب ستر عورت کے بیان میں
"	باب سرانی زبان سے کہنے میں	"	باب کراہت میں	۲۶۶	باب اس بیان میں کہ ران ستر میں داخل ہے
"	باب مشرکین کی خط و کتابت کرنے میں	"	باب سطح حلقہ میں بیٹھنے کے کراہت میں	"	باب باگیرگی کے بیان میں
"	باب شہادت کون کو خط لکھنے کے کیفیت میں	"	باب قیام تعطیل کے کراہت میں	"	باب جامع کے وقت پردہ کر نیکی یا نہیں
"	باب مکتوب پر مہر کر نیکی یا نہیں	۲۶۱	باب ناخون تراشی کے بیان میں	"	باب حمام میں جانیکے بیان میں
۲۵۳	باب کعبہ کے	"	باب ناخون اور پچھن تراشی کے وقت	۲۶۷	باب جس گھر میں تصویر کی آدہ کما ہوا میں
"		"	باب پچھن کرنے کے بیان میں	"	باب کے داخل ہونے میں

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
۲۶۷	باب ثقب محضر کے کراہت میں	۲۷۳	باب مذہب میں اشعار مذکورہ کے	۲۸۳
۲۶۸	باب سفید کپڑے پہننے میں	"	باب فصاحت کے بیان میں	۲۸۴
"	باب مسخ کپڑوں کی اجازت میں من دون کے لئے	"	باب بزوں کے بند کر دینے کے بیان میں	۲۸۵
"	باب سبز کپڑوں کے بیان میں	۲۷۴	باب سفر کے بیان میں	"
"	باب زرد کپڑوں کے بیان میں	"	باب بیہوش کرنا کو بھی پرہیز کرنا کے بیان میں	۲۸۶
"	باب تزعفر اور خرقہ کے کراہت میں	"	باب عمل دہائی کے محبوب ہوئیں	"
"	مردوں کے لئے	"	ابواب مثالوں کے	"
۲۶۹	باب حیر اور دیباچ کے کراہت میں	"	باب مثال میں اللہ تعالیٰ کی نبی بندوں کے لئے	۲۸۷
"	باب تقسیم قبایین	"	باب قرآن مجید کی عید میں	"
"	باب اظہار اشارت و نفی میں	"	باب قرآن کا اجر اللہ سے طلب کرنا	"
"	باب موزہ سیاہ کے بیان میں	۲۷۶	باب اسختر کے اور انبا کی مثال میں	۲۸۸
"	باب بوڑھی بال نکالنے کی ہنی میں	"	باب نماز و روزہ اور صدقہ کی مثال میں	"
"	باب صاحب شہرہ کی امانت داری میں	۲۷۷	باب قاری قرآن اور غیر قاری کی مثال میں	"
۲۷۰	باب نحوست کے بیان میں	۲۷۸	باب نماز بیگانہ کی مثال میں	۲۸۹
"	باب آداب سماجی میں	"	باب اس است کی مثال میں	"
"	باب عہد و اقرا کے بیان میں	۲۷۹	باب آدمی کی جل اور اسید کے بیان میں	۲۹۱
"	باب ذراک ال و امی کہنے کے بیان میں	"	ابواب فضائل قرآن	"
۲۷۱	باب کسیکو شفقہ بیٹا کہنے کے بیان میں	"	باب سورہ فاتحہ کے فضیلت میں	۲۹۲
"	باب تسمیہ یوں و دین جلدی کرنا کے بیان میں	"	باب سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت میں	"
"	باب اسمائی سجیہ کے بیان میں	۲۸۱	باب فاتحہ سورہ بقرہ کی فضیلت میں	۲۹۳
"	باب اسمائی مکروہہ کے بیان میں	"	باب سورہ آل عمران کی فضیلت میں	"
"	باب نام بد کہنے کے بیان میں	۲۸۲	باب سورہ کہف کی فضیلت میں	۲۹۵
۲۷۲	باب اسمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں	"	باب سورہ یس کی فضیلت میں	۳۰۵
"	باب اسختر صلی اللہ علیہ وسلم کی نام اور کنیت میں	"	باب سورہ دخان کی فضیلت میں	۳۱۲
"	باب شعر کے بیان میں	۲۸۳	باب سورہ ملک کی فضیلت میں	۳۲۱
"	باب شعر عربی کے بیان میں	"	باب اذان و اذان کی فضیلت میں	"
"		"	باب سورہ اخلاص اور اذان کی فضیلت میں	۳۲۲
"		"	فیضیت میں	۳۲۳

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۲۸	تفسیر سورہ النعام	۳۸۰	تفسیر سورہ سجدہ	۴۱۱	تفسیر سورہ مجادلہ
۳۲۹	تفسیر سورہ اعراف	۳۸۱	تفسیر سورہ احزاب	۴۱۳	تفسیر سورہ المحشر
۳۳۰	تفسیر سورہ انفال	۳۸۹	خاتمہ تفسیر سورہ احزاب کہ جس میں خلاصہ	۴۱۴	تفسیر سورہ الممتحنہ
۳۳۱	تفسیر سورہ توبہ		مضامین مذکور ہیں	۴۱۵	تفسیر سورہ الصف
۳۳۳	خاتمہ متحدہ ترجمہ مضامین انفال اور توبہ	۳۹۰	تفسیر سورہ سبا	۴۱۶	تفسیر سورہ الحجۃ
۳۳۵	تفسیر سورہ یونس	۳۹۱	تفسیر سورہ فاطر	"	تفسیر سورۃ المنافقین
۳۳۷	تفسیر سورہ ہود	۳۹۲	تفسیر سورہ یس	۴۱۹	تفسیر سورۃ التغابن
۳۳۹	تفسیر سورہ یوسف	۳۹۳	تفسیر سورہ الصافات	"	تفسیر سورۃ التجم
"	تفسیر سورہ زمر	"	تفسیر سورہ ص	۴۲۱	خلاصہ مضامین سورۃ الملک
۳۵۰	تفسیر سورہ ابراہیم	۳۹۵	تفسیر سورہ زمر	"	تفسیر سورۃ النون
۳۵۱	تفسیر سورہ نحل	۳۹۷	تفسیر سورہ مؤمن	۴۲۲	تفسیر سورۃ الحاقہ
۳۵۳	تفسیر سورہ بنی اسرائیل	"	تفسیر سورہ سجدہ	"	تفسیر سورہ سال سائل
۳۵۸	تفسیر سورہ کہف	۳۹۸	تفسیر سورہ شوری	۴۲۳	تفسیر سورہ نوح کے خلاصہ مضامین
۳۶۱	تفسیر سورہ مریم	۳۹۹	تفسیر سورہ زخرف	"	تفسیر سورہ جن
۳۶۳	تفسیر سورہ طہ	"	تفسیر سورہ دھان	۴۲۴	خلاصہ مضامین سورہ منزل
"	خاتمہ خلاصہ مضامین سورہ طہ میں	۴۰۰	خلاصہ مضامین سورہ جاثیہ	"	تفسیر سورہ مدثر
۳۶۴	تفسیر سورہ احزاب	۴۰۱	تفسیر سورہ احقاف	۴۲۵	تفسیر سورہ القیامۃ
۳۶۵	خاتمہ خلاصہ مضامین سورہ الباقیہ	۴۰۲	تفسیر سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	"	خلاصہ مضامین سورہ دھر
"	تفسیر سورہ حج	۴۰۳	تفسیر سورہ فتح	"	خلاصہ مضامین سورہ والمرسلات
۳۶۷	تفسیر سورہ مؤمنون	۴۰۴	تفسیر سورہ حجرات	"	خلاصہ مضامین سورہ بنا
"	تفسیر سورہ نور	۴۰۵	تفسیر سورہ ق	۴۲۶	خلاصہ مضامین سورہ والمارفات
۳۷۵	تفسیر سورہ فرقان	"	تفسیر سورہ زاریات	"	تفسیر سورہ عبس
"	تفسیر سورہ شعرا	۴۰۶	تفسیر سورہ طور	"	تفسیر سورہ اذان شمس کورت
۳۷۷	تفسیر سورہ مل	"	تفسیر سورہ فجر	"	خلاصہ مضامین سورہ الفطار
"	تفسیر سورہ قصص	۴۰۸	تفسیر سورہ قمر	"	تفسیر سورہ دہل للطفین
"	تفسیر سورہ غلبوت	۴۰۹	تفسیر سورہ رحمن	۴۲۷	تفسیر سورہ اذان سماء الشقت
۳۸۱	تفسیر سورہ روم	"	تفسیر سورہ واقعہ	"	تفسیر سورۃ البروج
۳۸۰	تفسیر سورہ طہان	۴۱۰	تفسیر سورہ حدید	۴۲۹	خلاصہ مضامین سورہ اعلیٰ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۲۹	تفسیر سورہ الفاشیہ	۴۲۵	میسر اباب اسی بیان میں	۴۲۶	باب سجدہ تلاوت کی دعاؤں کے بیان میں
۴۳۰	تفسیر سورہ البقرہ	۴۲۶	باب ذکر کی فضیلت میں	۴۲۷	باب گھر سے نکلنے کی دعاؤں کا
۴۳۱	خلاصہ مضامین سورۃ البلد	۴۲۷	باب دوسرا اسی بیان میں	۴۲۸	دوسرا اباب اسی بیان میں
۴۳۲	تفسیر سورہ الشمس	۴۲۸	میسر اباب اسی بیان میں	۴۲۹	باب ہانڈ میں جانیکے دعاؤں کا
۴۳۳	تفسیر سورہ الليل	۴۲۹	باب مجلس ذکر کے فضیلت میں	۴۳۰	باب بیمار کی دعا کا
۴۳۴	تفسیر سورہ الضحیٰ	۴۳۰	باب جس جگہ میں ذکر نہ ہو اسکے مذمت میں	۴۳۱	باب اس بیان میں کہ جب سیکو بلا میں
۴۳۵	تفسیر سورہ الم نشرح	۴۳۱	باب دعا کی اجابت کے بیان میں	۴۳۲	باب اس بیان میں کہ دعا کی
۴۳۶	تفسیر سورہ البقرہ	۴۳۲	باب اس بیان میں کہ دعا کرنا ایسی چیز ہے	۴۳۳	باب شدت غم کے وقت کی دعا کا
۴۳۷	تفسیر سورہ اعراف	۴۳۳	باب دعا کر کے	۴۳۴	باب منزل میں اور نیکی دعا کا
۴۳۸	تفسیر سورۃ القدر	۴۳۴	باب دعا کی وقت تا بہ اوٹھانیکے بیان میں	۴۳۵	باب سفر کے وقت کی دعا کا
۴۳۹	تفسیر سورہ لم یکن	۴۳۵	باب صبح اور شام کے دعائیں	۴۳۶	دوسرا اباب اسی بیان میں
۴۴۰	تفسیر سورہ اذ اززلت	۴۳۶	باب صبح اور شام کے دعائیں	۴۳۷	باب کسیکے رخصت کر نیکی بیان میں
۴۴۱	خلاصہ مضامین عادیات	۴۳۷	باب بچوں کے دعاؤں کے بیان میں	۴۳۸	باب مسافر کی دعا مقبول ہونے میں
۴۴۲	خلاصہ مضامین القارۃ	۴۳۸	باب بچوں کے دعاؤں کے بیان میں	۴۳۹	باب سواری پر چڑھنے کے دعائیں
۴۴۳	تفسیر سورہ الہکم الکاکثر	۴۳۹	باب بچوں کے دعاؤں کے بیان میں	۴۴۰	باب اندھ کی دعا میں
۴۴۴	خلاصہ مضامین سورہ عصر و مجزہ	۴۴۰	باب بچوں کے دعاؤں کے بیان میں	۴۴۱	باب گرج کی دعا میں
۴۴۵	ذیل و قریش و دعائیں	۴۴۱	باب بچوں کے دعاؤں کے بیان میں	۴۴۲	باب چاند دیکھنے کی دعا میں
۴۴۶	تفسیر سورہ کوثر	۴۴۲	باب بچوں کے دعاؤں کے بیان میں	۴۴۳	باب غصہ کی دعا کا
۴۴۷	خلاصہ مضامین سورہ کافرون	۴۴۳	باب بچوں کے دعاؤں کے بیان میں	۴۴۴	باب برا خواب دیکھنے دعا کا اور اچھی خواب کے
۴۴۸	تفسیر سورہ الفتح	۴۴۴	باب بچوں کے دعاؤں کے بیان میں	۴۴۵	باب نیابہل دیکھنے کے دعائیں
۴۴۹	تفسیر سورہ تبت	۴۴۵	باب بچوں کے دعاؤں کے بیان میں	۴۴۶	باب کہانی میں دعا کا
۴۵۰	تفسیر سورہ اطلاس	۴۴۶	باب بچوں کے دعاؤں کے بیان میں	۴۴۷	باب کہانی میں فارغ ہونے کے دعائیں
۴۵۱	تفسیر سورہ معوذتین	۴۴۷	باب بچوں کے دعاؤں کے بیان میں	۴۴۸	باب گھر کی دعا میں
۴۵۲	باب خلق آدم و لغز روح میں	۴۴۸	باب بچوں کے دعاؤں کے بیان میں	۴۴۹	باب سچ اور کبیر اور تلیل اور تجدید کی فضیلت میں
۴۵۳	باب خلق ارض و حیال میں	۴۴۹	باب بچوں کے دعاؤں کے بیان میں		
۴۵۴	الاجاب و دعوات	۴۵۰	باب بچوں کے دعاؤں کے بیان میں		
۴۵۵	باب دعا کی فضیلت میں	۴۵۱	باب بچوں کے دعاؤں کے بیان میں		
۴۵۶	دوسرا اباب اسی بیان میں	۴۵۲	باب بچوں کے دعاؤں کے بیان میں		

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۵۳	دو باب اسی بیان میں	۴۹۹	مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	۵۲۴	مناقب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
۲۵۵	باب متفرق دعاؤں میں	۵۰۳	مناقب حبیبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۵۲۵	مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۲۵۶	فائدہ اسم اعظم کے بیان میں	۵۰۴	از جانب ترجمہ	۵۲۶	مناقب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۲۵۷	فائدہ دعا کے قبول ہونے میں حدود و قیود	۵۰۹	مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۵۲۷	مناقب معاویہ رضی اللہ عنہ
۲۵۸	باب حضرت فاطمہ کو جو دعا حضرت علیؑ نے کہا	۵۱۰	مناقب حسنہ حضرت علیؑ کے مترجم کی طرف سے	۵۲۸	مناقب عمر بن العاص رضی اللہ عنہ
۲۵۹	او کے بیان میں	۵۱۱	مناقب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	۵۲۹	مناقب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
۲۶۰	باب از نیکیوں پر تہہ پہن گئے کے بیان میں	۵۱۲	مناقب زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	۵۳۰	مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ
۲۶۱	کئے باب مختلف دعاؤں میں	۵۱۳	مناقب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ	۵۳۱	مناقب قیس بن سعد رضی اللہ عنہ
۲۶۲	باب نو دہ نام کے بیان میں	۵۱۴	مناقب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	۵۳۲	مناقب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
۲۶۳	کئے باب متفرق دعاؤں کے	۵۱۵	مناقب سعید بن زید رضی اللہ عنہ	۵۳۳	مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ
۲۶۴	باب توبہ اور استغفار کے فضیلت	۵۱۶	مناقب ابی عبیدہ بن عامر رضی اللہ عنہ	۵۳۴	مناقب بارہ بن مالک رضی اللہ عنہ
۲۶۵	کئے بیان میں	۵۱۷	مناقب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	۵۳۵	مناقب ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ
۲۶۶	متفرق حدیثیں دعاؤں کی	۵۱۸	مناقب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۵۳۶	مناقب سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ
۲۶۷	البواب مناقب	۵۱۹	مناقب حسن بن علی رضی اللہ عنہ	۵۳۷	باب صیابہ کے فضیلت میں
۲۶۸	باب فضیلت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے	۵۲۰	مناقب حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما	۵۳۸	تاریخ معالیٰ قاضی ابی از جانب ترجمہ
۲۶۹	باب ابتدائے نبوت کے بیان میں	۵۲۱	مناقب اہل بیت رضی اللہ عنہم	۵۳۹	بیعت رضوان والوں کی فضیلت
۲۷۰	باب اس بیان میں کہ آپ کس سن میں	۵۲۲	مناقب معاذ و زید ابی ابی عبیدہ رضی اللہ عنہما	۵۴۰	اسحاب کے حدیث میں ہے اور ان کے فضیلت
۲۷۱	سبعوت ہوئے	۵۲۳	مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	۵۴۱	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۲۷۲	باب معجزات اور خصائص نبی صلی اللہ علیہ وسلم	۵۲۴	مناقب عمار بن یاسر	۵۴۲	باب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۲۷۳	باب نزول وحی کی کیفیت میں	۵۲۵	مناقب ابی ذر رضی اللہ عنہ	۵۴۳	باب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۷۴	باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صلۃ	۵۲۶	مناقب عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	۵۴۴	ابی بن کعبہ کی فضیلت
۲۷۵	باب ہر نبوت کے بیان میں	۵۲۷	مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	۵۴۵	باب بھارہ رافضی کے فضیلت
۲۷۶	باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سن میں	۵۲۸	مناقب حذیفہ رضی اللہ عنہ	۵۴۶	باب بھارہ کے گروہ کے فضیلت
۲۷۷	مناقب ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ	۵۲۹	مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۵۴۷	باب نہیکہ کی فضیلت
۲۷۸	سوانح اسلامیہ ابوبکر رضی اللہ عنہ	۵۳۰	مناقب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	۵۴۸	باب مکہ منظر کے فضیلت
۲۷۹	مناقب مترجم	۵۳۱	مناقب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	۵۴۹	باب عجب کی فضیلت
۲۸۰	مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	۵۳۲	مناقب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ	۵۵۰	باب عجم کے فضیلت

مَنْ شَاءَ أَكَلْ فِي قِصْعَةٍ خَدَّ شَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قِصْعَةٍ شَرَحَهَا اسْتَفْغَرَتْ لَهُ الْقَضَةُ
 ترجمہ روایت عامہ میں کہ تم ولدین وہان کی کہا ائی ہمارے پاس ہمیشہ بخیر اور ہم کہا نا کہاتی تھے ایک یا امین سوجھت بیان کی ہم سے کہ تجھ سے
 فرمایا کہ جو کئی کہا ہو کسی ترین میں پہنچے یعنی جاٹ لی غفرت لکھا ہے اس کے لی وہ ترین **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم کسی گامی بن شد
 کی روایت اور روایت زید بن ہارون اور کئی الامور کے بن شد میں یہ حدیث **باب** ماجاء فی کراهیۃ الاکل من وسط الطعم اور اب کہا ہاں کی حج
 سے کہا ہاں کی کہت میں **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الذبکۃ نزل وسط الطعم فکلو من حافئہ ولا تکلو من
 وسطہ ترجمہ روایت ابن عباس کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ رکعت نزل تو ہے کہا ہاں کی ہے سے سو کہا کنا روایت اور نہ کہا ہو چھی **ف** یہ حدیث
 حسن صحیح ہے مرفوعہ فقط روایت عطار بن السائب اور روایت یہ شعبہ اور ثوری نے عطار بن سائب اور ابابہ بن عمر سے ہی روایت **باب**
 ماجاء فی کراهیۃ اکل التور والبصل ترجمہ روایت ابابہ اور یار کہا ہاں کیے یا منین **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل
 من هذه قال اول مرة التور ثم قال التور والبصل والکرات فلا یقر بنا فی مساجدنا ترجمہ روایت جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلوات
 علیہ وسلم نے جو کہا ہی کہا ہو پہلے پس کہا یہ کہ کہا ہاں پس او پیرا ز اور گندنا سوز دیک نہائی ہماری مسجد وہیں **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس
 باب میں علو ابی ہریرہ اور ابی ایوب والی حدیثوں میں سمرہ اور قور اور ابن عمر سے ہی روایت **باب** ماجاء فی الخصۃ فی اکل التور مطبوعہ یا من
 کی روایت میں جب تھا ہوا **عن** جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکل طعاما بعثت الیہ بقضیۃ فبعث الیہ یوما یطعم
 ولکم کل منہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ابی ایوب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فان کذلک لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذہ التور
 فقال یا رسول اللہ احرامہم قول لا ولیک اکرہہ من اجل ریحہ ترجمہ روایت جابر بن عمر سے کہتی تھی کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی
 ایوب کے مکان پر اور جب کہا نا کہتے آپ تو بھیجے تھے ایک کتا ہوا کہے پاس سو بھیجا لیکن آپ نے ایک کہا نا اور نہیں کہا یا تھا نہیں سے غفرت ہے پر جب ابی
 ابی ایوب آئے کہے پاس اور کرا کہا ابی ایوب اسکا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پس سے موعض کی انہوں نے رسول اللہ کی حرام سے وہ فرمایا نہیں
 دیکھ میں سے کہ وہ رکنا ہوا من بسبب کونک کے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے ہی **عن** علی قال یھی عن اکل التور الا مطبوخا ترجمہ روایت
 علی سے کہا میں ہی کہا نا پس کا گریہ کہ کچا ہوا **ف** اور مروی ہوا ہی یہ علی سے کہا نا انورہ من سے کہا نا پس کا گریہ ہوا۔ و قول انہیں کا میں متوفی
 روایت حسنہ بنا و فی انے ویم ہی ان فی اپنے باپ سے ان فی ابی انجھ سے اپنے شریک بن جنبل سے انے علی سے کہ وہ کہا انہوں نے کہا نا پس کا گریہ
 یہ کہ کچا ہوا اس حدیث کی سنا کچھ قوی نہیں اور مروی ہوا ہی ہے شریک بن جنبل سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا **عن** جابر عن ابی ایوب
 اخبرنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نزل علیکم فتکلفوا اللہ طعاما فیه من بعض هذه البقول فکرہ اکلہ فقال لا صحابہ کلوہ کانی لکم
 کا حد کہ فی احاف ان او ذی صاحبی ترجمہ روایت عامہ ایوب کے خبری انہوں نے کہ آنحضرت آئے انکے مکان پر یہ جب حیرت کر کے مدین میں
 داخل ہوئے یہ طہار کیا اور کون سے لکے لکے کہا نا کہ ان میں اپنے بنہ خیرین میں مثل گندنا وغیرہ کے پس کا وہ بانا اپنے اسکا کہا نا اور فرمایا اپنے صاحب سے تم کھاؤ
 اسلے کہ میں تمہارے کہے برابر نہیں ہوں میں درنا ہوں کہ تکلیف دون اپنے رفیق کو میں فرستے **کوف** یہ حدیث حسن صحیح ہے ہی غریبہ اور ام التوب
 بی بی میں ابی ایوب انصاری کی ولایت کی ہے محمد بن حمید نے انہوں نے زید بن جاسب نے انہوں نے ابی خالد ہی انہوں نے ابی العالیہ ہی کہا ابی العالیہ نے
 التور من حبیب بن الرزق لکے لکے ہے ایک پاکیزہ رزق ہے لکے طالع ہے اور بن غلدہ کا نام خالد بن دنا رہے اور غلدہ میں نزدیک اس حدیث کی اور
 ملاقات کی ہے انہوں نے انس بن ابی اسے اوسنی میں انے مدین اور ابی العالیہ کا نام نبی ہی اور وہ راحی میں کہا عبد الرحمن بن مہدی نے ابیہ نہایت
 تہ **باب** فی تحذیر الاکاء والخطا السراج والارعد کناجر اب برتوں کے و بائنی اور ازم اور لکے جہاں نے میں سوتی وقت **عن** جابر قال قال
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغلقوا الباب واوکوا البقاء واغلقوا الاناء او خمر ولا اناء او اطفئوا النباخ فان الشیطان لا یفتن خلقا

کتاب فرائض

کتاب فرائض

کتاب فرائض

سات باوند دودھ پانی کا پیر دوسرے دن اسلام لایا سو حکم کیا ہے اسکی لئی ایک بیکار کہ دوسری گئی سو لی لیا اسکی لکلا دودھ یہ حکم کیا اپنی دوسرے کا تو نام نہ کر سکا اسکی دودھ کو پیر
فرمایا آنحضرتؐ کہ مومنین میں ایک ایک سے اور کافر پتہ سے سات مومنین **ف** یہ حدیث سچ ہے غریبہ ترجمہ اس حدیث میں کوئی وجہوں کا احتمال ہے (۱) کہ
یہ فرمایا اسکا کسی شخص خاص کے نسبت تھا جو کہ قادیان پر نوازہ دار ہے یہ کہ مومنین کے لئے ہے یا کفار کے لئے ہے یا مومنین کے لئے ہے یا کفار کے لئے ہے (۲) کہ
مومنین کے لئے تھا کہ قادیان پر نوازہ دار ہے اور کافر دوزخ میں ہے تو پوری پر قادیان نہیں جوتا (۳) کہ یہ یار شاہ واپکا مومنین اور مومن کفار کے واسطے ہی نہیں ایک
کے لئی (۴) کہ یہ مومن اور کفار کے ساتھ صلہ میں ہے یعنی حشر شرف طویل اہل قطع موطوع حد مومن کہ کافر کو طعام شراب سے یہ ساتوں مومن مصلحت
مومن کے لئے اسکو قطع کر کے قادیان پر نوازہ دار ہے (۵) کہ یہ مومن کا اہل ایمان مومنین عن الشہادت مومنین اللہ تعالیٰ مقتصر علی قدر الضرورت مادی کے لئے نہیں مومن
منا و احادیث کہاتے ہیں اور اکثر کفار سیدہ مومنین نہ کہ یہ حکم ہر فرد کا ہی مومن کو کافر سے اور اصل مقصود حدیث ہے کہ یہ کہ مومنین نے اور لی یعنی اسکی لذتوں سے
منا و احادیث کہاتے ہیں اور اکثر کفار سیدہ مومنین نہ کہ یہ حکم ہر فرد کا ہی مومن کو کافر سے اور اصل مقصود حدیث ہے کہ یہ کہ مومنین نے اور لی یعنی اسکی لذتوں سے
باب الحاء فی اکل الخبز (طبری) **باب الحاء فی طعام الواحد یطعم اربعین** یا اس حدیث میں کہ ایک شخص کو کھانا دو کو کفایت کرتی ہے **عن**
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام اربعین کاف فی الثلث طعام اربعین کاف فی الثلث طعام اربعین کاف فی الثلث **ابن عمر** کہ فرمایا اپنی کہنا
و بخبر کا کہ تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو **ابن عمر** کہ تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو **ابن عمر** کہ تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو **ابن عمر** کہ تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو
کافی ہے دو کو چار کا آٹھ کو روایت ہے مومنین انسان انہو نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے انہو نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے انہو نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے
نے جابر بن عبد اللہ سے حدیث **باب الحاء فی اکل الخبز** یا اس حدیث میں کہ ایک شخص کو کھانا دو کو کفایت کرتی ہے **عن**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفایت عروا کفایت ناکل الخبز اربعین کاف فی الثلث **ابن عمر** کہ فرمایا اپنی کہنا **ابن عمر** کہ تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہاتے رہی ٹیڑھی **ف** ایسی ہی روایت کی بیضا بن عبد اللہ بن مسعود سے حدیث اور کفار کیا یہ جہاد و روایت کی بیضا
ٹوڑی نے ابو ایوب سے حدیث اور کہے اس میں سات غزوات اس میں ابن عمر اور جابر ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیحی اور ابو جعفر کا نام واقعہ اور مومنین
کہتے ہیں اور دوسرے ابو جعفر کا نام عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے مومنین انسان انہو نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے انہو نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے
ابن ابی ہریرہ سے کہ سات جہاد کی گئی ہے آنحضرتؐ کے ساتھ کہاتے تھے ٹیڑھی اور روایت ہے مومنین انسان انہو نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے انہو نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے
کے ساتھ کہاتے تھے ٹیڑھی روایت کی ہم یہ حدیث محمد بن بشار نے انہو نے محمد بن جعفر سے انہو نے شوبہ سے **باب الحاء فی طعام الواحد یطعم اربعین** یا اس حدیث میں کہ ایک شخص کو کھانا دو کو کفایت کرتی ہے
باب الحاء فی طعام الواحد یطعم اربعین **ابن عمر** کہ فرمایا اپنی کہنا **ابن عمر** کہ تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو **ابن عمر** کہ تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو
منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالت کے کہانے ہی اور کہے دودھ **ف** اس میں عبد اللہ بن عباس سے حدیث حسن ہے غریبہ اور ایک ابن ابی
نخعی نے روایت ہے انہو نے عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے **ابن عمر** کہ فرمایا اپنی کہنا **ابن عمر** کہ تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو **ابن عمر** کہ تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو
مومن فی التعلات ترجمہ روایت ابن عباس کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جھگڑے کہانے ہی اور کہے دودھ اور شکر کے مومن یہ انی شکر **ف** کہ مومنین
نے روایت ہے مومن ابی جابر نے انہو نے سید بن ابی عروبہ سے انہو نے قتادہ سے انہو نے عکرمہ سے انہو نے ابن عباس سے انہو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے
حدیث حسن ہے صحیحی اس میں عبد اللہ بن عمر ہی روایت ہے مومنین انسان انہو نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے انہو نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے
انکے خوراک نجاست موش گودہ وغیرہ کے یہاں تک اسکی دودھ اور سنی اور گوشت میں اسکا اثر اور جو کھانے میں حرام ہے اسکا کھانا اسکا مین حد تک چند روزہ نجاست
خوار سے روکا نہ جائی کہ اثر اسکا دور ہو جاوے (جمع البیہار) اور جھگڑے جانو کہ اسے باندھ کر تیرا راج مالو کسی مینا سے نشانہ لیا کہ اسکا کھانا اسکا مین حد تک چند روزہ نجاست
اسکا ہی کہنا حرام ہے اسلئے کہ اسے صاف کر کے نہ جھگڑے کیا گیا **باب الحاء فی اکل الخبز** یا اس حدیث میں کہ ایک شخص کو کھانا دو کو کفایت کرتی ہے **عن**
علی بن موسیٰ و کھو ح کف حاجۃ فقال اذن فکل قال راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کف حاجۃ ترجمہ روایت ابن عمر کہ فرمایا اپنی کہنا **ابن عمر** کہ تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو
ابی موسیٰ پاس اور وہ مری کہاتے تھے کہ انہو نے نزدیک ہوا کہ اسکی روایت ہے مومنین انسان انہو نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے انہو نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے
یہ حدیث حسن ہے اور مومن

ابن عمر کہ فرمایا اپنی کہنا

ابن عمر کہ فرمایا اپنی کہنا

ابن عمر کہ فرمایا اپنی کہنا

ابن عمر کہ فرمایا اپنی کہنا

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر کسی نے حکم نہ کیا تھا کہ فرمایا ہے جو میں نے کسی چیز سے کھری وہ حرام ہے **ترجمہ** کہ ہر صرہ و سکون و فاقہ شریعت کے شہد سے بنائی جاتی ہے اور وہ ہر
 ہے اہل بن کی **عن** ابن عمرؓ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مشرک حرام **ترجمہ** وایت ابن عمرؓ کہا انہوں نے سنا ہے کہ آنحضرتؐ سے فرمایا ہے
 ہر مشرک کو نبوی چیز حرام ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیحی اور اس میں عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی سید اور ابی موسیٰ اور شیخ عسکر اور علی ورمیہ اور عائشہ اور ابن عباس اور
 قیس بن سعد اور عثمان بن اشیر اور معاویہ اور عبد اللہ بن فضل اور سلمہ اور بریدہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر اور قسطنطینی ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی
 ابی سلمہ بن ابی ہریرہ انہوں نے صحیحی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانڈا اسکے اور روایت ہے ابی سلمہ سے انہوں نے روایت کی ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **ترجمہ** اس حدیث میں
 معاف والا ہے کہ ہر مشرک شہادہ و مسکو کی برابر ہے نہ عیساکہ نہ سب حلیفہ ہوا اس حدیث کی مضبوطی کو اتنے صحابہ روایت کیا دونوں ہر شرط **باب** کا انکار
 کیا کہ **ف** حدیث **ع** ابی سلمہ ابی ہریرہ سے کہ جب کسی نے مشرک کا ہوا اس پر حرام ہے **عن** جابر بن عبد اللہؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما انکر
 کیا کہ **ف** حدیث **ع** ابی سلمہ ابی ہریرہ سے کہ جب کسی نے مشرک کا ہوا اس پر حرام ہے **عن** جابر بن عبد اللہؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما انکر
 بن جبریر ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے جابر کی روایت **عن** عائشہؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مشرک حرام ما انکر
 و نہ **ف** حدیث **ع** ابی سلمہ ابی ہریرہ سے کہ جب کسی نے مشرک کا ہوا اس پر حرام ہے **عن** جابر بن عبد اللہؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما انکر
 ہی **ترجمہ** اور عبد اللہ بن محمد بن بشران دونوں نے کہی اپنی روایت میں کہا انھوں نے **ف** حدیث میں کہا کہ ہر مشرک ہی حرام ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور
 کی یہ حدیث میں ابی سلمہ اور ابن عمرؓ بن ابی عثمان انصاری سے روایت ہے کہ ابی سلمہ کی ہر عمر بن سلمہ ہی کہے انکو عمر بن سلمہ ہی کہے **ترجمہ**
 فرق ہوا سکون را ایک برتن ہی کہ تین صاع نہیں تین میں اور بن قتیبہ نے کہا کہ انھوں نے اس میں کہا **باب** کا طحاوی نے **باب** کا طحاوی نے **باب** کا طحاوی نے
 یا میں **عن** طاووسؓ ان رجلاً انی بن عمرؓ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نذین نجس فقال نعم فقال طاووسؓ واللہ انی
 سمعته منہ **ترجمہ** وایت طاووسؓ کہ ایک مرد ابن عمرؓ کے پاس آکر کہانی کہی کہ میں نے نبی کی آنحضرتؐ سے سنا ہے کہ انہوں نے ان کا طحاوی نے کہ **ترجمہ**
 کی میں نے سنا ہی انہی **ف** اس میں ابن ابی اوری ابی سید اور سیدہ عائشہ اور ابن زبیر اور ابن عباس سے یہ روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیحی **ترجمہ** اس
 شے کی لاکھی برتن مردوں کے انہیں نبیہ طبری نے نقل کیا ہے اور نبیہ کے کچھ ترانہ لاکھی میں منکویہ دیکھ لیے وہ جنگ شامی طحاوی نے نقل کیا ہے
 حرام ہے سبکیا یا **باب** فی کراهیۃ ان یلذذ فی الداء والنفیر واخذوا بے باور قیہ اوتیم کی نیک کی **عن** ابن عمرؓ عن عمر بن مرہؓ قال سمعت
 زاذانؓ یقول سالت ابن عمرؓ عن ما یلذذ فی الداء والنفیر واخذوا بے باور قیہ اوتیم کی نیک کی **عن** ابن عمرؓ عن عمر بن مرہؓ قال سمعت
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسنۃؓ وہی النجۃ وہی الداء وہی القرمۃ وہی عن النجۃ وہی اصل النجۃ یقرقر او یلذذہم عن
 المزقۃ وہو المقبرۃ او ان یلذذ فی الاثقیۃ **ترجمہ** وایت عمر بن مرہؓ کہا میں نے سنا ہے زاذانؓ کو کہتے ہی پوچھا میں ابن عمرؓ سے ان ترانہ کہ میں نے سنا ہے
 کہا ہر حال کہ ابی ہریرہ کے کچھ ترانہ لاکھی میں منکویہ دیکھ لیے وہ جنگ شامی طحاوی نے نقل کیا ہے اور نبیہ کے کچھ ترانہ لاکھی میں منکویہ دیکھ لیے وہ جنگ شامی طحاوی نے نقل کیا ہے
 فرمایا فیہ سارہ وہ جبرئیل کے کچھ ترانہ لاکھی میں منکویہ دیکھ لیے وہ جنگ شامی طحاوی نے نقل کیا ہے اور نبیہ کے کچھ ترانہ لاکھی میں منکویہ دیکھ لیے وہ جنگ شامی طحاوی نے نقل کیا ہے
 روض قیر لاکھی میں منکویہ دیکھ لیے وہ جنگ شامی طحاوی نے نقل کیا ہے اور نبیہ کے کچھ ترانہ لاکھی میں منکویہ دیکھ لیے وہ جنگ شامی طحاوی نے نقل کیا ہے
 سمرہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین اور عازب بن عمرو حکم غفاری اور بنو سے یہ روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیحی **ترجمہ** ان بنو تین نبیہ بنانی ہی اسلمی
 منع فرمایا کہ جلدہ جاتی ہے اور خوف نشہ کے اسے استعمال انکے مخصوص تھا شریعت کے لکھی اس میں فرمایا تھا کہ لکھی مشابہت ہوا استعمال جائز ہے مسلم میں روایت ہے
 کہ اپنے فرمایا و لکن شرب فی سقاہ و کہ معنی نبیہ بنانی شکر میں اور ماندہ ہی اسکو و حکمت اس میں یہ کہ شکر میں جب جوش آجائے گا اور سرکیدا ہوگا تو شکر
 بہت جائیگی اور مالک کو معلوم ہوا کہ لکھی مسکوئی مختلف معروف مذکورہ کی کہ میں مسکو کا علم نہیں ہوتا نتیجہ فیضاً جو روایت میں وارد ہوا ہی صحیح و جاہلہ سے
 ہے اور معنی شکر کے چلکا آندرا انکو معلوم ہوا کہ لکھی مسکوئی مختلف معروف مذکورہ کی کہ میں مسکو کا علم نہیں ہوتا نتیجہ فیضاً جو روایت میں وارد ہوا ہی صحیح و جاہلہ سے

یہ حدیث حسن ہے صحیحی اور اس میں عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی سید اور ابی موسیٰ اور شیخ عسکر اور علی ورمیہ اور عائشہ اور ابن عباس اور قیس بن سعد اور عثمان بن اشیر اور معاویہ اور عبد اللہ بن فضل اور سلمہ اور بریدہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر اور قسطنطینی ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابی سلمہ بن ابی ہریرہ انہوں نے صحیحی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانڈا اسکے اور روایت ہے ابی سلمہ سے انہوں نے روایت کی ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے جابر کی روایت

یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابی سلمہ بن ابی ہریرہ انہوں نے صحیحی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانڈا اسکے اور روایت ہے ابی سلمہ سے انہوں نے روایت کی ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

بہت کچھ مال خرچہ کر سکتا تھا اور اس کا ایک اور حصہ خاکہ دس دن تک پوری اُسی پانچین ہجرت کے لیے اُسی اور چھ ہجرت کے لیے اور غنیمت تھی ہے
 ضافہ چاروں اور پورے کو جو سابقین اور علیین میں نکلیں اور میرے مترجم کا **باب** ماجاء فی کذا حدیث الرقیۃ باب قیہ کی کہ است میں مترجم قید وہ دیکھا
 کہ جلیقہ یار یونین اور صاحبان کو اُسے چار میں جیسے مصرع وغیرہ انتہی قول المترجم **عن** ابن المغیرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من التوی اواشد فی فھو یفین التوکل ترجمہ روایت ہے ابن خیر کہ فرمایا اُنہی حسی داغ دلوایا جہار میں نہ کہ وہ کل گیا اہل توکل سے **ف** اس میں
 ابن حود اور ابن عباس اور عمران بن حصیل کے ہے روایت ہے یہ حدیث جس ہے صحیح ہی کا **باب** فی الرقیۃ فی ذلک باب اسکی حضرت میں **عن** ابن اُف
 و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی الرقیۃ من اللہ والعین والتملۃ ترجمہ روایت ہے انس کہ وہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت دی رقیہ کی چوتھیں
 اور نظر اور غلام میں **ف** مترجم کہتا ہے یہ نہ کہچہ دانی میں کہ نکلتی ہیں پہلی میں اور تحقیق رقیہ کی اور طبیعت کا حدیث الی آتی ہے **عن** انس بن مالک ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی الرقیۃ من اللہ والتملۃ ترجمہ اسکا اور گد **ف** اور یہ نزدیک سیر صحیح تر ہے موصیہ میں شام کی روایت ہے جو مردی ہے
 سفیان ہی یعنی جو پورے سبب میں بریدہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہ وطلق بن علی اور عمر بن خرم اور ابی خراہے ہے ہی روایت ہے کہ وہ اپنے اپنے وقت
 کرتے ہیں **عن** عثمان بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا رقیۃ الا من عین او حو ترجمہ زیبا حضرت سے رقیہ نہیں ہے کہ نظر اور جو
 سے **ف** روایت ہے فی حدیث حدیث ہے انہوں نے شعی ہے انہوں نے بریدہ مترجم رقیہ کی باہین کا حدیث کی طور وار دوسری میں میں بعضے دالت کرتی ہیں جواز پر خاتمہ
 احادیث کا واسطہ سے مسلم مروجی ہے کہ جابر کہ جبریل علیہ السلام نے آپ پر کوربت سے روایتیں وار دہوئیں اسکے جواز میں اور بعضے حدیث وال میں ابی ہریرہ
 کہ ترک اسکے اولی ہے چنانچہ مروجی ہے کہ تشرار دہی اصل ہو گئے جنت میں بغیر صاحب کے کہ رقیہ نہ کرتے ہو گئے اور اس طرح روایت باب سابق کی اور کچھ مخالفت نہیں ہے ان
 حدیث میں بلکہ جسین اسکے ترک کی اولیت اور تارک کے تعریف اور نا وار دہوئی ہے مراد اسے وہ رقیہ میں جنسی معلوم نہیں یا کلام کا غبار میں یا بغیر عربی میں میں یا
 کے اور زبان غیر معلوم میں کہ احتمال ہے اس میں ترک کا اور استعانت بالغیر کا سو باری تعالیٰ شائے کی اور جس میں جواز مذکور ہے مراد اس کے وہ رقیہ میں جواز میں الفا
 قرآن اور اس آیت ہے کہ وہ نہ نہیں میں بلکہ منون میں اور حضور نے کہا کہ نبی مھول ہے افضلیت پروریان توکل کے اور ان کو فضل بنی کا مذکور ہے جان جوار کے
 لئے اور ابن عبد البر ہی کہی قال میں کہ گنجانہ مراد اس کے لئے منون جوار قی و تائیدہ وغیرہ کا اور فعل کیا ہی بعضیوں اجماع جوار قی و تائیدہ پر اور اس طرح جواز
 ہون ما ذکر الہی ہے اور ماری نے کہا کہ سب قی جائز ہیں جب کہ اہل حدیث سے ہوں اور نہ وہ میں جوار قی مجھی میں ہوں یا بعض اسکے معلوم ہوں اس واسطے کہ احتمال ہے
 اس میں کچھ کا اور کہا ہے کہ قیہ الکتاب میں اختلاف ہے پس ابو بکر صدیق نے اُسی جابر کہا اور کوہ کہا اسکا کہنے اس خوف کے کہ انہوں نے بدل الا ہو جیسے بدل الا
 اسکی کہتا ہو کو جو حضور نے انکو جائز کہا انہوں نے کہا ظاہر ہی ہے کہ نہ دلائل انہوں نے نہ کہ قیہ کا عرض اُکی اسکے تبدیل کے ساتھ متعلق نہ تھی بخلاف سائر احکام
 شریعہ کے اور مسلم مروجی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا حضور علیہ السلام باس الرقیۃ فیما تھی انتہی مافی النووی فقیر کہتا ہے کہ آنحضرت کے اس قول فی فیصلہ
 کو یار قیہ کے باہین وہ ہے مترجم **باب** ماجاء فی الرقیۃ بالمعوی ذلک اب رقیہ خود میں کے یا میں **عن** ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یسعد من الحاکم وعین الکرسان حتی نکلت المعوی ذلک فان فلما ترکنا اذنا بہما و ترکنا ما کما ترجمہ روایت ہے ابی سعید حضرت
 کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یاہ لگتے تھے جوار کے اور مومن کی نظر سے یہاں تک کہ تین موزن میں پر جب یہ تریں کیا اپنے اسکو اور چوڑا اسکے سوال اور دعا
 کو استعاذ کی **ف** اس میں اُس سے ہے روایت ہے کہ ابویسے نے یہ حدیث جس ہے غریب ہے مجھ کو سوزن میں ہے قل عوذ رب العلق اور قل عوذ رب الار
 کا اور فضائل ان دوسو تون کے بہت میں چاہی عقیدین حاضر ہے مروجی ہے کہ ہم ملتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ اور اوار کی چھ میں کہ سخت تھے
 اور غلام کے ہجو کہیر لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ موزن اور فرمایا اسی عقیدہ یاہ لگو یہ دوسو تین پر کہ کسی یاہ لگنے والی سے مثل اسکے یاہ نہ لگی
 و ابوداؤد اور عبد بن حبیب سے روایت ہے کہ ہم ایک اندر ہی رات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دو ہڈیئے نکلے اور ہم نے یا اکتوب فرمایا ہم سے آنحضرت نے
 کہ عرض کی میں کیا ہوں فرمایا کہہ قل ہوا صد اور دوزن میں جب ہو کرے تو دوزن میں کہ مری تین تین باہر کہ کافی ہو گا تجھے ہر شے سے لینے یاہ ہوگی تجھی ہر

قولہ فی حدیث
 فی حدیث
 فی حدیث

فی حدیث
 فی حدیث
 فی حدیث

اس حدیث میں تصریح ہے رفیقہ کی حُرّت کی جو از پر اور ہر گز حُرّت اسکی طلاق طیبہ کے کراہت تک ہی نہیں نہیں اور یہی برقیاس کیا ہی بعضوں نے تعلیم قرآن کی اجرت کو اور جان کہا ہے سکواویہی مذہب سے شافعی اور مالک اور احمد اور حنابل اور ابی ثور اور دیگر لوگوں کا سلف سے اور چونکہ بعد ہی اور مذہب کی اجرت تعلیم کو اور بعض نے اور جان کہا ہے رفیقہ کی حُرّت کو منطوق حدیث مذکور کے اور تفسیر کرنا ان بکرو کا ہے یا رون رتہ بار اور باعتبار حُرّت کے تباور نہ وہ سب حق تھا انہیں صحابی کا جنہوں نے رفیقہ کیا اور حضرت فی جو فرما یا کہ یہی حصہ لگا واسمین مقصود تبادول خوش کرنا اصحاب کا اور مال نہ تھا اسکی علت میں کہ صحابہ کو معلوم ہو چکا کہ اس میں کوئی شائبہ کراہت نہیں ہے حُرّت کا کیا ذکر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک لے کر اصحاب کے ساتھ ایسی ہی تھی چنانچہ غیر سی جو ایک بڑی مجلس تھی اور اصحاب نے اس کے کہا تھا اور حاجوش جو ابو قتادہ فی ثکاف کیا تھا اس میں بھی آپ نے صریحاً مقرر کر دیا اور قطیف میں منہم جو حدیث میں اور وہ اہل لغت کی کہا ہے کہ قطیف غالباً مستعمل ہے دس سے چالیس تک بکروں کے لئے اور بعضوں نے کہا یہی پتھر ہی چٹس تک کے لئے اور حج اسکی اقطع اور قطر و رقعان اقطع اور اقطع اسے جس حدیث واحدہ کے اور مستحب ہے اس حدیث کی رو سے پھرنا فاتحہ کا لایم اور بعض اور وقت سریدہ پر اور صاحب مقام پر اور سلم کی روایت میں ہے سید سلیمی سلمی لوگوں نے انکر کہا کہ سرور ہا ہے قبلہ کا سکیم یعنی لایم ہے اور اللہ کے کاٹی ہوئی کو سکیم کہنا باعتبار افعال کے ہے جیسے دل الرضی والمرض کو شفا مانگتی ہیں دلکا و الرضی فی شرف منہم کہ اس کا باب

فَاجَاءَ فِي الرَّقِي وَالْاَدْوِيَةِ فَبَيَّنَ ابُو رُوَيْدٍ تَقْدِيرَ بَيْنِ دَافِلٍ هِيَ اس سائین **عَنْ** ابْنِ خُرَامَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَأْكُلُ رَسُولُ اللَّهِ اَرَايَتْ رُقَاةً لَسْتُ رَفِهَا وَدَوَاءً اَسْتَدَاوِي بِهِ وَتَقَانَا نَتَقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ تَرْجُمُهُ رَاسِهِ اِنْ خَرَجَ وَه

اپنی باپ سے روایت کرتے ہیں کہ یو چاہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبیرہ قریب جس جہاں ہو تک کتنی میں ہم اور وہاں جس سے علاج کرتے ہیں ہم اور بچاؤ کی چیزیں جس سے اپنا بچاؤ کرتے ہیں یعنی مانند زہر اور قلعہ وغیرہ آپ پر تھے میں اللہ کے تقدیر میں کچھ فرمایا آپ نے یہ خود تقدیر میں دہل میں یعنی لنگا ہوا ہے تقدیر میں لکھا ہی تھا فلانی بیماری فلانی دوا سے جاوے گی اور فلانی کے بیماری اس رفیقہ سے دور ہوگی یہ حدیث میں ہے روایت کے ہے عید بن عبد الرحمن نے انہوں نے شیفان کے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن ابی خرامہ انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اکی اور بن عیینہ سے دونوں روایتیں مروی ہوئی ہیں اور بعضوں نے کہا میں ابی خرامہ عن ابیہ اور بعضوں نے کہا میں ابن ابی خرامہ عن ابیہ اور روایت کی ابن عیینہ کی سوا اور لوگوں نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے فی الخ

سے انہوں نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح ہے اور ہم نہیں جانتے ابی خرامہ کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کی مترجم اس حدیث میں اثبات ہوا تقدیر کا اور معلوم ہوا کہ زہر ادویات وغیرہ یہی تقدیر آتی ہے اور دوا کرنا اور اس طرح اور اس کے ساتھ متوسل ہونا خلاف توکل نہیں جیسا کہ ان کہتے ہیں جو تقدیر میں ہوگا وہی ہوگا دوا سے کامیو کات اصل سے کہ دوا سے ہی ہوگا وہی تقدیر کے موافق ہے **کَابُ** فَاجَاءَ فِي الْكَلْمَةِ وَالْفُحَى كَابُ مَا دَاوَعُوهُ كَيْسَ بَيْنِ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُحَى مِنَ الْحُجَّةِ وَفِي الشِّفَاءِ مِنَ النِّتَمِ وَالْكَلْمَةُ مِنَ الْكَلَمِ وَمَا هَا شِفَاءُ الْبَعِثِ تَرْجُمُهُ رَاسِهِ اِنْ خَرَجَ

سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حجہ حُرّت کی ہی وہی ہے اور میں نے کہا کہ ایک قسم ہے من کی جو نبی اسرسل پر آتا تھا اور اسے لینے فرما کر شفا ہے لکھ کر وہی **ف** اسباب میں عید بن زید اور ابی سعید اور جیسے کہ روایت ہے یہ حدیث جس سے غریب ہے اس سند میں نہیں جانتے ہر اسے محمد بن عمر کے روایت سے کہ عید بن عامر کی سند سے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَلْمَةُ مِنَ الْكَلَمِ وَمَا هَا شِفَاءُ الْبَعِثِ تَرْجُمُهُ رَاسِهِ

حدیث سابقین میں **لَرَا ف** یہ حدیث میں صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا الْكَلْمَةُ وَجَدَرُ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلْمَةُ مِنَ الْكَلَمِ وَمَا هَا شِفَاءُ الْبَعِثِ وَالْفُحَى مِنَ الْحُجَّةِ وَهِيَ شِفَاءُ مِنَ النِّتَمِ تَرْجُمُهُ رَاسِهِ اِنْ خَرَجَ

لوگوں نے اصحاب میں سے کہا ہے کہ ماہر کی اور فرمایا آنحضرت نے کہ ماہر سے حج اور حج اسکا شفا ہے لکھ کر وہی عید بن زید سے **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَا الْهَرِيرَةُ قَالَ اخَذْتُ ثَلَاثَةَ الْكَلِمِ اَوْ حَمْسًا وَسَبْعَةً فَحَصَرْتُ نَفْسَ تَجْعَلُ مَا هُنَّ فِي قَارِوَةٍ فَكَلَّمْتُ بِهَا حَارَةَ بِنْتَ عَازَةَ تَرْجُمُهُ رَاسِهِ قَتَادَةُ کہ یو پھر نے کہا کہ میں نے تین کما یا پنج یا سات اور پھر اسکی انکاعق اور کہہ دیا اسکو ایک شیشہ میں پر لکھو میں لکھا ایک لکھ کر کہ تو ابھی ہو گئی و مترجم کہ لفظ کات کات کات ہم و فتح ہر ایک نبات خورد و خور ہے کہ زمین میں خود بخود دیکھ جوتے ہوئی آتی ہے ہندی میں اسی کہتی ہے کہ زمین

اس روایت میں تصریح ہے

کتاب اور صحیح کا بیان

اس طرح سے کہ مرد کو دو حصہ اور عورت کو ایک حصہ اور اگر ذوی الفروض کے کچھ نہ رہے تو انکو کچھ بچہ لگا اور اگر میت کا باپ اور دادا اور فرزند اور اولاد فرزند خواہ مرد یا عورت کچھ نہ ہو اور اس صورت میں جو میت بن کر اٹکے تو اسے آدھا ہے کل کا اور اگر دو میت یا دو ذوی زیادہ تو انہیں دو ٹکٹ ہیں اور اگر انکے ساتھ کوئی بہائی یا حقیقی ہے بہت کا تو پھر یہ بہتین ذوی الفروض نہیں بلکہ عصبہ میں باوجود ذوی الفروض سے بچو گا ان پر لڑ کر مثل خطا انہیں کے حصے سے بیگا اس صورت میں ان کا بھی حکم ہے کہ ایک ٹکٹہ میں کہ برادران عینی کو کچھ نہیں چھوڑا اسلئے انکو شریک کر دیتے ہیں برادران خیانی میں تاکہ بالکل بے نصیب نہ رہیں اور صورت اسکی یہ ہے کہ شہداء نے وفات پائی اور چھوڑ اپنے شوہر اور ان کا برادران خیانی اور عینی کو تو یہ بچا شوہر بہنہ کو نصف اور مادر کو سدس اور برادران خیانی کو ٹکٹ اور باقی برابر برادران عینی کو کچھ تو اس صورت میں برادران عینی کو برادران خیانی کے شریک کر دینگے اسی ٹکٹ میں اور مرد کو دو حصہ اور عورت کو ایک ایک حصہ تقسیم کر دینگے اسلئے کہ یہ بہائی میں متوفی یعنی بہنہ کی لگی طرف سے یہ حکم ہے حقیقی بہائیوں کا اب طلاق کا حکم سنئے کہ حال انکا مثل برادران حقیقی کے ہے جبکہ میت کا کوئی برادران عینی میں سے نہ ہو انکے مرد برابر میں ان کے مرد کو ایک اور انکی عورتیں برابر میں انکی عورتوں کے گزرتا فرق ہے کہ بہنہ شریک نہیں ہوتی برادران خیانی کے جیسے کہ شریک ہو گئے تھے برادران حقیقی اسلئے کہ جمع کیا تھا انکو ایک اسے بخلاف برادران عینی و اخانی کے پس اگر جمع ہو جاوے برادران عینی و عینی اور عینی میں کوئی نہ ہو تو میراث نہیں ہے ملا تو نہیں ہے کیونکہ اگر بہنہ کوئی نہ ہو تو میراث عینی ایک بہن تو دیا جاتا ہے ایک نصف اور خواہ عینی کو ایک سدس کہ تمام ہو جاوے تو ٹکٹ کہ تھا ہے بہنوں کے حصوں کی اور اگر خواہ ان عینی کے ساتھ کوئی نہ ہو تو اس صورت میں وہ اصحاب فرایض ہیں نہیں بلکہ عصبہ میں اگر اصحاب فرایض کے کچھ بچو گا ان پر لڑ کر مثل خطا انہیں کے حصے سے تقسیم ہو جائیگا اور اگر یہ بچو گا تو انکو کچھ لگا اور اگر خواہ ان عینی دو بہن یا زیادہ لگے ہیں تو ٹکٹ اور میراث نہیں لگے تو ہونے سے طلاق ہو گیا کہ جبکہ بہنوں کے ساتھ کوئی بہائی عینی یا اگر ہے انکے ساتھ طلاق بہائی تو یہ عصبہ میں اول اصحاب فرایض پر ترکہ تقسیم ہو یہ جو ہے ان پر تقسیم ہو لڑ کر مثل خطا انہیں کے حساب سے اور برادران خیانی کو حصہ بچو چھوڑا ہے برادران عینی کے ساتھ اس طرح کہ ایک کو ایک سدس اور دو یا دو ذوی زیادہ کو ٹکٹ اور سین مرد کو ایک عورت کے بار حصہ ہے نہ وہاں مرد عورت اہمیں سب برابر ہیں بخلاف اور مقامات کے یہ حال ہے برادران عینی کا اب برادران خیانی کا حال سنو کہ برادران خیانی جو ایک ماں کے چھوڑت ہیں ہوتی ساتھ فرزند کے نہ ساتھ تو باپ کی کے اور اس طرح وارث نہیں ہوتے باپ اور نہ دادا کے چھوڑتے ہوتی اور انکے ماں اور صورتوں میں وارث ہوتے ہیں بطریق فریض نہ بطریق عصبہ ایک کو ایک سے ہے بہن ہو یا بہائی اور اگر دو بہن تو ہر ایک کو ایک سدس اور اگر دو ذوی زیادہ بہن تو وہ سب شریک ہیں ٹکٹ میں مرد کو حصہ برابر ہو عورت کے اور آیت باریک الکان مل ثلث کلالہ سے ہے ہر ماں اور کلالہ کے باہر دو بہن نازل ہوئیں ایک اول سورہ نسا میں ایک فریض قال اللہ تعالیٰ والکان رجل ثلث کلالہ او امرأۃ ولہ اُخ أو اُخت فلکل واحد منہما الثلثس فلانکوا اکثر من ذلک فھم شریکوا فی الثلث من بعد وصیتہ فھو ثلث بھا و ذین غیر مضرار وصیتہ من اللہ واللہ علیہم حکم فی ما امدتھا بل طلالہ و جلشائے نہ اور اگر بہن دو کی میراث ہے وہ کلالہ ہے یا عورت ہو اور اسکو ایک بہائی ہے یا بہن تو دونوں میں ہر ایک کو چھ حصہ ہر اگر زیادہ ہو اسکو تو سب شریک ہیں ایک بہائی میں بعد وصیت کے جو چھوڑا یا قرنس کے جب اور ذکا نقصان کیا ہو یہ کہہ کہ ماں ہے اللہ اور ماں سب ملے ہے مثل املا انتہی کلالہ شش ہے کل سے اول لغت میں پشت کا و اور پشت شش اور وکیل اور شش اور شش کو کہتے ہیں اور کلالہ فرزند کا وہ مرد ہے کہ نہ ولد لکنا ہونہ والد قولہ اسکو ایک بہائی ہے یا بہن اور مرد اس جگہ اور یا خواہ خیانی ہے یا جامہ ہت قولہ جب اور ذکا نقصان کیا ہو لینے حصہ یا بدلتے ہے نہ کہ باب کا جاذب فی میراث العصبۃ باب مصبات کی میراث میں متبرحم مصبات جمع ہے عصبہ کی اور عصبہ طلاق لغت میں عبا سے محیط بالشیء ہے اور معنی احاطہ عصبہ عری میں ہو جو میں کیونکہ مصبات میراث کی طرف سے کہیں ہیں اور تفصیل مصبات کی آفریبا میں مذکور ہوگی عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحقیقۃ الفرائض باھلھا فاما بقیھن فھو لا ولی دحل ذکر تجرید سے ہے ہر عباس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اصل فرایض کو یہ جو باقی ہی وہاں کا حق ہے جو مرد و عورت سے ہر روایت کی ہے عبد بن حبیب انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابن طاووس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے یہ حدیث میں ہے صحیح ہے اور روایت کے بعضوں نے ابن طاووس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل متبرحم عصبہ یعنی عصبہ یا سببی کہ سببی تین قسم ہے عصبہ غلبہ

عبد الرحمن طائی

عبد الرحمن طائی

عبد الرحمن طائی

یا حصہ بغیرہ یا حصہ بہ غیرہ اور بواسطہ خصاص عصبات لیس کے تین قسم میں یہ ہے کہ ثبوت مصیبت میں خیر کے ملنے کی حاجت نہیں تو وہ حصہ بغیرہ ہے یعنی مذلت خود بلا
 انشاء شخص آخر وغیرہ اور ثبوت مصیبت میں اگر خیر کا محتاج ہے اور یہ غیر غیری اس مصیبت میں شریک ہے تو حصہ بہ غیرہ ہے اور اگر خیر کے ساتھ شریک نہیں تو حصہ
 بغیرہ ہے اور حصہ بغیرہ کے لیے تینے مجمع المال میت کا عند الاقترار یعنی بصورت نمونے ذوی الفروض کے اور حصہ بغیرہ ہر سہ کے کہ داخل ہو سکے نسب میں میت ملک
 کوئی انشی اودہ جابر قسم ہے اول جز میت پر مثل میت پر جز میت الاقرب فالاقرب سی ترتیب ہے کہ مذکور ہوئی اور جز میت جیسے فرزندیت
 پر ہونا اگرچہ باسافل ہو یعنی پوتا اور پوتے کا پر پوتا مقدم ہے اصل میت پر اس کے بعد مخرج ہے مثل میت جیسے باپ اور وہ ہوتا ہے ایک بیٹی یا اس کے زیادہ کے ساتھ بہن
 اور صاحب فرس نہ ہونے کے بعد اگر جو اس سے اوپر ہو یعنی پردادا سردا والی غیر ذلک اور نانا جد فاسد ہی اور ذوی الارحام میں ہے یہ اس کے بعد میت کا جابر قسم ہے جیسے
 سگا بھائی بہن غلامی بہن بھائی کے بعد سگے بھائی کا بیٹا یا پر سگے بعد سوتیلے بھائی کا بیٹا اگرچہ بن الاخ باسافل ہو یعنی بیٹھنے کا بیٹا یا پوتا اور سوتیلے کرنا بھائی
 کو داد اس کے ارادہ جابر عالی ہونا ام ابو صفیہ کا قول ہے اور یہی قول فقہار ہے معنی یہ برفلاف صاحبین اور شافعی کے بعضوں نے کہا کہ صاحبین کے قول پر توفیق
 ہے یعنی بھائی مقدم ہیں دادا پر طحاوی نے کہا قول المم کا مقدم ہے پر اس کے بعد میت کا جابر یعنی سگا چچا مقدم ہے یہ سوتیلے چچا پر سگے چچا کا بیٹا مقدم ہے
 پر اس کے بعد سوتیلے چچا کا بیٹا اگرچہ جیسے بھائی باسافل ہوں امام پر سگی مقدم میں پہنچے امام کے بعد باپ کا سگا چچا مقدم ہے پر اس کا سوتیلے چچا ہے پر امام پر سگی
 بعد باپ کے سگی چچا کا بیٹا مقدم ہے پر اس کے بعد باپ کے سوتیلے چچا کا بیٹا جس کے امام پر مقدم ہے پر سنی امام پر سگی بعد دادا کا سگا چچا مقدم ہے پر اس کے بعد سوتیلے
 چچا دادا کا پر جس کے بعد سگے چچا کے بعد ان کا سوتیلے مقدم ہے یعنی سگا سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عم پر سگی فرزند اور عم صاحب فرس ذوالا سافل میں اس میں معلوم ہوا کہ جابر
 کے جابر سبب میں موت پر ثبوت پر جز میت اور قرب درجہ کے بعد عصبات میں جب تفاوت ہو سگی سوتیلی کا ترجیح دینی ہے قرابت کی قوی سبب کی وجہ
 سے سو عصبات میں جو حصہ میت کا سگا ہو گا وہ سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ حصہ قوی قرابت موت ہو جیسے سگی بہن بیٹے کے ساتھ مقدم ہے سوتیلی بھائی پر اور خلاصہ یہ
 کہ درجہ برابر ہو سکے وقت دو قرابت والیکے تقدیم ہوتی ہے اور درجہ میں تفاوت ہوئی سکتا ہے یعنی اقرب مقدم ہوتا ہے برابری درجہ کی مثال یہ ہے کہ دو بھائی ایک سگا
 اور دوسرا سوتیلے تو سگا مقدم ہو گا کہ طرح سے قرابت رکھتا ہے بلکہ طرف سے بھی اور ان کی طرف سے بھی اور سوتیلے لفظ ایک قرابت رکھتا ہے باپ کی طرف سے
 مان کی طرف سے اور تفاوت درجہ کی مثال جیسے سوتیلے بھائی اور سگے بھائی کا بیٹا تو سوتیلے بھائی کے بیٹے پر مقدم ہے قرابت ہونے سے اور حصہ بغیرہ ہوجاتی
 میں بیٹیاں بیٹوں کے ہونی سے اور بیٹیاں پوتوں کے ہونے سے اگرچہ دو جات میں باسافل ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **يُؤْتِيكَمُ اللَّهُ فِي ذُلِّكُمْ وَلَكُمُ الْفَيْزُ**
مِنْهُمْ يَخْصِي اللَّهُ الَّذِينَ يَسْتَمِرُّونَ بِآيَاتِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ اور اگر دو بیٹیاں ہیں تو جابر سہم سے قسمت ہو گی ایک ایک سہم پر ایک بیٹی لیگی اور دوسم بیٹا لیگا اسی طرح بہنیں اور بیٹا
 ابن کو سمجھا جائے اور سگی سوتیلی بہنیں حصہ بغیرہ ہوجاتی ہیں اپنے بھائی کے ہونے سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَأَنْتُمْ أَكْثَرُ بِعَيْنِ الْوَحْيِ وَالْجَوْدِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا** فلذلك
يَخْصِي اللَّهُ الَّذِينَ يَسْتَمِرُّونَ بِآيَاتِهِ اور حصہ بغیرہ ہوجاتی ہیں اپنے بھائی کے ہونے سے اگرچہ ان کا بھائی ملکی ہو نہ حقیقی
 چنانچہ میت کی ابن ابن کا بیٹا یعنی پوتا حصہ کر دیتا ہے اپنے برابر کے درجہ والی بہن یا اس بہن کو جو اس سے اونچے درجہ والی ہے اور حصہ بہ غیرہ بہنیں ہیں سوتیلے
 کے ساتھ یا پوتوں کے ساتھ مستحق الہل الغرائض کے بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ حصہ قرار دواور ولد الزنا اور ولد اللعان کے حصہ ملکی مان کا سولی ہے اور سولی سے مراد اس
 مقدم میں وجہ کہ حصہ بلو رازا ورنہ لے دونوں کو شامل ہوا اور حصہ بہ سبی مولیٰ ہے غلام کا رازا ورنہ والا پر مولیٰ العتاق کے بعد اس کا حصہ بغیرہ مقدم ہے اس کے حصہ سبی
 پر اور بموجب ترتیب مقدم کے یہاں بھی محاذ ضرور ہے چنانچہ ابن مقفع مقدم ہے پر ابن الابن علی ما القاس اور جبکہ غلام رازا دے گا اپنے مولیٰ کا لینے رازا کو تو
 کہا باپ اور بیٹا چھوڑ کر تو سب مال مولیٰ کے فرزند کا ہے اور ابو یوسف نے کہا آپ کے واسطے چھوڑا حصہ یا غلام آزاد نے اپنے مولیٰ کا دادا اور اس کا بھائی چھوڑا تو
 تمام مال دادا کا ہے یا اس ترتیب کے جو حصہ بغیرہ میں مذکور ہے اور صاحبین نے کہا کہ دونوں کے مابین میں مال مضموم ہو گا میراث کی مانند اور ولد و عتاق میں حصہ
 بغیرہ نہیں حصہ بہ غیرہ دلیل قول آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ عورتوں کو دلا میں سے حصہ نہیں مگر اس غلام کو دلا جس کو خود و عورتوں سے آزاد کیا ہوا لیٰ آنحضرت

سے حصہ نہیں لے گا
 اگرچہ وہ سوتیلی
 بہن ہو

بہن کا مال

وصیت بالثلث میں

نہ لکھنا ہے اور لکھنا

ہے غفلت کی اور وصیت اس میں عہد و قرار اور وصیت کو کہتے ہیں لکت اور اصطلاح میں دو عہد و قرار اور وصیت سم کہ جو قریب ہوتے واقع ہوا اور شرعاً ملکیک ہوا الموت کا نام ہے اور وصیت اسم ہے مجھے نصیب اور وصی بہ کو یعنی جلی وصیت کیجا و اسکو بھی وصیت کہتی ہیں اور لیس عبارت سے غیر کو وصی کرنے سے ہی تاکہ غیر اسکی غفلت میں کام کرے خواہ موصی زندہ ہو یا مرد و مثلاً زید نے کہہ کر سے کہا کہ خالد کو یہ مکان دینا تو زید موصی ہوا اور خالد موصی بن گیا اور باقی مصلحت سے نہیں ابواب میں مذکور ہوئے بیان اتنا جاننا ضروری کہ وصیت سے پہلے اول اول خدا پر اس کے وجہ کی طرف گئی ہیں اور پیش از نزول میراث واجب ہے بعد نزول میراث وجہ نسخہ ہو گیا پہلی وصیت وارث کو درست نہیں اور فقہانی کہا ہے کہ جبر و تہن ہو یا وصیت کیلئے اس کے پاس ہے تو لازم ہے اسکو وصیت کر کے گواہ کرنا اس پر لکھنا اور اخیر فی شرح مشکوٰۃ کتاب ما جاء فی الوصیۃ بالثلث باب وصیت بالثلث میں عن سعید بن ابی وقاص قال مرصنت عامر انہم مرصنا اشفت منه علی الموت فانانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعثونی فقلت یا رسول اللہ انی لا اذکر و لیس یرثنی الا ابنتی فافوضنی مانی کلہ قال لا قلت فقلنی مانی قال لا قلت فاسطر قال لا قلت قال الثلث والثلث لکثرہ انک ان تذروہم ان غلبہم من ان ذلک علیہم عاکلہ ینکفون الناس انک کن ینفق نفقۃ الا اخرجت فہا حتی اللقۃ ترفعہا الی فی امرک قال قلت یا رسول اللہ احدث عن محمد بنی قال انک کن تخلف بعد فی فتعل عملک ترید بہ وجہ اللہ الا انہ قد نبیہ رقعۃ ودرجۃ ولعلک ان تخلف حتی یتقیمک احوالہ و یضربک احوالہ من لا یصح فی غیرہم ولا ترہم علی عقیبہم لکن الناس سعدین حوالۃ یوفی لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مات بمکہ ترجمہ ہے کہا میں بارہا موصی ہوں کہ فقیر ہوا ایسا کہ قریب ہو گیا میں اس کے سوالی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کو سو میں کہا یا رسول اللہ میرا مال بہت ہی اور وارث کوئی نہیں مگر میں سے کچھ حصہ خیر بہت ہیں تو وصیت کر جاؤں میں اپنے سسرال کی بی بی کی راہ میں فرمایا اپنے نہیں کہا میں سے بہت مال کی وصیت کروں فرمایا اپنی نہیں کہا میں سے نصف مال کی فرمایا اپنے نہیں کہا میں سے تمام مال فرمایا اپنی کہ خیر تہائی کافی ہے اور تہائی ہی بہت ہے البتہ اگر تو چاہے تو اپنے وارثوں کو بھی بہت ہے کہ جو چاہے تو انکو تہا لکھتے کہ ہاتھ پہلا تھے میرا تو انکو کچھ سانی تو خیر مگر کسی اہل حق پر کوئی چیز کوئی خیر کو بدلا دیا جاوے گا تجھ کو اسکا بہانہ کہ ایک فقیر کا دھماکا اسکو بی بی کے کہ مومنہ کی طرف کہا ہوا ہے جسے عرض کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اپنے زلفہ سے لے کر تیرے کمر تک لے کر اس کو کھرا دے اس سے اسکی رضائی الہی کا لکڑا ہی جاوے گی تیری الہی بابت اور جو اور نہ لے کر تو بیکر بیکر بہانہ کہ منفعہ ہو مگر تجھے کچھ تو میں اور نقصان اٹھائو مگر تجھے دیکھ لوگ یہ آپ دعا کرنے لگے اور فرماتے لگی یا اللہ روان کوئی تیرے اصحاب کی حجت کو اورست نہ دے انکو الہی بی بیوں پر لیکن جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے کہ تہی انکو الہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑی نقل کر گئے وہ کہ میں ف اس میں ابن عباس سے یہ روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حدیث ابن ابی وقاص سے اور اسی محل سے نزدیک بل علم کے کہ آدمی کو جاہیز نہیں لکت میں زیادہ میں وصیت کرنا اور صحیح کہا ہی بعض علما کی لکت میں کہ وصیت کر لیا اسلئے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکت کو بہت فرمایا تم جرم تو وارث کوئی نہیں یعنی ایسا وارث نہیں کہ جسکی پرورش مجھ کو ضرور ہو ورنہ وارث اور وصیت انکے بہت تہی قولہ ینکفون انہ سے مشن ہے اس کے دو معنی ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پہلا دین یعنی سوال کریں دوسرے کہ کف کف ملانے میں قولہ میں مجھے بہت گیا اپنی ہجرت یہ مہاجر میں سے تھے کہ یہ حجت کی تہی اپنی بی بیوں کو یہ خوف ہوا کہ اگر میں کہیں مچاؤں تو ہجرت میرے قول نہ ہو حضرت انکو معلوم حوالہ کی شہادت دی یا اب بیز نے لکھا ہے کہ وہ فتح عراق تک مذہبی اور کفار کے نہ رہتا و مسلمانوں کی نصرت انکے ہاتھ پر ہوئی قولہ لیکن جیسا کہ حدیث میں مذکور اس قول میں حضرت ابن عباس نے فرماتے تھے کہ وہ ہجرت کر کے ہجرۃ الوداع میں مکہ میں انکے انتقال فرمایا اور تمام کلمات ارشاد کرتے تھے اکثر کا قول ہے جی اور بعض نے کہا حضرت کو مراد اس قول سے غفلت الہی تہی انکو ہجرت کی کہ سے بیان کیا کہ وہ میں انتقال فرمایا عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل یعمل والمراۃ یطاعہ اللہ سبتین سنۃ ثم یخیرہم الموت فیضادان فی الوصیۃ یحب لہما التارۃ ثم یؤملی الوترۃ من بعد وصیۃ یؤملی بہا و دین غیر مضار وصیۃ من اللہ الی قولہ ذلک القول العظیم ترجمہ روایت ابن ہریرہ

[illegible]

رحمت کی ترغیب

اسلامیائے اہل حق و عدل کے وصیت نامی

۱۔ ارشد کے لئے وصیت نامہ

[illegible]

وعمی من ہذا زمرین ہود و نصاریٰ کی مسلمانوں نے اختیار کر لین میں ہا اندرنا لیرا چون الفیصل اسکی دراز ہے کہ یہ ترجمہ مختصر محل اسکا نہیں باب
 کا حاتمہ فی کلہم الشیاع بابہ مذکور کہ کلامک بیانین **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نقضنی
 بیدہ لا تقوم الساعة حتی تکلم السباع لا یمن وحشی یکلم الرجل حدیہ سق طہ وشر اللہ لعقلہ وکعبہ فخذ لا یما حدت اہلہ
 بکل لا ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائی ہوم جبکہ فتنہ میں ہے قیمت قائم ہوگی
 جب تک کہ بات نکریں و کلمہ آدمیوں کا اور جب تک کہ کلام نہ کرے موسیٰ نہ اسکی کوڑکیا اور نہ اسکی نعل کا اور ہودی لان اسکی اسے کام سے کر لیا اسکی بیوی
 اسکی سب سے اسکی غیبت میں **ف** اسباب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب نہیں جانتے ہم سے کہ قاسم بن فضل کے روایت ہے
 اور قاسم بن فضل نے قاسم بن امون میں ابی ہریرہ سے روایت کیا کہ انکو بھی بنی سعید و عبدالرحمن بن مہدی **باب** کا حاتمہ فی الشقاق القمہ ابی ہریرہ کے
 شق یہ ہے کہ بیانین **عن** ابن عمر قال لقی القمہ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکعبہ فخذ لا یما حدت اہلہ
 ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے پہل کیا چاند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گواہ **ف** اسباب میں ابن مسعود
 اور انس اور جبرین یہ مضمون سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے ترجمہ چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ بھی تفصیل کے
 لیے کہ انس بن مالک سے مروی ہے کہ اہل مکہ سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تم کو کبھی معجزہ دکھاؤ گے یا آپ نے انکو دکھا یا چاند کا پھٹنا چاند کا پھٹنا انہوں
 نے جواب دیا کہ جہنم اور قادی موسیٰ کہ دکھا یا انکو قیامت و بار اور بن جود موسیٰ کہ پشاپا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور دو ٹوٹے
 ہو گیا ایک ٹکڑا نظر آتا تھا جیل پر اور ایک ٹکڑا اس سے نیچے ہر فرمایا آنحضرت نے گواہ موعدا کہ موعدی کہ یہ عالم کہ میں ہوا اور موسیٰ کہ قریش نے ہر جہاں مافوق سے
 اس گمان پر کہ شاید مجھ سے ہر جہاں و گردیاں ہوجیں مافوق سے کہا ہے نبی خدا نے دکھا یہ یہ ات تری اقرتت الساعۃ وانشق القمر فیس ثلثا جاد کا کہ
 ہے قیامت کا کہ اس سے ثابت ہوا کہ حق والتیام اجرام علویہ میں جائز ہے اس طرح سے یہ نشانی قیامت ہے اور چونکہ لغات سے فریاش کی تہی ہجری کی اور اسکی
 اسکا ظہور ہوا اور اپنے فرمایا ہے کہ گواہ موعدا نظر سے معجزہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نزادوں درجہ بہ معجزہ بلکہ ہوا اسکا نیل کے شق ہونے سے اس کے اول
 و یا کا پھٹنا چندان خلاف عادت نہیں ہے و کس خرق الیقار اجزائی رضیچان مستعد نہیں بخلاف حوام علیہ و ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء والذی لا یغفل
 انظیم **باب** فی الخسف بانفسک بیانین **عن** حدیث یقہ بن اسید قال اشرف علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غیر فقر و
 حن نزل ان الساعۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی تروا عشاء ایدیت ملووعہ الثمر من معنی ما و اجوع و اجوع و اجوع و
 الدابة و ثلاث خسوف بالشرق و خسف بالغرب و خسف یجر یروہ العرب و ناظرہ من قعر حدن سق اللہ اس او خسر انسا
 فتبدیت معہم حیث بانوا و یقبل معہم حیث قالوا ترجمہ روایت ہے حدیف بن اسید کہ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غریب سے اور کم اسپین جہاں سے
 تہ قیامت کا سفر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک نہ دیکھو گے تم اس سے پیشتر دن نشانیاں اول کھانا آقا کے منہ کے دوسرے چہرے و
 ماحوہ تیسے ٹکڑا دابہ الالین کا اور تین گلاب زمین کا و منہ ایک شرق میں و دوسرا مغرب میں تیسرا جزیرہ عرب میں اور یہ تہ نشانیاں سولہ تین ساتویں ٹکڑا
 ایک آل کا حد تک جس سے کہ ہانگی گی آدمیوں کو یا فرما جمیع کرگی لوگوں کو یعنی ملک شام میں شب کو ٹہر گی ایک ساتہ جب و ٹہر میں ٹکے اور وہ کہ ٹہر گی ایک ساتہ جب
 و تیار کرے **ف** روایت ہے کہ محمد بن غیلان انہوں نے دیکھ سے انہوں نے سفیان کے مانند لکے اور بڑا ہی اس میں انہوں نے حیرت خانہ بھنے دہوان روایت کی
 ہے منادی انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے فرات دراز سے یہ حدیث کہ لی ہے سفیان کے روایت ہے محمد بن غیلان انہوں نے ابوداؤد و ابی اسحاق انہوں نے
 شعبہ سے اور مسعودی سے دونوں نے فرات دراز سے شل حدیث عبدالرحمن کے جہاں سے سفیان کے انہوں نے فرات سے ہی فرات سے اور زیادہ کے اس میں نوین
 نشانی دجال کا ظہور ہونا اور گویا دجال کا بھی روایت ہے کہ ہے ابوی نے انہوں نے ابوالسنان سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے فرات سے ابوداؤد کی روایت کے
 مانند جہاں سے شعبہ سے اور زیادہ کی اس میں دسویں چیز ہوا کہ اگر کسی نے لکھ دیا میں یا ترنا عیسے بن مریم کا فقط اسباب میں علی ابی ہریرہ اور مسلم سے

روایت کا نام

باب کا نام

باب کا نام

اس فتنہ کا بیان جو شایع ہے

اس فتنہ کا بیان جو شایع ہے

تنبہا و تشدیرا فرمایا یہی پہلا دھڑکا تھا کہ اب اس فتنہ کی باتیں نہ کرنا ہوں۔
عَنْ بَشْرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبِي وَاقِسَ قَالَ عِنْدَ فَتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا
 سَتَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ الْبَاسِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَى بَيْتِي وَبَطْنِي إِلَى
 يَصْلُحُنِي قَالَ كُنْ كَارِئِ الدَّمْرِ **ترجمہ** روایت ہے بصر بن سعد کہ اس نے کہا اس فتنہ کے وقت میں جو واقع ہوئے ہاں حضرت عثمان بنی النورین کے بعد
 مبارک ہیں میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ اس میں پیٹھ پر مٹی والا تبر ہوگا کمر پر مٹی والی سی ادا ہوگی مٹی والا تبر ہوگا
 چٹنے والی سی اور مٹی والا تبر ہوگا دوڑنے والے کے ہاں روٹی کے عرض کی میں خبر بھیجی ہوگی کہ اگر اس کوئی کیڑا ہوگا کہ میں اور جلدی بھیج دیا جائے کہ قتل کی مجھی تو میر
 کیا کروں فرمایا آجی میرا تو نامزدان تو مجھے کوئی مثل ہا بل کے مقتول ہوگا اور اپنی بہانی پر بات نہ آئی **ف** اسباب میں ابی ہریرہ اور جناب بن ارب
 اور ابی بکرہ اور ابن مسعود اور ابی واقد اور ابی موسیٰ اور خثیمہ بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور اس کے بعد حضرت عیسیٰ بن سعید اور زیادہ بیان اس کو
 ایک مرد اور عورتوں سے یہ حدیث بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطہ سے کہی سند وہی ہے اس حدیث میں حضرت عثمان بنی النورین کے مقتول اور شہید ہو گیا اور
 مذکور ہو گیا **بَابُ مَا جَاءَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ كَقِطْعِ اللَّيْلِ الْمَظْلِمِ** اب اس فتنہ کی باتیں نہ کرنا ہوں۔
 اللہ علیہ وسلم قال باءروا بالاعمال فتنًا كَقِطْعِ اللَّيْلِ الْمَظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمُتُّهُ كَافِرًا وَيُخْبِتُ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَدْعُهُمْ أَحَدُهُمْ لِلْإِسْلا
 عِزِّهِمْ مِنَ الدُّنْيَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال سے فتنوں سے بچنے کے لئے شب تاریک کے گھٹون کی مانند میں سے بھاگنا چاہیے
 مومن اور شام کو موتی کی کافروں سے بھاگنا چاہیے مومن اور شام کو موتی کی کافروں سے بھاگنا چاہیے مومن اور شام کو موتی کی کافروں سے بھاگنا چاہیے مومن اور شام کو موتی کی کافروں سے بھاگنا چاہیے
 اُرسَلَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أَنْزَلَ مِنْ كُفْرَانٍ مَنْ يُوْخِظُ
 صَوَابًا أَفْجَرَاتٍ بَارِكٌ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ **ترجمہ** روایت ہے اس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ کتنے اترتے ہیں
 آج کی رات فتنہ کتنے اترتے ہیں خزانہ کو کس کے کج دہی جھون کی عورتوں کو بیٹھے امہات المؤمنین کو کہ بہت سی اور مٹی تری والیاں ہیں دنیا میں کتنی مٹی ہوگی کتنی
 میں **ف** یہ حدیث صحیحہ میں ہے اس میں ابی الیاس بن مرثد اس سے وہ عورتیں ہیں جو باریک کپڑے پہنتی ہیں کہ ان کی نظر ان میں یا مال حرام سے لباس
 ناتی میں ان کے تین لباس تقویٰ سے محروم ہو جاتی ہیں کپڑے پہنتی ہیں نہ زینت کے لئے لیکن اپنے عیاشانین کو اپنی مٹی میں جسی اکثر اس نے کی ہے میں
عَنْ النَّسَائِيِّ أَنَّ مَالِكَ بْنَ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيَّ آتَاءُ عَذْرَاءٍ وَفِي كَفْظِ اللَّيْلِ الْمَظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا
 مُؤْمِنًا وَيُخْبِتُ كَافِرًا وَيُخْبِتُ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَدْعُهُمْ أَقْوَامٌ يَهْتَرِعُونَ فِي الدُّنْيَا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے یہ کہ تیرے قتل سے پہلے شب تاریک کے گھٹون کی مانند بھاگنا چاہیے مومن اور شام کو موتی کی کافروں سے بھاگنا چاہیے مومن اور شام کو موتی کی کافروں سے بھاگنا چاہیے
 سنی تو میں نے دینا ان کی بعض میں **ف** اس میں ابی ہریرہ اور جناب اور عثمان بن شہر اور ابی موسیٰ بھی روایت ہے یہ حدیث غریبہ اس سند میں **عَنْ**
 الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُخْبِتُ كَافِرًا وَيُخْبِتُ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا قَالَ يُصْبِحُ خَيْرًا قَالَ دِرْجَاهُ وَعَرَضُهُ
 وَنَالَهُ وَيُخْبِتُ مُخْلًا لَهْ وَيُخْبِتُ خَيْرًا مَالِدًا مَرَجِيَهُ وَعَرَضُهُ وَنَالَهُ وَيُصْبِحُ مُخْلًا لَهْ **ترجمہ** روایت ہے اس کے کہ کہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 جو کافر مومن اور شام کو موتی کی کافروں سے بھاگنا چاہیے مومن اور شام کو موتی کی کافروں سے بھاگنا چاہیے مومن اور شام کو موتی کی کافروں سے بھاگنا چاہیے مومن اور شام کو موتی کی کافروں سے بھاگنا چاہیے
 کو موتی کی کافروں سے بھاگنا چاہیے مومن اور شام کو موتی کی کافروں سے بھاگنا چاہیے مومن اور شام کو موتی کی کافروں سے بھاگنا چاہیے مومن اور شام کو موتی کی کافروں سے بھاگنا چاہیے
 موتی کا کفر ہے **عَنْ** وَابِلِ بْنِ جَرَّحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ يُسَالُّهُ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا امْرُؤٌ يَتَّبِعُ
 حَقًّا وَلَيْسَ لَنَا حَقُّهُمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَصْغُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا جَاءُوا وَعَلَيْكُمْ مَا جَاءَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے وابل بن جریر
 کہ انہوں نے سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک روایت ہے جو چلتا تھا یہ کہا اس نے خبر بھیجی مجھے کہ مومنین میرے حکم کے مومنین ہمارا حق اور طلب

اُن دونوں کی یہ پوچھا جس نے اُن سے کہ تمہارے کوئی لڑکا ہے انہوں نے کہا میں برس تک تو باری کوئی لڑکا نہ ہوا ایک لڑکا ہوا ہے کانہ حسین ضرور یاد ہے
 منفعت کم سوتی ہیں دونوں انکمین اسکی اور نہیں سوتا دل اسکا کہا اوسنے یہ بکے ہر گئے پاس تو کیا کہ روڑا ہوا تھا وہی وہی میں ایک مولیٰ روئے نہ را جاو
 میں وہ کچھ لگتا تھا سوائے اپنا سر کہا اور پوچھا کہ کیا کہا ہے بنے کہا کہ تو نے سُن لیا جو ہے کہا اُسے کہا ہاں سوتی ہیں انکمین بیکر اور نہیں سوتا دل میرا
ف یہ حدیث حسن ہے نہایت جانتے علم سے مگر حدیث میں کہ روایت سے متبرک ہے اس حدیث معلوم ہو گیا کہ رجال ہی مولود ہی اور فہم داری کی روایت
 باطلہ صوت پکارتی ہی کہ وہ محبوب ہے خرابین پس جواب اس روایت کا یہ ہے کہ یوں دیا ہے کہ منفر ہو جائے کے ساتھ علی بن زید بن جہان اور وہ قوی
 نہیں ہے پس یہ روایت قابلِ تہجد نہیں اور حافظ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ ایک رجال اس روایت کے ضعف کی بہرہ بھی کہ اسلام ابو بکر کا کٹا رفتہ نزل کے
 وقت میں ہے جب حاضر ہوا اسکا سند ائمہ سجدت میں اور صحیحین میں مروی ہے کہ جب مجمع کے اس کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خاستان میں
 تو وہ چمک رہا تھا قریب السبع اور ایک روایت میں آیت کے قریب ابولس ابوبکر نے زمان مولانا کے کہا تھا یا اباہا لا نکرہ مدینہ میں ساکن نہیں ہوئے
 مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی دو برس پیشہ میں کیونکر زمانہ میں آنحضرت کے مقام ہو گیا پس جو کچھ صحیحین میں وہی متبرک ہے اُن کا ملاحظہ
 ابن حجر لانی الحج باب **ع** خبر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما على الارض نفس مفتوحة بعد يومئذ على ما كانت عليه
 ترجمہ روایت ہی جاوے گی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُوںی نفس غموسہ نہایت ہی تاج کے دن الگڑی پر سور سے سورس میں سب ہاں ہو جاوے گی
ف اسباب میں ابی عمر اور ابی حیا اور بریک ہی روایت سے یہ حدیث حسن ہے **ع** عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ذات ليلة صلاوة الفجر فبدا سكرهم فقال انا سكركم لئلا تكونوا على راس ما تنة منكم لا يبقى منكم على ظهر الارض احد قال ابن عمر فوجد الناس في مكة
 واما ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبقى منكم على ظهر الارض احد قال ابن عمر فوجد الناس في مكة لا يبقى منكم على ظهر الارض احد قال ابن عمر فوجد الناس في مكة
 عبد بن عمر سے کہا تاثر ہوئی اس سار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلات کشالی اپنی آخریات میں یہ عجیب معلوم میرا ہے کہ یہ کہنے لگے کہ اور دیا
 بدلا دیکھو تو تم اس بات کو بھی اس کے بدلے بدلوں باقی یہ کیا شے زمین یا قیاس سے جو آپ پر جو دین کہا ان عمر نے یہ بھی لکھو ان کے نقل انہیں
 سونہری ایدہ جو دنیا نہایت کہ باقی نہ رہا زمین کے پتھر پر کی شخص مڑا اس سے یہ کہ نام ہو جائے اسے اس دن لوگ متبرک عرض دیکھ لو گویا سمجھا کہ شام
 سورہی بد قامت ہوں علامہ لانی شامی نے حضرت کا مطلب یہ تھا کہ سورہی جس قرآن کو گزشتہ ملکہ سب ما جائے **ف** یہ حدیث صحیحہ ہی **باب**
 کا حاء فی التھی عن سبت الزیجر باب سوالورائے کی فی من **ع** ابی بن کعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الریح فاذا
 رايتهم فانكروهم فقولوا اللهم انا نسألك من خير هذا والريح وخير ما فيها وخير ما امرت به ونعوذ بك من شر هذا والريح وشر ما
 فيها وشر ما امرت به ترجمہ روایت ہی ابی بن کعب از ما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمات کہ ہوا کو چوب کہو تو اس کے کچھ کہو وہ تو کو اللہ سے خوف
 او سنا کے میں یا اللہ مانگتے ہیں مہتری اس سوالی اور جو مہتری یا نہیں اور مہتری اس خیرے جسکی وہاں ہوتا ہے اور یا اللہ مانگتے ہیں تم سنا تیرے ربانی کے اس
 سوالی اور جو ربانی یا نہیں اور ربانی اس جسکی وہاں ہوتا ہے **ف** اسباب میں عائشہ اور ابی ہریرہ اور عثمان بن العاص اور انس اور ابن عباس اور جابر
 سے ہی روایت سے حدیث حسن ہے **اب** عن عائشة قالت قلت اني ابي الله صلى الله عليه وسلم بعد المنبر فصاحت فقال اني ابي الله
 حدیث صحیحہ حدیث فاجبت ان احدنا ان ناس من اهل فلسطين ركبوا سفينة في البحر فجاءت بهم حتى قذفهم في حيرة من
 حيرة البحر فاذا هم يدبر لباسا ناسا في شعرها فقالوا ما انت قالت انا جاسسة قالوا فاجربينا قالت لا اخبركم ولا استخبركم
 ولكن ائتموا اقصى القرية فانتم من اخبركم واستخبركم فائتينا اقصى القرية فاذا رجل موقوف يسئلة فقال اخبروني عن عن عن
 قلنا ملأ تدفق قال اخبروني عن الجيرة قلنا ملأ تدفق قال اخبروني عن نخل ليسان الذي بين الاردن وفلسطين هل

مولود کی یہ حدیث صحیحہ ہے

زبان کی یہ حدیث صحیحہ ہے

اس چیز کے برکت سے جو نبی ہی پہنچے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک فتنہ سے اودھ خیریت کہ جب ملاک ہوا کہ اپنے باو شاہ فارس کا قول آئے کہ کس کو خلیفہ کیا کرے
 نے کہا اسی جی کو تب فرمایا تھا اللہ علیہ وسلم نے کسی مرد کو نہ پہنچا دی وہ قوم کے کام کے متولی ہو جوت کہا ابی کا ہونے جی ائین عائشہ رضی اللہ عنہا البصر میں
 یا کیا میں نے آنحضرت کے اس قول کو پس اندھ بجا اچھا کو انکی معیت اس قول کے برکت سے ف یہ حدیث میں ہے صحیح ہے مترجم اس حدیث میں اشارہ ہی قصہ
 جل کی طرف اور حضرت عائشہؓ کی ہے کہ جب حضرت عثمانؓ شہید ہو کر حضرت علیؓ نے اپنے گھر سے نکلے اشرنے اور چند لوگوں کے ایسے بازار میں حجت کی بولے آپ نے
 کس کو طلوع اور زیر کی طرف بھیجا اہو کہ آپ سے بیعت کی اور یہ یہ دونوں بیعت علیؓ سے اور خلافت عثمانؓ کے ادم ہو کر طالب قتل قاتلان عثمانؓ ہو کر حضرت علیؓ
 غنطہ تہ کہ لوگ ان کے فراد کرین تو دریافت عمل میں آوا حسین طلوع اور زیر دونوں اجازت چاہی حضرت امیر سے عمرہ کی اپنے لئے قرار واقع لیکر اجازت
 دی اور یہ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متفق ہو کر حضرت عثمانؓ کے قصاص کے طالب ہو کر ابوعلی بن امیرہ کا آدمی متحمل تھا اور حضرت عثمان
 کی طرف سے عامل تھا صفار پر وہ حج کے لئے آیا ہوا تھا لئے انکی تائید کی سطر حیرکہ جا لاکھنڈ اور تکرار کو سواری ہی قریش سے اور حضرت عائشہ کے واسطے ایک اونٹ
 خریدا لئے عک کر کہتے تھے پس یہ سب متوجہ ہو کر کی طرف اور اسے ایک پانی پرین عامر کے اودھان آواز کرنے لگے کہ پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 کہ اس مقام کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا خواب برون کو کلب صاحب قاصد سے کہا ہے کہ ایک منس ہے بعض میں امیرہ سے بھی کہا ایک نہر ہے قریب بھر کے غرض
 حضرت عائشہ نے یہ سن کر فرمایا کہ حق کے کہ میں ٹوٹ باؤن اور اس لڑائی میں شریک نہ ہوں اس لئے کہ میں نبیؐ میں سے کہ فرماتے تھے
 کیا حال ہو گا تم میں سے کسی کو بی کا جلاؤ کر گئے اس کے پس گئی جو آئے کہ روایت کی ہوا احمد اور ابو یعلیٰ اور بکر اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے قیس پر عجیبہ
 میں داخل ہو کر قیس کے قریب اپنے لئے گلو اور چہنہ لگائے وہ ابی کی اہو کہ کہا کہ حضرت عثمانؓ کے قصاص سے کو ختم کیا کہ میں اور ابن الاخف جو
 حضرت علیؓ کی طرف سے عاکر بصرہ کے انکو قید کر لیا اس طرف سے حضرت علیؓ کو رما اللہ وجہ نومی سواری حضرت فرما ہو اور ام حسن اور عاکر کو کی طرف بھیجا کہ وہاں تک
 دو لایں انہم کو نہ میں داخل ہو کر نہ پڑے اور عمار نے پڑے رہے ہوا ام سے فرمایا کہ ایہ یونین نے ہو کر ہماری طرف بھیجا ہے مدد کو اس لئے کہ
 ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وحن مجاہدہ کی طرف تشریف لگئی میں اور ہم مقتدہ میں کہ وہ بی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا اور آخرت میں
 ولکن خلافت کی ہوا کہ تا ہی کہ ہم اطاعت کرتے ہیں ان کے با اطاعت کرتے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا ہے حضرت علیؓ کی تم میری طرف نکلو اگر میں
 غلام ہوں تو میرے مدد کر اگر غلام ہوں تو مجھ سے غلام کرو اور طلوع اور زیر سے اول مجھ سے بیعت کی اور یہ نفس حجت کیا حال کہ میں نے نہیں لیا کسی مال کو اور نہ
 بلا کسی حکم کو اپنے لئے حضرت علیؓ کی طرف کو فدی بارہ ہزار آدمی جنگی پہنچا ہوا تھا بلاتماقت نظر علیؓ کے حال چھوٹا طلوع اور زیر کا حضرت امیر نے فرمایا ان دونوں نے
 بیعت کی کہ میں نے یہ قطع کیا مجھ سے بعض میں یہ دعوت انکی تین روز جب تیسرا روز مواتا قاتلان عثمانؓ کو فتنہ و تشکو میں تھے دسے اس امر سے کہ یہ دونوں
 شکر توفیق کر لیں میں نے قتل پس لڑائی شروع کرادی اہو کہ اور حضرت علیؓ نے فرمایا اپنے ساتھیوں کے کہ اگر تم تو چھوٹا ہو جائے دیکھا دیکھا اور طلوع اور زیر رضی
 پر اور نہ لو انکے سوال سے کچھ کہ جو باؤ مقل میں باقی سب ان کے وارثو کلب ہے حضرت علیؓ نے حضرت زبیر کو بلایا اور فرمایا کہ انکو انا سے جب وہ لئے آپ فرمایا تم
 سے اللہ تعالیٰ کی تم میں ماوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اڑو گے تم سے ہی اور تم غلام ہو گے پھر دیکھا ابی کی علیؓ کی پس زبیر نے کہا ہاں دلائی گئے
 مجھے وہ بات کہ میں یہ لکھا تھا پس پھر وہ لڑائی سے اور ان کے ساتھ لڑا دھک نہیں کھتے تھے کہ لڑائی کو بلائے گئے تھے صلح کو اب ایک غلام لڑا کر اور درلوت جاوےں ہوا ہے
 اب خدا را دیکھ اور لوگ کے اور جب دیکھا کہ ہکا مہر خاک گرم تھا اور صلح سے نامید ہو کر دونوں لشکر ان کے جدا ہو گئے اور اصحاب الیہ المومنین غالب نے طلوع اور زیر فرما
 آدمی عزیزان علیہ وسلم فتول سوا مارنے کے ثورین بخوات سے روایت ہے کہ جب طلوع اور زیر میں گیا کہ ایک حالانکہ فرما میں امین باقی بنا مجھ سے پوچھا کہ تم کے
 ملازمین سے دو شخص انہو یونین سے کی اہو کہ کہا اپنا ہاتھ زبیر کو امین حجت کرو ان پر حجت کی اور اتفاق فرمایا پس خبر دی میں نے اس کو کہ علیؓ نے مدینہ
 کو فہ لایا انہوں نے لے لے اللہ اکبر صدف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کو پسند نہوا کہ علیہ حجت میں تھا کہ بغیر ان کے کہ بیعت سیرا لسی گھنیں ہو پھر
 کہ حضرت علیؓ نے باقی لوگوں کو اور بیعت انہی اور گئی عبداللہ بن زبیر بن عتقا و اسی حضرت ام المومنین کے پاس او کہہا کہ میں حاضر ہوا تھا ان کے پاس حجت قبول

بلکہ اور ہمارے درگت پڑی چیزیں ایسا کیا اُسنی سب روایتوں پر عمل کیا جو اسامین طابہ ہوں میں اور اگر اقتضای بعض پر تو یہی ضرر کو کافی ہے جیسے
 کہ صحت سے حدیث میں اتنی قول اور بیان کرے کو کچھ اسلئے کہ شاید تعبیری اسکی کسی دشمن نے خواب تو واقع ہوگی اسلئے کہ کہا گیا ہے کہ روایا منکر لڑھاکے ہے جب
 تعبیری گئی اسکی اترا یا اور اگر تعبیر نہ لگی اور لگا تو درست کہتا ہوں نہیں خبر کو کچھ اسانی کہ بخیر میں بیرون میں ہوتی میں اور اشارہ ہی اس میں صامی اور شرو اور
 انواع باطل سے باز رہی کا اور طوق کا محل گردن اور وہ زیور ہے اہل ناک چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلًا لَّا يَرَوْنَ اِلَّا اِذَا خَلَا
 فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَوْ رَا اٰمِلٌ فَيَسْمَعُ اٰمِلٌ اِنْ تَفَصَّلَ كَيْفَ ہے اور وہ یہ کہ جب دیکھی کوئی شخص نہ پھر پیچ میں اور وہ مسجد میں یا کسی شہر میں یا کسی اور جگہ
 حالت میں پس وہ اس سے اسکی حالت مذکور پر اور سطح اگر دیکھے اُسی صاحب ولایت ہی اسکی اثبات ولایت پر اور اگر دیکھے مریضی و سجون و مسافر
 و مکر و غیرہ تو اس سے اسکی ثابت پران حالتوں میں اور کہا ہے کہ اگر الحق ہو گا تو اس کے ساتھ کوئی اور کوئی شکار جو کے ساتھ طوق ہی دیکھا تو تعبیر ہے
 زیور تکرار کی اسلئے کہ وہ صفت ہے معذرت کے اور طوق اگر گردن میں مذکور ہو اور اگر ہاتھ میں تعبیر اسکی کف عن الشر ہی اور کسی ولایت اس کے عمل پر ہے اور
 کبھی صبح پران فلوک کے نیت کے ہے (روزی) فقیر کہتا ہی مومن ہاتھوں کو اپنے منہ میں منسلک کر دینے اشارہ ہی بخیر کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا
 تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً اِلَى عِقْدِكَ اَلَيْهَا اشارہ ہی ذاب و برکت کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَنْ يَدَّ بِهَا نِعْمَةً اَوْ اَكْسِيْ ظُلْمًا كَوْنًا مِّنْ مَّغْلُولٍ دِيْكَ
 اشارہ موقوفہ آہی کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَذُّوْهُ مَغْلُوْلًا **باب** ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَ بَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ اب ذاب نبوت اور بقیاتی مشرات
 کے یا نہیں عن انس بن مالک قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ نَقَضَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِيْ وَ
 لَا نَبِيَّ قَالَ فَقَالَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لَكِنَّ الْمُبَشِّرَاتِ فَقَالَ لَوْ اَيُّهَا رَسُولُ اللّٰهِ وَ مَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ لَوْ اَيُّهَا الْمُسْلِمُ وَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ اَخْبَارِ النُّبُوَّةِ
 ترجمہ ہائے ابن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ رسالت اور نبوت تمام ہو گئی میرا اب کوئی رسول نہیں ہے بعد از کوئی نبی کہا اور کسی پس
 اگر ان نبیوں کو نبوت یہ بات بت فرمائیے لیکن بشرات باقی میں عرض کی کہ کوئی رسول اللہ بشرات کیا چیز ہے فرمایا ہے خواب مسلمانوں اور یہ ایک مگر
 نہ ہو کہ مگر **ف** اب میں اب ہر مرد اور عورت بن گیا اور میں عباس اور ام کریم سے ہی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے اس سبب سے مختار
 میں غفلت سے روایت عن عوف بن سعید عن رجل من اهل مصر قال سَأَلْتُ اَبَا الدَّيْدَادِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ النُّبُوَّةُ فِي الْخَلْقِ
 اَلَّذِيْنَ قَدْ رَسَخَتْ عَنْكُمْ اَعْرَاقُكُمْ لَمْ يَكُنْ مَدَّ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَاسْأَلْنِيْ عَنْهَا
 اَحَارَ عَيْنُكَ فَقَالَ لَوْ اَنَّكَ سَأَلْتَنِيْ بِمَا سَأَلْتَنِيْ بِكَ لَمْ يَكُنْ لَكَ اَمْرٌ اَوْ لَوْ اَنَّكَ سَأَلْتَنِيْ بِمَا سَأَلْتَنِيْ بِكَ لَمْ يَكُنْ لَكَ اَمْرٌ اَوْ لَوْ اَنَّكَ سَأَلْتَنِيْ بِمَا سَأَلْتَنِيْ بِكَ لَمْ يَكُنْ لَكَ اَمْرٌ
 اور اس حدیث سے معلوم ہے کہ نبوت ختم ہو چکی ہے لیکن بشرات باقی ہیں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں کہ میں نے اپنے نبیوں میں سے نبیوں کو نبوت سے
 ہر نبی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا ہے میں نے نبیوں کو نبوت سے ہر نبی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں کہ میں نے اپنے نبیوں میں سے نبیوں کو نبوت سے
 یا فرمایا لیکن ایسا نبی اسکو نہیں بتا جائے اب میں عباس بن عامر سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے مگر صحیح بشری قرآن عظیم الشان میں نہ
 جگہ کہتا ہے و نَحْمَدُكَ يَا نَبِيَّ اَيُّهَا رَجُلٌ مِّنْ اَسْبَاطِ بَنِي اِسْرَآءِيْلَ وَ رَجُلٌ مِّنْ اَسْبَاطِ بَنِي اِسْرَآءِيْلَ وَ رَجُلٌ مِّنْ اَسْبَاطِ بَنِي اِسْرَآءِيْلَ وَ رَجُلٌ مِّنْ اَسْبَاطِ بَنِي اِسْرَآءِيْلَ
 مفسرین نے نبی میں کہا کہ اس سے کیا ہے پس ایک قول تو یہ ہے جو اوپر گذرا اور عبادہ بن عامر سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے مگر صحیح بشری قرآن عظیم الشان میں نہ
 ہی ایک روایت میں آیا ہے اور دوسرا تو اس سے کہ فرمایا ہے نبیوں میں سے نبیوں کو نبوت سے ہر نبی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں کہ میں نے اپنے نبیوں میں سے نبیوں کو نبوت سے
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آدمی عمل کرتا ہے نبی نفس کے لئے اور لوگ دوست رکھتے ہیں اسکو فرمایا ہے تِلْكَ حَاجِلُ بَشَرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَنْفَعُ يَهْدِيْهِمْ اِلَى شَرِّ
 ہے مومن کا اور وہی اور قدامت ہی مروی کہ فرمایا ہے نزول ملائکہ ہی ساتھ بشرات کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت کی قریب چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 سَتَرَ لِّعِبَادِهِمُ امْلَاقًا لَا تَخَافُ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ اَوَّلُهَا بِالْحَقِّ اَلَّذِيْ لَكُمْ تَوَعُّدٌ وَّ اِنْ عَطَا اَبَا بَسْمَةَ روایت کی ہے کہ بشری و غیر
 سے مروی کہ انافستو حکم قریب ہوئے بشرات کے ساتھ اور آخرت میں بنی خرد و نفس مومن کے کہ لے چڑھتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف اور بشرات دینی میں

ذاب نبوت اور بقیاتی مشرات کا بیان

ابواب

[illegible]

محکم دقت ماری علی کا آسمان اول میجو

رویت بی جا البعدیہ سلمین
آلہم اللہ فیہ فی الخیر ما جازہ منہ

یہ تمام باتوں کے
اوسط کے دیوڑ
میں تمام مہینوں
کی باتوں کو
لے کر ہے۔

الہیہ نہوات الکیو وہ قادری کہ جھڑکے جلی فرماوی اور جس صورتیں جلی جلی ہو بن اقلانی نے کہا کہ رویت آپ خواب میں غلط طریقہ میں یا ولالات میں
 رائی کو امور کا کہ ان کو ایسا کہ کھڑکے اندر سر کیات کی انتہی اور قول انصرت کا میں آئی فی المناہ فیہ فی البقعة اس میں تین قول میں اول یہ کہ مرد اس سے
 حضرت کے مہر لوگ میں گویا اپنی فرمایا کہ جنہو طرف حضرت کی اور مجھ خواب میں دیکھا غریب وہ واقعہ سمجھت ہوگا اور عالم بدیع میں مجھ دیکھا دوسرے قول میں
 کہ تصدیق اس خواب کی آخرت میں ہوگی کہ وہاں سب لوگ آپ کو پیچھے تیسرا قول یہ کہ جسے آپ کو یہاں خواب میں دیکھا اسکو آخرت میں ایک رویت خاص ہو
 اور قرب و اختصاص بہ نسبت سالار کے زیادہ ہوگا اور دولت شفاعت سے بہر فیضیاب ہوگا دروئی **باب** کا جائزہ اذکار فی المناہ ما یکرہ ما
 یصغر باب بنحو کے علاج میں **عن** ابی قتادہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الرؤیا من اللہ والمحموم من الشیطان فاذا
 رأى احدکم شیئاً یکرہہ فلیتق عن یسارہ فکذاک ولست بعد بالذکر من شیئاً فارتھا کا تضر کا ترجمہ ہا یہ ہے ابوقادری کہ رسول خدا
 صلوات علیہ وسلم نے فرمایا خواب اللہ کا کھڑکے اور خواب شیطان کا کھڑکے پہر جب کہی کوئی تم میں کہ کسی ایسی چیز کو کہیں لگائی اسکو سوچا کہ تھو کہ
 اپنی بائیں طرف میں بار آورینا دیکھی اسدے سے اس خواب کے شر سے پس وہ ضرر نہیں کریگا اسکو **اب** اس میں عبد اللہ بن عمر اور ابی سعید اور جابر اور انس
 سے یہی روایت یہ حدیث حسن صحیح ہے ترجمہ کہ یہ بیان اسکا ابی اور گدرا اور خاص کیا اپنے بائیں طرف کو کہ جائے شیطان آئیں اور نجاست کی اور
 منسوب خواب کو شیطان کی طرف منسوب کرنا مسبات کا ہر ایک طرف اور منسوب کیا خواب نیک کو بائیں کی طرف تا دالانہ مطلق اور اک کا دونوں
 کے خواب میں بہ نسبت شایہ کھڑکے ہے بلکہ ترکت اسدے ہر ایک طرف **باب** ما جاء فی تعبیر الرؤیا **باب** تبیر ما بین **عن** ابی ذر بن العقیلی قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المؤمن جزء من سبعین جزءاً من النبوة وہی علی رجل طائرہ ما لم یحدث بها فاذا احدث
 بها سقطت قال وأحیة قال ولا تحدث بها الا کیناً او حیثاً ترجمہ ہا یہ ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلوات علیہ وسلم نے خواب میں ایک
 اور اسے چالیس جزء میں سے نبوت کے اور یہ مردیسا سے جسے کہیے ہر جزء یا جو جب کہ بیان نہیں کیا اسکو بہر جب بیان کر دیا اسکو لڑی کہا اور اسے اور گمان کرنا
 ہو میں کہ یہی فرمایا اپنے کہ مت بیان کر خواب کو کہ کسی قلم سے کسی دست **عن** ابی ذر بن العقیلی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 رؤیا المسلم جزء من سبعین جزءاً من النبوة وہی علی رجل طائرہ ما لم یحدث بها فاذا احدث بها سقطت ترجمہ ہا یہ ہے ابی
 ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب مسلمان کا ایک لڑی ہے جہاں لیس لڑیوں سے نبوت کے اور یہ مردیسا سے کہ جب کہ بیان کر دیا اسکو لڑی کہا اور اسے اور گمان کرنا
 بیان کیا وہ لڑی اپنے واقعہ ہوئی جو تبیر کے ہے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابورزین عقلی کا نام یقین بن عامر سے اور روایت کے حامد بن سلمہ بن عطاء
 اور کہا روایت کہ میں حدیث سی اور کہا شہید اور ابو جعفر اور شہید بن عیسیٰ بن عطاء سی انہوں نے کہ میں حدیث سے اور مجھ سے ترجمہ خواب بن لڑی ایک پند
 کے ہے کہ یہ حدیث عدم تفرار سے یعنی ناقصی اور قرار یا انوالا نہیں ہے جب کہ کہ میں پوشیدہ اور زبان پر نہیں آیا اسکا اعتبار نہیں اور وقوع نہیں
 یا بہر جب کسی زبان پر لایا اور غیر سے ذکر کیا اور اسے تعبیری واقعہ ہو اس سے کسی کہنا نہ جائے اور اس خواب کا حکم ہے کہ جسے دفع سے آدمی ڈرنا
 اور نہیں ہے وہ کسی کا اور باقی رہا خواب نیک اسکو ہی نہیں اور جواد اور سفید اولی شعور سے کہنا جائے کہ وہاں لڑی تعبیر کیا کہ موجب حزن ہوگا بلکہ
 اپنی خبر خزانہ کی طرف دوسری سے ذکر کیا جائے کہ وہ تعبیر نیک ہی اور طبیعت اس سے مخطوط ہو **باب** **عن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا ثلاث فوہا حق ورویا یحدث الرجل بها نفسه ورویا یحدث من الشیطان فمن رأى ما یکرہ فلیقم
 فلیصل وکان یقول تعبیہ لیس فی الدین وکان یقول من رأى فانی انھا فوہا لیس الشیطان ان یقول لا تعی الرؤیا الا علی عالم وانا صحیح ترجمہ ہا یہ ہے ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلوات علیہ وسلم نے خواب میں
 ایک چا خواب ایک وہ خزانہ کرنا صحیح آدمی اپنے دل میں اور ایک غم دلنا ہی شیطان کا چہرہ دیکھا ایسا خواب کہ بجا جاتا ہے سے تو اپنے اور نازا کرے اور
 فراتے تھے پسند آجے مجھ بخیر کا خواب میں دیکھنا اور بلکہ ہے مجھ طریق کا دیکھنا اسلئے کہ بخیر کی تعبیر ثبات فی الدین ہے اور فراتے تھے مجھ بھوکا

خواب کا علاج

تعبیر خواب اور خواب کا
 ایک شخص نے خواب میں
 دیکھا کہ وہ ایک کتے
 کا گوشت کھا رہا تھا

اسکے بیان کے خواب کا بیان اور جہاں اسکا بیان ہے

خواب کا بیان

منصف ظهور پر کیا کہ اگر آپ کی حسی اور فطری غم و صحت نیت اور جدہ شیعہ کا مشارق الافاضل مغارب تک پہنچا اور عجمی کی معنی رجل قوی شدید القوۃ قوی ضرب الناس سطر
عطن و فطرت کی بیداری کی جگہ پر اس کا مہر سے یہ کہ لوگ یہاں تک پہنچے اور اپنے وطن کو اسودہ کیا کہ اس کی حاجت نہیں ہی پائی کہ اور وہاں دیا و نون کو کھنکھاتا
مین اور کھول دیا اپنے حال کو بسبب فراغت حال اور ثبات بالکے اور مقدمہ اس کے کمال میں ہے، الغرض اس حدیث کے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو خواب میں پانی پاتے
دیکھ تو بغیر کسی نقصان علوم کے اور ایصال منافع دنیا و آخرت اس میں خوبیاں درج حیات اور شہر و جہات اور جہائی احکام اور اقامت حدود وغیرہ کے من الامور
التي طهرت في زمان الخلافة على يد النخلاء الراشدين رضي الله عنهم جميعين **ع** عبد الله بن عمر عن ربيعة النبي صلى الله عليه وسلم قال رأيت
امرا لا سوداء فانه لا الراس خرجت من الدنيا حتى قامت به ضيعة وهي الخنفة فاولتها وباءة المدينة ينقل الي الخنفة ترجمہ رایت بعبہ
بن عمر سے کہ روایت کرنے لگے وہ خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے ایک عورت سیاہ فام کو کبھی بھری بال سر کے
کھلی مہر سے یہاں تک کہ ٹھہر گئی مہر میں اور وہ نام نہام جمہ کا کہ وہ بی بی سے سو تو یہ کہ میں نے اس کی کہ وہ بیاہر دیکھ کہ کل جاگتی تھی میں نے **ف** یہ حدیث صحیحہ میں عربیہ
مترجمہ اس حدیث میں معلوم ہوا کہ عورت سیاہ فام کے تعبیر وہ ہے یا اور کوئی ملائی عالم کہ جس کے اکثر خلائق تفرہ ہو جیسے ظلم حکام کا جانتا تھا کی جو کسی قوم کا بچا
حدیث میں آیا ہے الظلم ظلمات یوقر القیۃ علی ظلم بصورت زن سیاہ فام ظاہر ہوئے خواب میں یا اور تفرہ مذکور کہ اور جہاں نے نفوس پر غرض رکھی اور
سیاہی شعری ذوق جیوے اور عہد سے جو رجس جیسے کہ انوار و ریاض مجرہ طاعت و سعادت و جبر و قبال و دولت اور نور عہد سے علم فہم و صفائی و ذوق
و صفائی باطن و خلقت و سیاہی مجرہ سے کہ عورت طبع و قسوت قلب و جمل محقق و عقاید خبیثہ و از کتاب دوع وغیرہ کہ **ع** ابی ہریرہ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال فی آخر الزمان لا حکا د رؤیا المؤمن تکذب و اصدھم رؤیا اصدھم حدیثا و الرؤیا ملث الخسۃ بشری من
اللہ و الرؤیا یحدث الرجل بها نفسه و الرؤیا یحدث من الشیطان فاذا راها فاحذرہ و رؤیا یکرھها فلا یحدث بها احدا و لیس فیہ فیصل قال
ابو ہریرۃ یحدث فی القید و اگر لا الغل القید ثبات فی الدنیا قال و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المؤمن من جود من سئوہ و الذین یحدث
من السوء لا ترجمہ رایت ابی ہریرہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں جہوٹ نہ ہو گا رو یا مؤمن کا لینے جو دیکھ لگے وہی وقوع میں آوے گا اور سب زیادہ سچا
خواب سکا ہے جس کی بات سچ ہے اور خواب میں ہیں ایک ایک خواب کے اندر کھڑے اور ایک خواب دیکھ کر خیال کرے کہ اس نے دیکھا ہے وہ میں اور ایک خواب میں ان
سے شیطان کا یہ جو ب دیکھ کوئی تم میں سے اسے خواب کو کہ وہ کہی اس کو پس بیان کرے اس کو کسی اور جہاں کے کہ نہ کرنا کرے کہ ابابہر سے پسند آتا ہی بھی نہیں کرنا
اور بالکلیہ طوطی دیکھنا اس کی کہ مجھ کو دیکھنا تمہاری بات رہا رہیں کہ ان کو اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں کہ ایک کڑا ہے جہاں لیس کہ وہ میں کا نبوت
کے **ف** اور روایت عبد الوہاب نے ہے یہ حدیث ابوبکر مرفوعہ اور روایت صحابین زیدہ ابوبکر مرفوعہ مترجمہ تفصیل اس کی اور کہ **ع** ابی ہریرہ قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت في المنام كأن في يدى سوارى من ذهب فمضى شامها فأوحى إلى أن افحصها ففحصتها فوجدتها
فأولتها ما كان بين حجر جان من بعد في يقال لأحد ما منسك صاحب القامة والعنق صليب صنعاً ترجمہ رایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیر دونوں ہاتھ میں دو گنگن میں سوئی میں فکر میں والدیا جھک کر ان کے ہاتھ میں سوئی بھی گئی مجھے خواب میں کہ یہوں کہ وہ
ان دونوں کو سو ہو کہ یا میں ان کو سو وہ دونوں ان کے یہ تعبیر دی میرے ان دونوں کی ساتہ دو جو ہو تو ان کے تجلیں گے بعد کہ ایک کو ان میں سے مسلہ کہتے ہیں وہ جلیلا
یامہ اور دراصل غصہ کہ ہی خروج اس کا منسا میں **ف** یہ حدیث صحیحہ میں عربیہ مترجمہ اس حدیث میں دلالت ہے کہ دیکھنا زور کا جو منہ جی مرد کو اپنے من
پر تعبیر کے کیا کہ تمہارا ہاتھ اور جہوٹ لگانا اور طوفان باندھنا ہی اور درود جو ان کا آنا اس تہمت سے بچا ہے **ع** ابن عباس قال کان ابو ہریرۃ
یحدث ان رجلا جاء الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رأیت الذیۃ حلۃ منطی منھا النعم والنعل و رأیت الناس یتسکفون
یا ذیہم فالتسکف والتسکف و رأیت سببا و اصلا من السماء الى الارض فارادوا رسول الله اخذت به فخلعت ثم اخذ به رجل
بعدا فخلع ثم اخذ رجل بعدا فخلع ثم اخذ به رجل فخلع ثم وصل له فعلا به فقال ابو بكر فی رسول الله رأی انت و انی والله

انفسی خواب میں ان کے تعبیر

موسىٰ ذر من عن ابن ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکروا ذکر ہادوا للذات یعنی النکاح ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کروا دل تو تم کی شانیں الیکو یعنی نکاح یہ حدیث غریبہ حسن اسبابین ابی سیدہ ہے روایت ہے باب عن عبد اللہ بن بکر بن ابی شیبہ ہانس مولیٰ عثمان قال کان عثمان اذا وقف علی قبر کسی قبور سے بھاٹک کہ ترجمہ ہوا جاتی ریش مبارک انہی سو گناہی کی ہے یاد کرتے ہیں آپ خجست کو اور دوزخ کو اور بیان فرماتے ہیں نکاح اور نہیں تو اور علیٰ میں آپ قبر کو دیکھ کر کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبر پہلے ترل ہے منازل آخرت سے سو اگر نکاح بائی ان کے ہول و مذلت کسی توجہ دے کے ہے اسباب اس اور اگر نہ نکاح پائی کسی کے ہول و مذلت توجہ دے کے ہی سخت تر ہی ہے اور کہا عثمان فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھ میں کوئی دیکھنے کی جگہ قبر سے بڑھ کر گہر سب میں اور سختی میں ف یہ حدیث حسن غریبہ نہیں جاتی ہم سکھو مشاہیر بن یوسف کی روایت ہے باب من احب لقاء اللہ احب لقاء اللہ لہا کہ اب ملاقات انہی کی آرزو میں عن عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب لقاء اللہ احب لقاء لا ومن کرہ لقاء اللہ کرہ لقاء لا ترجمہ روایت ہے عباد بن صامت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دوست اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اللہ ہی دوست رکھتا ہے اسکی ملاقات کو اور جو کہو جانے اللہ سے ملنے کے ملاقات کو اللہ ہی مکرہ جانتا ہے اسکی ملاقات کو ف اسباب میں ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابی موسیٰ اور انس ہے روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیح ہے باب کجا فی الذل الذل النبی صلی اللہ علیہ وسلم تھا مکہ باب اندر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے قوم کو عن عائشہ قالت لما نزلت ہذا الاية واذن رعشیدک الا قرین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صبیۃ بنت عبد المطلب یا فاطمہ بنت محمد یا بنی عبد المطلب انی لا املک لکم من اللہ شیئا سئلونی من طلق فاشتم ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ جب نازل ہو گیا یہ آیت واذن لانی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ڈراوی بیٹھنے سے تہمتوں قرابت والو کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی صغیرہ بیٹی عبد المطلب کے اور یہ بیوی میں آنحضرت کی اسی فاطمہ بیٹی محمد کی اسی اولاد عبد المطلب میں اختیار نہیں رکھتا ہوں تمہارے نفع و ضرر کا اللہ کی درگاہ میں کچھ مانگ لو مجھے جو چاہو میرے مال سے ف اسبابین ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی موسیٰ ہے روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن اور روایت ہے بضر بن شام بن عروہ انہوں نے اپنے پاس انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل کے متبرک اس حدیث میں بہت خوف دلانا اسی اقربا ہی نبی کو اور تاقی اس کو چاہیے حضرت جب آیہ مذکور اتری ایک ایک عزیز کو کچا اور فرادیا کہ میں آخر میں تمہارے کچھ کام نہ آؤنگا دنیا میں ہر مال جو چاہو مجھے مانگ لو آخرت میں سوا تمہارے عمل کو اور سو رحمت حق کے سیر قرابت صرف کچھ کام نہ آؤ گی تم میرے قرابت پر بہرہ و سامت کو اور میرے معلوم ہو کہ جیسے بعض تمہارا بعض دلیوں کے اولاد میں ہو تو کو فخر جانتے ہیں اور عمل نیک میں مستی کرنے میں اور یقین کرنے میں کہ ہم خواہ عمل کریں یا نہ کریں تم تو بزرگ نادی میں خدا کو خواہو یا نہ خواہو گناہ گاروں کے معتقد باوجود حق و فوج کے لئے تبرک و ہونڈ متی میں وہ مضنیہ اور بے عقل میں جب آنحضرت کو ابراہیم اللہ تعالیٰ فی ذرا یا تو او کیسی کیا حقیقت سی +

باب کما فی فضل النکاح من خشية اللہ باب صدق تعالیٰ کے دوسری روایت کی فضیلت میں عن ابن ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلکم النکاح رجل من خشیۃ اللہ حتی یموت الذلین فی الصرع ولا یجمع عباد فی سبیل اللہ وروای صحیحہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لے کر اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہاں تک کہ دوبارہ چلا جاوے دودھ پستانین اور نہیں جمع ہو تا ہے عباد اللہ کے راہ یعنی جہاد کا اور دومان جنہم کا ف اسبابین ابی ریحانہ اور ابن عباس ہے روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمن سب میں آل طلحہ کے مدنی میں اللہ روایت ہے انہی سفیان ثوری نے اور شعبہ نے متبرک اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیق بالاحمال فرمائی ہے جیسے دودھ کا پستان زن میں دوبا جانا محال ہے ویسا ہی اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئو الیک دوزخ میں جانا محال ہے یعنی بسبب رحمت و فضل اللہ تعالیٰ شانہ کی کہ وہ دوزخ سے اسقدر مہربان ہوتا ہے نہ

روایت ابی ہریرہ

حدیث ابی ہریرہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث ابی ہریرہ

نہد کما بیان

حول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہوا جو جانی آدمی اور جو ان ہوتی جانی میں انہیں دو چیزیں ایک حرص و زندگی کی اور حرص مال کی **ف** یہ حدیث حسنہ
 صحیحہ باب ما جاء فی الزہاد فی الدنیا باریہ فیہ من **ع** ابن ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الزہاد فی الدنیا لکنت
 یحییٰ لیرتاح لک ولا اضعاء لک والی ولک الزہاد فی الدنیا ان لا تكون یحیا فی بدایات و تقویٰ صمتا فی بدایات وان تكون فی ثواب المصیبة
 اذا انت اصبحت بها ازغب فیها لو انھا اصبحت لک ترجمہ روایت ابن ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زہاد اور ترک دنیا کے معنی نہیں کہ آدمی حلا
 جیروں کو اپنے اوپر حرام کرے اور نہ کہ مال کو ضائع کرے لیکن زہد کے معنی یہ ہیں کہ تجھی وثوق اور اعتماد اور بہرہ و مسازیدہ ہوا سچے پر حوالہ کہ ہاتھ میں ہی نسبت
 اُس چیز کے جو تیرے ہاتھ میں ہے اور تجھی اس قدر ثواب مصیبت کے رغبت و محبت تو مصیبت میں گرفتار ہو کہ خواہش کرے تو کہ یہ مصیبت باقی رہے یہ بھی ثواب
 ملا کرے **ف** یہ حدیث غریبہ نہیں جلتے ہم اسی مگر اسی سند سے اور ابوداؤد بن حوالہ کا نام عبد اللہ بن عبد اللہ اور عمر بن وقاص مکر الحدیث میں **ع** ابن
 عثمان بن عفان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لا نزل اذ مر حوص فی سبوی ہذا فی النضال بلکت کینکدہ وکوب ثوب وکوب ثوب
 وحلف الخبز واما ترجمہ روایت عثمان بن عفان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ابن آدم کا کچھ جرق یعنی نیکی کی چیز نہیں ہے سوا ایک گہر کے کہ جس میں
 بقدر کفایت بسر کرے اور کسی کچھ سے کہ اپنی عورت کو ہانپے کی اور روٹی اور پانی کے برتن **ف** یہ حدیث صحیحہ ہے یعنی حدیث حسنہ بن سائب کے اور سائب بن
 ابوداؤد اور سلیمان بن سلم بھی کہتے ہیں کہ زہد نہیں ہے کہ حلف تجھ لینے اس کے ساتھ سالن نہو **ع** مطر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ علیہ وسلم وهو یقول انھا کما التکاء قال یقول ابن اذر مر مانی مانی وھل لک من مالک الا ما تصدقت فاصغیت او اکلت
 فاقذیت او کسبت فالتکاء ترجمہ روایت مطر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ کے وہ پوچھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ بڑھ رہی تھی البہک الکفا
 یہ فرمایا کہ تیرے ابن آدم میرا مال ہے میرا مال ہے اور نہ ہر مال تیرا لگ کر جو تو نے صدقہ دیا اور عاری کر دیا اس کو لینا اسکا اجر اللہ کیان باور کیا گیا اور خدا کو دیا
 یا پسنا اور پانچ **ف** یہ حدیث حسنہ صحیحہ **ع** ابن امامہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن اذر مر مانی اذر مانی ان تبذل
 الفضل حذر لک فلن تمسکہ شتر لک ولا تکر علی کفافی وابدایم نعوک والید العلیا حذر من الید الشغلی ترجمہ روایت ابن امامہ
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی ٹیٹی آدم کے کہ اگر تو خرچ کر دے اپنی حاجت کے زیادہ چیز کو یعنی صدقات و خیرات میں یا بہاؤ کے ملات میں تو تیرے تیرے
 اور اگر روکے کہ تو تیرے تیرے اسی اور غلامت کیا جاوے گا تو اپنے اوپر بقدر کفایت خرچ کرنے میں اور صدقات و خیرات میں شروع کر کے دینی سے حلی تو فرما
 متعل جو تیرے اوپر کیا ہاتھ لینے دینے والا تیرے نیچے والے ہاتھ سے لینے والی **ف** یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے اور شداد بن عبد اللہ کہ حدیث ابو ہریرہ
 ہے **ع** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو انکم لو کونون علی اللہ حتی نولہ لربکم لربکم کما ترزق الطیر بعدد
 خصاص و ترزق دیکھا ترجمہ روایت عمر بن خطاب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم توکل کرو اللہ پر جو تم ہے توکل کرنا تو زرق لے کر جو خدا کے ہاں
 چڑھو تو کہ سب کو کھلے میں بہو گی اور شام کو آتے میں بیٹا ہر **ف** یہ حدیث حسنہ صحیحہ نہیں جلتے ہم سے مگر اسی سند سے اور ابوبکر حبشیانی کا نام عبد اللہ بن
 مالک ہے **ع** انس بن مالک قال کان لحوار علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان احداھا یا فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
 الاخر یحترق فکانا الخیر فاحا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لعلک ترزق بہ ترجمہ روایت انس بن مالک سے کہ ہاتھ دو بہائی زمانہ مبارک
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سیخ حاضر تھا تباہ حضرت کی خدمت میں اور وہ سارا محنت مزدوری کرتا تھا اس شکایت کی مزدوری کرنے والی خلیے یہاں
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا ہے شاید تجھی کسی برکت سے روٹی ملتی ہو **ع** عبد اللہ بن عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبہ منکم امینا فی سیرہ معافی فی حسدہ عندہ اھو ثب بواہ فکما حیرت لہ اللہ انما ترجمہ
 روایت عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے میری سیرت میں کلام ابالی اور خوشحالی کے
 ساتھ اپنے نفس پر تیرے کسی ساتھ اپنے جس کے اسکی پاس تو ہے اور سب کا تو اس کے لئی گویا سب یا سمیٹی گئی **ف** یہ حدیث حسنہ غریبہ نہیں جلتے ہم سے مگر

مروان بن معاویہ کے روایت ہے اور مروان بن معاویہ سے یہ کہ جمع کی گئی تھیں لذت اور خوشنودی دنیا کی روایت ہے ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یحییٰ مروان بن معاویہ سے
مانند اسکے مقرر ہے خلاصہ باب اور اسلاف تفسیر یہ ہے کہ اعماد علی رب العباد اس قدر ہو کر انہی بات کی چیز سے چندین ہزار درہم ہر ایک اعلیٰ ان میں سے انہی نے معاویہ کے ایک
صفت ہے کہ کفر یہ تفسیر ہے حاصل ہوتی ہے اور جب یقین والوں نے اس کے وعدوں پر ہو جاتا ہے تو زرق کھڑے آدمی ملے ہو جاتا ہے اس وقت خیر کرنا مال کا
رضائی آہی میں اور میر کا مصیبت میں بطور حصول صلوات آہی اور جس کے نہایت سان ہو جاتا ہے جیسے جس کے نہایت کم ہو جاتا ہے کہ بعض ایسی زبان فی اور اپنے
طرف سے گھر لکھی ہے کہنے اخوان دوران اور چال کیا ہے کہ گشت اور گہی اور وودہ ہی کو چھوڑ دیا اور طلال خیر و نیک متعین ہونا اس کا نام ہے یا نیک بھائی یا نیک بھائی
صلوہ یا نیک حقوق نفس کو زبردست ہوا سو باطل کیا حدیث اور اس نے اس زبردست کو اور ان کا کیا زلزلہ مل چکا ہے کہ جو حقوق نفس اور غلو طاف میں تیز کر کے اس بلا میں گرفتار
ہو گیا ہیں اور صالح کی نفس انسان کے لئے حقوق ضروریہ کو اور جائز کیا اس سے منفعہ ہو سکو حدیث ثانی نے اس کے لئے اور ثوب و طوف سرور کے پس متعین ہونا اس سے
خلاف زبردستیں گر کر انہی میں اس قدر تکلف کرے اور تکلف کا خدا کا ان کو کہ حدیث سے بڑھ جاتا اور مجرم ثواب و طوف و دیگر متاع خاکی میں اپنی اوقات خراب کر
کے اس صورت میں رہے کھجیا اور لوہ میں گرفتار ہو جاتا ہے کیا بیان کیا اس کو حدیث ثالثہ بلکہ تعلیم فرمائی کہ اصل ال انسان کی قسم ہے جو متعین دیا گیا یا چاہتا ہے اور
باقی سب دار نکاح ہے کہ خیر وہ کرے اور صاحب دینا پر کیا اور ال خیر کرے اور اپنے پاس جمع رکھے کی تفصیل حدیث رابع میں فرمائی کہ جو حاجت سے زیادہ ہو اس سے
اور ہر ایک کو متعین ہو دے اور حاجت کے موافق اپنے پاس رکھے اور حاجت کی تفصیل وہی جو حدیث ثانی میں گذری ہے جس جادہ و شاعر نے اتفاق داسا کی ال حدیث
رابع میں اور اجازت دی اس کے بقدر کفایت ہے اور یہی فرمادیا ہے کہ کو دنیا جلی روٹی ہے و میر پھر فرمایا کہ اگر اس فضل مال کے خیر کر نہیں یہ خیال آدی کہ یہ گناہ تو ہر
کام آویگا اور شاید ہو کہ ورنہ تو حدیث خامس میں فرمادیا کہ اگر تو کل کرو گے تو جو یوں کی طرح نہیں رزق ملے گا بجز محنت و مزدوری و شقت کے اس کی کہ جو ان رزاق
ہے وہی تمہارا بھی ہے پھر وہ ہر روز بھوکے اٹھتے ہیں بیت پر تیار نہ ہوتے آتی ہیں تجھے کہ تو انسان ہو تو کل میں نہانے کم ہو پھر ہے فرمادیا کہ فضل مال سے اپنے بہانوں
کے وارات کر نہیں اور رزق میں برکت ہوتی ہے نہ حرکت چاہیے حدیث سادس میں دو بہانوں کا ذکر ہے طامی بردال سے ہے جمع مال کی ایک حدیث میں عین کر دی کہ
ایک روز کا وقت آدمی کے پاس ہوتا ہے کہ ساری دنیا کی نعمت ہے نہ کہ یہ طالب ہونہار کی رزق کا کہ یہ خلاف فرمائی چاہیے ہی ہمنوع حدیث شایعہ کا کہ انہی نے
باب ما جاء في الكفاية والتعبية باب کفایت سے کر کے یا نہیں **عن** ابی امامہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احبط اولیاء
عند فی المؤمنین خیف الخاد ذو حظ من الصلوة اخص عباد لا یتیم واکافع فی السیر وکان عاویضا فی الناس لا یثار لایہ بالاصابع وکان
رنه کما فصر علی ذلک ثم تفر سید یہ فقال یحکمت منیته قلت یوکیفہ قل لا یوکیفہ ولا یوکیفہ لا یسئلون عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
عن رسولی ربی یحکم فی یحکم ذہبا قلت لا یارب و لکن اشبع نوما و اجوز یوما و قال ثلاثا و اذ یحکم لہذا فاذا اجبت نضعت لیک
و ذکر ذلک فاذا اشبعت شکر ذلک و محمد بن جریر روایت ہے ابی امامہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہنے لائق سیر و نوما میں سیر نزدیک ملکی بار بار
والا نماز میں بہت حد تک کہنی والا کہ چہ کی اسے عبادت کرنے کی اور فرمانبرداری کے غلوت میں اللہ و ہمارا لوگوں میں کہ اشارہ نہیں کیا جاتا اس کی طرف و بکلیت
میں سبب شہرت اور ہو کہ رزق اس کا بقدر کفایت ہے ہر میر کی اسے سیر پھر ہو گا میں کو اپنے ہاتھ سے خود اپنے ہی ہا فرمایا جلدی مالی موت کی تھوڑی ہی میں
روایا ان کی کہ ہر میرا ایک اور ہی انہوں سے مر رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنے پیش کیا سیر کرنے میں ہر سبب کو کر دیکر لنگری زمین کہ کی
سونا کہ ہا میں نہ ہلے پھر دیکر دیکر و لیکن میں چاہتا ہوں کہ سودہ و سیر ہوں الیکن اور ہو گا کہ ہوں الیکن یا فرمایا میں دن یا اس کے اندر کہ چہ فرمایا چہ جب میں
ہو گا ہمدن عاجزی اور سست ظاہر کروں تیری طرف اور اگر کروں تم کو اور جب سودہ و سیر ہوں شکر کروں تیرا اور جو جلاؤں تیرے **باب** اس میں فضائل بن علیہ
ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور قاسم بن شیبہ سے ہے عبد الرحمن کے اور کنیت ابی ابو عبد الرحمن ہے اور وہ مولیٰ میں عبد الرحمن بن خالد بن زید بن معاویہ کے اور وہ شامی نیز
نقہ میں اور طے بن زید صنف میں حدیث میں اور کنیت ابی ابو عبد الملک ہے معتبر جم کہ ہر بار برداری والا یعنی اہل عیال اور دنیا کے شغال اور سزا و سامان
کہ کہتا ہے قولہ نماز میں انہی نے نازل لگا کر خلوص آبادی خوشنودی و تہجات و حفظ و انصاف و احبات اور کراہے اور جو اوجہ و اجابت میں لطیف باطن حاضر رہتا ہے

کھاتے مگر تاجر مساکین جو خوار و غریب اسکی اور مسکین کے نزدیک خوشحال ہے فقیر کے اسکی اور مسکین کی فرمایا اَمَّا السَّعِيدُ فَكَانَتْ لِمَسْكِينٍ بَسْ مَسْكِينٍ کہ انکو اجماع کے
 اُنکے اس سے تہا سفینا آوردہ اس میں اہل حرفہ تھے اور یہ قول مستند کتاب السنن اور صحاح میں ہے نزدیک فقیر خوشحال ہے مسکین ہے اور قیدی ہے کہا فقیر ہے جو نقد کا غایت روٹی
 رکھتا ہو اور مسکین وہ جسکی پاس کچھ نہ ہو اور مصون ہے کہ فقیر وہ جسکا مسکین خادم ہو اور مسکین وہ جو کچھ نہ رکھتا ہو اور مصون ہے کہ جو کسی شی کا منفق ہو وہ فقیر ہی اگرچہ
 غیر سے غنی ہو اسکی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّكُمْ لَفُقَرَاءُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ اور مسکین وہ ہے جو ہر شے کا محتاج ہو کیا تو دیکھتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تعزیری ہی اسکی طعام کے
 اور طعام کفارہ کا حق اسکو کیا اور کوئی محتاجی زیادہ نہیں اسکی کہ شہر ساجوے کا محتاج ہو اور اہل شہر بھی فی کہا فقر وہ میں جو حیرت انگیزی میں اور مسکین جنہوں نے
 ہجرت کی ہو حال حکام میں کہ فقر و مسکنت دونوں عبارت میں حاجت اور نصف حال سے سو فقر وہ ہے کہ حاجت اسکی فقط نوکری نہ ہو اور مسکین وہی کہ نصف ہو
 نفس اسکا اور مسکین ہوگا طلب قوت کی حرکت سے غرض فقیر تقاضی شوق ہے اور مسکین کو تنہا ذکر النبی محمد الصلی علیہ وسلم فی قوله تعالیٰ اِنَّا الْعِدَّةُ لِلْفَقْرَاءِ وَالْمَسْكِينِ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِدُخُلِ الْفُقَرَاءِ الْجَنَّةِ قَبْلَ الْغَنِيَاءِ وَجَمْعُ سَائِمَةٍ عَامَّةٍ تَرْجُمُهُ رَوَيْتُ ابْنِ ابی ریحہ
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہونگے فقر و محنت میں یا مسکین یا شہر انبیاء سے کہ وہ آدمی قیامت کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ
 عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْغَنِيَاءِ وَرَبْعَيْنِ خَرِيفَاتٍ تَرْجُمُهُ رَوَيْتُ ابْنِ ابی ریحہ جابر بن عبد اللہ سے کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہونگے فقر و مسکین جنت میں اُنکے انبیاء سے چالیس برس پیشتر **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِدُخُلِ الْفُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْغَنِيَاءِ وَجَمْعُ سَائِمَةٍ عَامَّةٍ تَرْجُمُهُ رَوَيْتُ ابْنِ ابی ریحہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے داخل ہونگے فقر و مسکین جنت میں ان غنیاء آدمی آدمی یا شہر انبیاء سے کہ وہ آدمی قیامت کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ
 کہ انبیاء پر یا مسکین اور بعض میں چالیس برس تعین میں اس طرح ہے کہ فقر و قسم میں ایک قانع و دیگر غیر قانع میں اول یا مسکین یا شہر انبیاء سے کہ
 دو مسکین چالیس برس **بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيَشَةِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاهْلِهِ** باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل کے کہ والوکی معاش میں **عَنْ** مُسْرِقٍ
 قَالَ كُنْتُ عَلَى مَا كُنْتُ فَلَدَعْتُ بِي طَعَامٍ وَقَالَتُ مَا شَبِعَ مِنْ طَعَامٍ فَاشْتَرَاؤُا نِكِي اَلَا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لَيْهَ قَالَ اَنْذَرُكَ لِحَالِ الْغَنِيِّ فَاَرَدْتُ عَلَيْهِ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَدُّنَا وَاللّٰهُ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْرٍ وَكَيْفَ مَرَّتَانِ فِي يَوْمٍ تَرْجُمُهُ رَوَيْتُ ابْنِ ابی ریحہ مسروق سے کہ داخل ہوا میں حضرت عائشہ المؤمنین
 کے خدمت میں سونگیا انہوں نے میری کہا کہ انور یا میں یہ نہیں ہوں کہ کہانہ سی کہ یہ ہونا چاہوں یہ ہوتی ہوں کہا مسروق نے میں عرض کی کہ یہ
 فرمایا انہوں نے یا کوئی ہوں میں اس حال کو کہ دور اس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ یہ ہوتی آپ روٹی اور گوشت سے دو برابر کیا
 میں **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْرٍ شَعِيرٍ يَوْمَئِذٍ مُنْتَابِعِينَ حَتَّى تَرْجُمُهُ رَوَيْتُ
 ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کہ فرمایا انہوں نے یہ نبوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی سے دووں کے دے یہاں تک کہ وفات پائی **ف** ابابہ میں ابی ہریرہ
 ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاهْلُهُ نَلَا نَابَا عَامِ مِنْ خُبْرِ الْبُرْجِ فَارَفَ
 الدُّنْيَا تَرْجُمُهُ رَوَيْتُ ابْنِ ابی ریحہ کہ فرمایا انہوں نے یہ نبوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر و آپ کے تین روز کے روٹی سے یہاں تک کہ پھر دینا کہ **ف**
 یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِي اَمَامَةَ يَقُوْلُ مَا كَانَ يُفَضِّلُ عَنِ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُبْرُ الشَّعِيرِ تَرْجُمُهُ رَوَيْتُ ابْنِ ابی ریحہ
 کہتے تھے کہ نہ زیادہ ہوتی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر روٹی جو کی اپنے حاجت کے بہتر تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابی ہریرہ سے کہ
 اَبْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَبْدُو النَّاسَ بِلَبْسِ الْبَتَّةِ طَوِيًّا وَاهْلُهُ لَا يَجِدُوْنَ عَسَاءً وَكَانَ اَكْثَرُ خُبْرِهِمْ خُبْرُ
 الشَّعِيرِ تَرْجُمُهُ رَوَيْتُ ابْنِ ابی ریحہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر و آپ کے کاٹتے تھے بے دے رات کو خالی بیٹ نہ ہاتھ کہا نا رکھا اور کھجور کی انکی جو
 کی روٹی تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ يُجْعَلُ رِزْقُ الْيَوْمِ قَدْ تَرَ جَمْعُهُ
 روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ کردی رزق آل محمد کا بقدر کفایت کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

فقیر کا اور مسکین کا بیان

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل کے کہ والوکی معاش میں

بقدریک ذراع کے برابر ایک اور پہل ماجور سی پوست اسکا اندر دیکھے کات کر کڑا بناتی ہیں اور کڑا اسکا معتدل ہوتا ہی گرمی اور سردی میں اور بدین ہنر کیا
اور باغ حرا ت اور باغ جنتیں عرق کا اور کھلی اور دم کو نافع ہے اور جوین سین کم پٹی ہیں اور دم کو کھسکے ہند میں لسی کتے ہیں اور ملک شام و دمشق سے اسکی جہاں کے
کپڑے بہت آتی ہیں اور جوین شریفین زادہا اللہ شرفا و تعظیما میں اکثر فیصل کے بناتی ہیں اور شرقی کبیر میں کسرخ رنگ کا کسین کپڑے رکتی ہیں **عن** فضالہ بن
عبدیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی بالناس یخیر رجال من قامتهم فی الصلوة من الخصاصۃ وھم اصحاب النصفۃ حتی یقول
الاعتراب ھو کما یحجوا بین اوجھا لکون فاذا صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف الیہم فقال لو تعلمون انکم لکنتم لایحییون ان تردوا
فاقوا وحاۃ قال فضالہ انا ینو میثلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت فضالہ بن عبدیہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتی لوگوں
کو پڑھتے بہت لوگ کپڑے کپڑے نماز میں پہن کر کے سبک اور اوہ صاحبہ فقیر تھے یہاں تک کہ اگر کتے بہتے بچھو میں ہیں ہر جب نماز پڑھتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عامے
انکے پاس اور فراتے اگر کو معلوم ہو جو مرتبہ تیار رہے اللہ کے نزدیک اور جو اسے اس فقر و فاقہ کا اسکی درگاہ میں تودوست کرتی تھ کہ زیادہ ہو مگو فاقہ اور حاجت کہا
فضالہ نے میں اسوقت ساتھ تیار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترجمہ سفیۃ الدار شری لان اور اصحابہ فقیر کچھ صحابی تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کچھ پیش دلائین تھے تہی اور کسیر کا حرف و ارموز نبوی میں مشغول تھے لکیر شہانہ و تحصیل علوم دین و حفظ احادیث نبوی میں مشغول تھے
ابو ہریرہؓ انہیں پہنچے اور وہ انکے باختلاف ان مختلف تھے تھ لفظ صوفی ہے اسکی مشرق ہے اور اگر انکے نوک کہ رہتی والی لوگ ہا و علی میں بدو اور ہندی میں
کہا کرتے ہیں **عن** ابی ہریرۃ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ساعۃ لا یخرج فیھا ولا یلقاھا احد فانا کما انکر فقال ماجاءک
یا اباکر فقال خرجت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانظر فی وجہہ والستلیم علیہ فلم یلبث ان جاء عمر فقال ماجاءک یا عمر
قال الحجج یا رسول اللہ قال وانا قد وجدت بعضک انک فانطلقوا الی منزل ابی الصیہم التیھان انک انصارک وکان رجلا کثیر اللیل
قال وکونیک لہ حذر فلم یجد وہ فقالوا لا فرأیہ ابن صالح فقال انطلق یتعبد بئنا الماء ولم یلق ان جاء ابو الھدیہ ففر
یرعھا فوضعا ثم جاء بلتر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفیہ وایہ وایہ ثم انطلق یخرج الی حد یقیمہ فبطس لھم بساتر لھم لاطل
الی الخلفۃ فجاء یضیق وضعہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افلا تنقیب لنا من رطبہ فقال یا رسول اللہ انی اردت ان تحذروا واولی الخلفۃ
من رطبہ ولبسہ فاکو وشراب من ذلک الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا والیہ فقی سیدہ من النعم الذی سألون
عہ یومہ الیقینہ ظل بارد ووطب طیب وماء بارک فانطلق ابو الھدیہ لیصنع لھم طعاما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یخمن ذات
درہم لھم عشاءا ووجدنا ہا فانا ہا فاکو فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل لک کما قالہ قال فاذا انا سبی فانا فانی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم براسین لیس معہما ثالث فانا ہا ابو الھدیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احذر منہما فقال یا ابی اللہ احذر فی فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان السننار موت من حد ھذا فانی رأیتہ یصلی واسنوس بہ معرۃ فا فانطلق ابو الھدیہ الی امرأۃ فاحبھا بقول رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لک قال فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکن ان تعقہ قال ھو یمنون فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لان اللہ لم یبعث نبیا ولا خلیفۃ الا ولہ بطانتان بطانۃ تاخر ولہ بالعم ودفنھا عن النکر وطانۃ لا تاخروہا خبالا ومن یوق
بطانۃ الشوق فقد وفی ترجمہ روایت ابو ہریرہؓ کہ کتب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت میں کہ نہیں نکلتی تھے کبھی اسوقت میں اور نہ لگا کرتا تھ کوئی شخص نے اسوقت
میں مجھے آرام و راحت اور میں ہر مذاقہ و تہا پہلے انکے پاس ابو بکرؓ سوچا پنے کیا چیز لائی تھ لکوی ابو بکرؓ عرض کی کہ انہو کچھ کھانا منسلکے ملاقات کروں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نظر کروں کہ چہرہ مبارک کی طرف و سلام کروں کہ انہو پران باتو کچھ دیر نہیں پہنچو کہ انے میں حضرت عمرؓ سے جو سوچا پنے کیا چیز لائی
تھ لکوی عمرؓ نے انہو کو پہنچا کہ انہو کو یا رسول خدا فرمایا تھے میں بھی کچھ اٹھا رہا ہوں کہ اس سب ملکر لے ابی النہیم بن النہاس کہ جو انصاری ہے اور وہ کہ کچھ اور انہو
بہت کہتے تھے اور کوئی کا حکم تھ اسنا یا ابو الہدیہ کہ میں پس سوچا کہ ابی کہ تھ کہ صاحب کہاں ہیں سو عرض کئے کہ ابی میں مٹھاپانی کچھ ہا و علی

اور کچھ دیر جیسے یہ لوگ کہ اتنی میں ابوالہشتم آئی ملک مشک لے کر ہوئی کہ اٹھائی سو تھے اسکو سور کھدا انہوں نے مشک کے ہر لکڑے کو لے لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کچھ لے گئے
 کہ سیر باب فلان میں آپ پر ہر لکڑے کو ابوالہشتم ان کو لے جانے باغین اور ایک چھوٹا بچہ لایا انکے لڑی پہ لگے کچھ کے درخت پاس اور لے گئے وہاں سے ایک گھنگھار کچھ اور کھانا اور کھانا
 انکو پیسے اللہ علیہ وسلم کے لگے اور فرمایا اپنے تم چکر کیوں نہ لائی مطلب ہاں لے لی سو عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ میں نے چاہا کہ آپ خود پسند کر لیں یا نہ پسند کر لیں یا نہ پسند
 پسند کر لیجئے بلکہ کچھ کچھ میں کہانی دو کچھ اور یا اس پانی میں بخود لائی تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پر وہ رو کر کی کہ سیر جان انکی ہاتھ میں ہے
 یہ ان غصوں سے کہ جب کا سوال کیا جاوے گا تھے قیامت کے دن تفصیل انکی ہے نہایت ہڈا لے لے باغ کا اور کچھ خوش مزہ کی کچھ یا کچھ اور بانی سر دہرے کو ابوالہشتم کہ کچھ
 کہا اٹھا کر نیکے وہی سو فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم فرج کیا نہ دودھ والا اور نہ نہر نہر کیا انہوں نے ایک لکڑے کا کچھ مادہ باز نہر لسی کچھ لائی یا نہر لائی ان سب رنگوں اور
 نے یہ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالہشتم ہی کیوں تھا کہ پاس کوئی خادم ہے انہوں نے عرض کی کہ نہیں فرمایا آپ ہی ہر جیسا آپ میں ہر پاس قیدی لے لے غنیمت کہ تو تم
 آؤ سہا پاس پر آئی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ فرقیہ کہ تھا انکی تھاکوئی تیسرے ہر حاضر ہوئی انکے پاس ابوالہشتم یعنی حسب الارشاد حضرت کے سو فرمایا صلی اللہ علیہ
 وسلم پسند کر لو ان دونوں سے جو تم سے انہوں نے آپ ہی پسند کر دجی انہیں یا رسول اللہ سو فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسے مشورہ دیا جاوے وہ میں سے بیعت
 اسکو ضرور ہے اور جو خواہی اور چاہی بات پر اطلاع دینا سو تو تم اسکو لینے اشارہ کیا ایک غلام کھڑا اور درجہ بیعت میان فرمایا کہ میں دیکھا ہی اسکو ناز ہے تھے ہوئے
 اور جس حالت کے روئے ساتھ لینے آرام و راحت کے کو سو آئی ابوالہشتم اپنی بیوی کے پاس اور خبر دئی ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یہ مبارک کہ میں نے حضرت سے فرمایا
 ہی کہ اس غلام کو آرام سے رکھ سو کھانا لے لے لے کہ تم بوری یا نہر کے وصیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اس غلام کے باب میں انہوں نے فرمایا ہے میں نے حق سیرت
 اس غلام کا انکا اسکو کے گمیر کہ آزاد کرو اسکو کہا ابوالہشتم کہ وہ اسوقت آزاد ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی کہ انکا ان میں بیعت کسی بی اور کسی خلیفہ نے
 سلطان کو لائے کہ قسم کے حق میں ہیں ایک ایسے کہ لکھ کر لے میں اسکو اچھی کھانا اور کتے میں اُسے بری کاموں لینے مشورہ بیان تھی میں اور بانی بھلائی
 سے آگاہ کرتے ہیں اور دوسرے قسم کے کہ قصور نہیں کرتے لکھ کر خراب کر میں یہ چوچا اگیا فقیہ کی لڑائی سے دو چا اگیا لڑی انہوں نے **ف** یہ حدیث میں صحیح ہے
 غنی ہے وہ جس سے صاحبین جب کہ انہوں نے ابوعبید نے انہوں نے عبد الملک بن عبید نے انہوں نے ابی سلمہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیکن اور ابوبکر و عمر و زکریا
 حدیث میں حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا انہیں ابوبکر و عمر و زکریا و حدیث شیمان کی اتم ہے اور طول ابوعبید کی حدیث کے اور شیمان نقد میں اہل حدیث
 کے نزدیک اور صاحب کتاب میں ہے صاحب لیف مقرر جمہ اس حدیث میں بڑی فوائد میں اول یہ کہ لغت اور زہد حضرت سے اللہ علیہ وسلم کا اور کچھ اصحاب
 کا اور وقت دنیا کی انکے پاس اور امتحان انکا جوع اور تنگدستی میں کسی کسی وقت اور بے تنگ خیال کیا ہے کہ یہ قابل فتوح ملا تھا اور بعد فتوح یہ حال نہ رہا حال
 یہ زعم باطل ہے کہ راوی حدیث ابوبکر و عمر و زکریا کہ وہ غلام لائی میں بعد فتح کے ہر لکڑے کے کہ ملک ہے کہ راوی نے یہ حال عظیم خود دیکھا ہو بلکہ حضرت سے
 سکر بیان کیا ہو اور اس صورت میں باریو ہو سکتا ہے کہ قصیدہ پتیر کا ہو تو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ خلاف ظاہر ہے ومن ادعی خلاف الظاہر فعلیہ البیان بلکہ اصواب یہ
 ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ راحت و تکلیف میں گذارتے ہی کہ بھی مسرت فرج کی باقی تھے اور کبھی بے فرج کر کے صبر فرماتے تھے جیسا کہ ابی ہریرہ سے
 روایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور اسودہ نبوی تھے خبر شیعہ سے اور حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آل محمد جسے مدینہ میں آئے
 تین دن پہلے پہلے سیر ہوئے کہ ان سے یہاں تک کہ وفات پائی خلیفہ اس صنوبر کے زیتون کچھ اور یہ سب مذکور مدینہ میں غرض انحضرت سے اللہ علیہ وسلم کو کبھی ناراض الباقی
 ہوتی تھی یہ بعد توڑے عرصہ کے آپ کو کچھ یہ وجود ہوتا تھا سب طاعت ابی میں اور وہ جو وہاں میں صرف فرمادیتے تھے اور ضیافت و اردن اور طعام سب لکھ لکھ
 اتنا راقین میں خرچ کر دیتے تھے اور یہی عادت تھی کہ انکے اصحاب کے اوائل سارہا میں اور انصار کا وجود کے کمال خفا گذاری کا آئے بہت کچھ
 تھے مگر کسی وقت انکی حاجت سے مطلع نہ ہوتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ وقت اطلاع کے وہ خود غلے میں جوتے تھے وہ خبردار ہوتا تھا انکی حاجت مبارک سے
 اور قدرت اسکی نے ان کے رکھتا تھا فوراً مبادرت فرماتا تھا اسکو پورا کر میں لیکن انحضرت سے اللہ علیہ وسلم و صفا سے کہیں اپنا حال نہ چھپاتے تھے اور انکی سیکھا
 جانتے اور مبادرت کی بودی تھے انحضرت کے اور چوچا کی ہو لکے اور یہ ہے روایت جابری جگہ غنہ میں اور دایہ شیمان لکے انکی انہوں نے یہاں لکے کہ آپ کے ہر مبارک

میں نے حکم کیا کہ ان کا نکاح اور نذرانہ کے بہت سی روایتیں سبب میں مشہور ہیں اور سیاسی معاملہ صاحب کا تھا آپس میں کہ نہ واقف ہوتا تھا ملک بہائی دوسری کی خواہش
 پر گریہ کی سی کرتا تھا اس کے انبیاء میں اور تیرہ فیاضی کے اندر کئی انکی ماورایا کہ بقولہ "وَقَدْ عَلِمْنَا عَلَىٰ انْفُسِهِمْ وَفُؤَادُهُمْ" اور زیادہ تھا "بَيْنَهُمْ" دیکھ
 کہ جمع ہوا اور رکھنا ان کا فخر کے لئے لئی ہو سبب اس کا یہ کہ جب و مراد آتی تھی میں متفرق اور شہادہ صفات نامتناہی میں غرق تھے اور پورے ان کو ملوک میں
 والا اور نشا عیادت میں عاجز و ناتوان ہو کر تھوکی کی آواز میں اس کے ازالہ میں بطریق مباح اور لاکل طاعات اور طبع انوار مرقا ہے اس کے کہ میں ہی اداسی ملوہ غمت
 و غصہ میں وقت و جب کہا حاضر ہوا اس کے نفس اس طرف میلان کرتا تھا اور اس طرح منہ ہے پہلا اور کچھ میں کہ ملوک حضور قلب ہو اور باقی کر نیوالوں کے سامنے
 وغیر ذلک اور قاضی کو منع ہے کہ حکم کرے غصہ کے وقت میں ان وجوہ و ہم و شدت فرج وغیرہ کے وقت میں جو چیزیں کہ اس کو غور اور فکر سے روکتی ہوں تو قلعہ عرض کے
 انہوں نے کہ سوک لانی اس ثابت ہوا کہ آدمی کو اگر کسی طرح حکام اور ہم سپہ سپہ تو اس کا ذکر کرنا دوسرے سے روا ہے گریہ کہ ذکر کرنا بہ نیت تعبیر قتلے ہونا بہ نیت شگوارہ و
 تشکی جیسے کہ حضرت سے ذکر کرنے میں اس میں کہ آپ کا فخر و نیکو اور مسادت کر کے اس کے ازالہ اور دفع میں پس یہ مذہم نہیں بلکہ جائز اور مباح ہی قولہ فرمایا اپنے
 میں نہیں کچھ یا یا سوک کا اور سلم کے روایت میں کہ اس وقت ہے اس پروردگار کے کہ جان چیز کی نامہ میں انہو اور میں ثابت ہوا جو احوال کا بغیر اختلاف کے اور تیسرا فائدہ ہے
 اور ابو الہیثم کا نام مالک سے اور لکے کہ ہر جانے میں جائز خواہ حالات کرنا ایسے شخص کی طرف جو بیخبر مرام کرے صاحب حاجت کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو مخلص
 جان شمار جانا اور یاد و فادر سبحان اسمین کمال شرف ہے ان کا اس کی یہ حال میں ہوتا ہے کہ نہایت دوسرے کے ساتھ پس جائز و بغیر ہمارے کسی دوسرے کہ جانا اور اس کے
 طالب طعم ہونا اگر قین ہو کہ دوسرے خوش ہو گا اور یہ چوتھا فائدہ ہے اور سلم کے روایت میں کہ جب کہا ابو الہیثم کی بی بی کی لیکو ہا م جا و لہا اور یہ دونوں کہ
 معروف میں عرب میں لینے آیا تو کہ فی بیع میں اور لیسے اہل میں کہ اس کر گنا تو اسے اور ابو الہیثم جیسے کہ تو انہوں کی کہنا انھیں صلح کے کہ میں سیر کرے تیر
 مہمان نہیں اسے ثابت ہوا کہ انھیں سرور و مہمان کے لئے سے اور احمد لکھنا اس کے لینے سے سنو کہ اس کی کھڑے فرمایا ہے کہ جو ایمان کہنا ہوا بعد پر اوچھلی دن پر تو
 چاہئے کہ تعظیم کرے اپنی مہمان کے اور یہ باخون فائدہ سے قولہ پر جو ایمان کی بی بی ہی انہو میں ثابت ہوا جو کلام خدا کے ساتھ اور جو اپنے نام اس کا وقت ضرورت کے
 اور یہ چوتھا فائدہ ہے اور ثابت ہوا جو اجازت لینے کا عورت کو اپنے کہ میں لینے شخص کو کہ تعبیر کہتی ہو کہ اس کے لئے سے شہر خوش ہو گا اس طرح ہر کہ خلوت بحر بلازم
 اسے اور یہ ساتواں فائدہ ہے قولہ کہ میں میں بیٹھا جانی لینے از میں مٹھی لانی لیکو اجازت ثابت ہوا اور اس کے سینا و طلب کر کے اور آیتھوان فائدہ ہے قولہ اور لکے
 ایک گنج گھر و کا اسے ثابت ہوا کہ تقدیر فائدہ کے خیر و خیر مستحب ہے اور مسادت کرنا اور بعد ہی حاضر کرنا مہمان کے لئے جو یہ بیٹھے انھیں جسے جب اس کی حاجت شہر
 معلوم ہو مستحب ہے اور ابی جعفری نہایت عمدہ چیز ہے چنانچہ کہ وہ کہ اسے اکثر سلف نے مہمان کے لئے تکلف کرنا اور مرام اس سے وہ تکلف ہے جو تکلیف میں مالی میزان کو کہ جب
 ہوا اس سے آگاہ ہوتا ہے وہی اس کی شفقت کہ وہ کیا تکلیف کو کہ اس سے اور دونوں کو ایذا ہوتی ہے اور یہ نوان فائدہ ہے قولہ کہ ایمان بن بزرگوار و ان کے مسلم کے
 روایت میں ہے کہ اسودہ بگو اور یہ بگوئی اسے ثابت ہوا کہ گاہ و گاہ یہ ہر کہ کہنا ابی جائز ہے کہ درام اسلام موجب قوت قلب ہے اور نبی اسودگی اور سیر کی محمول ہے اور
 پر اور یہ دھوان فائدہ ہے قولہ یان مضمون ہے کہ سوال کیا جاوگا اپنے قیام کے دن بخیر سوال اطہار امتنان کا اور بعد احوال کا نہ سوال تو بخیر و تہدیکار و دیگر سوال
 فائدہ ہی قولہ فرمایا اپنے ہر چیز میں اس کے پاس تقدیر اس میں ثابت ہوا کہ بدلہ اور وجوہ نہ احسان اور نیکی کا جائز ہے بقدر حق کے اور پہلے ہی وعدہ کہ اس میں خبر
 کا جس کے وقوع جو جائز ہے اور یہ ایمان فائدہ ہے قولہ میں نے کہا اسے ناظر تھے ہوئی اس سے فضیلت نازی کیلے غازی برتایت ہوئی اور ثابت ہوا کہ حق القدر آدمی
 نوڈی غلام کو حاکم نازی ہوں تو بخیر ہے اور یہ تیرہ و ان فائدہ ہے قولہ اور صحن محالمت کہ اس کے ساتھ ثابت ہوا اس سے ہو کہ اور ضروری ہوا جس میں محالمت کا غلام
 نوڈی شخص حضور جاکہ وہ مال ہوں میں کہ بطریق اور نازی باقی ہوں اور یہ چودھواں فائدہ ہے قولہ لکے اگر کو وہم لکے کہ ابو الہیثم نے وہ ہیوقت کرادی ثابت
 ہوا اس کے کمال علامت ازواج صحابہ کا اور جلد بادت کرنا ازخیر میں اور بہت ڈرنا حقوق عباد سے حتی کہ عبید و اما کے حقوق سے اور یہ پندرہواں فائدہ ہے قولہ کہ
 اس کے دفعہ کہ رفیق بیٹے میرا انہو میں اسے احتیاط کا تعلیم کہ نہ اسے رفیق سے اور حد کرنا اس کی شری اور دھوئی کرنا اور قدردانی رفیق نہ کہے اور امتحان کرتے رہنا اور
 یہاں ان کا کہ ہر کی دانائیوں کے ہے پر کہنا آئینہ کا قولہ یا یا گناہ آفتوں سے اس سے معلوم ہوا کہ ضرور فسادات سے رفتار کے بچا طاقت بشری سے خارج ہے جب تک

اس کا بیان اسی سے ہے

اس کا بیان اسی سے ہے

اس کا بیان اسی سے ہے

اس کا بیان اسی سے ہے

اس کا بیان اسی سے ہے

تایم عنی نہ ہو کہ میں اس پناہ مانگتا ہوں کہ اس سے اور ہر دوسرا کرنا میرا ضروری ہے اور یہ سولہوں فائدہ سے انتہی (یعنی ہائی النور) **عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ**
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُنْزٍ وَدَخَلْنَا عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَجْفَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ
کہ بیان کیا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل ہو کر اور کہا جئے کہ اپنے بیٹوں سے کہ ایک ایک یہ بندہ ہاتھ اپنا سر ہاتھ اپنا اپنے اپنے شکر مبارک سے کہ اگر وہ یہ بندہ ہے
تہ کہ یہ بڑا **ف** یہ حدیث غریب نہیں ہے کہ اس کو گواہی ہے **عَنْ سَمَاءَ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبَانَ بْنَ كَيْسَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ**
فَانْتَهَرَ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّلِيلِ مَا يَكِلُهُ بِهِ بَطْنُهُ ترجمہ روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے سماع بن حارث سے کہا کہ میں نے اپنے
فراتی ہی تم جو جاتی ہو کہ جتنے ہو حالانکہ میں نے دیکھا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ پاتے تھے کہ جو دارنی قسم کہ اس قدر کہ بہرین وہ شکر مبارک اس **ف** یہ حدیث غریب
صحیح ہے اور اس کے بعد ابو جہل اور کئی لوگوں نے سماع بن حارث سے منہ نہ کھولا اور اس کے بعد اس نے یہ حدیث سماع سے انہوں نے سماع بن حارث سے انہوں نے حضرت
عَنْ سَمَاءَ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبَانَ بْنَ كَيْسَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ
فَانْتَهَرَ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّلِيلِ مَا يَكِلُهُ بِهِ بَطْنُهُ ترجمہ روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے سماع بن حارث سے کہا کہ میں نے اپنے
فراتی ہی تم جو جاتی ہو کہ جتنے ہو حالانکہ میں نے دیکھا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ پاتے تھے کہ جو دارنی قسم کہ اس قدر کہ بہرین وہ شکر مبارک اس **ف** یہ حدیث غریب
صحیح ہے اور اس کے بعد ابو جہل اور کئی لوگوں نے سماع بن حارث سے منہ نہ کھولا اور اس کے بعد اس نے یہ حدیث سماع سے انہوں نے سماع بن حارث سے انہوں نے حضرت
عَنْ سَمَاءَ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبَانَ بْنَ كَيْسَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ
فَانْتَهَرَ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّلِيلِ مَا يَكِلُهُ بِهِ بَطْنُهُ ترجمہ روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے سماع بن حارث سے کہا کہ میں نے اپنے
فراتی ہی تم جو جاتی ہو کہ جتنے ہو حالانکہ میں نے دیکھا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ پاتے تھے کہ جو دارنی قسم کہ اس قدر کہ بہرین وہ شکر مبارک اس **ف** یہ حدیث غریب
صحیح ہے اور اس کے بعد ابو جہل اور کئی لوگوں نے سماع بن حارث سے منہ نہ کھولا اور اس کے بعد اس نے یہ حدیث سماع سے انہوں نے سماع بن حارث سے انہوں نے حضرت

چاہا میں خوب سر ہو کر فہرہ میں سے سبھی مقرر تھے یہ روایت صحیح مسلم میں اور مطاوعین صحیح مسلم میں مروی ہے کہ امیر اُس سر پر ابو عبد اللہ تھے اور کاش تہی انکو ایک قافلہ
 قریش کی ایک کونوٹین اور ایک جزاک ترنگے ساتھ تھی اور ایک ایک عمرو زربا تھا پہر اوچی پوچھا کہ تم کیا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم جس کے ایک ٹی چڑھتا تھا جیسے روکا پٹا
 چوستا ہی پہر سپہ پانی بی لیتے تھے پہر سارا دن ہلو کو کھاتے کرتا تھا اور اپنی لائٹھوں کے سمپے دھون کے جھاڑتے تھے اور پانی میں ہلو کو کھاتے تھے سبب گذری ہم
 کناؤہ دریا پر وہاں ایک اونچی خیرش طے کی نظر آیا پہر جب ہم ہلو کو پاس جا کر دیکھا تو وہ ایک ایسے یعنی دریائی کاسے غبرکتے میں ابو عبیدہ کی کہا وہ میتہ ہی یہ کہا نہیں
 ہم بھی مونی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی راہ میں جہاد میں اور تم لوگ ہو کے اسی خطر ہو سو کہا کہ ہمارا وحی کہ تم اُس میں ایک باؤ کا مل ہے
 اور جو تین تو تھی اور میانک کہا ایک موٹی ہو گئی ہم کہا اوحی کہ میں نے نہیں دیکھا کہ پہر ہر لاتی ہی اُسکے حدیث سے ٹری ٹری ٹکی جری کے اور کاٹ کاٹ لاتی تھی میں
 سے ٹری ٹکی کے بار بار وایام میں ابو عبیدہ کی تیرہ او سین کو اور شہلا یا انکو اس حدیث میں اور ایک پہلے کے ٹکڑی ٹکی ٹکڑی کے اور ٹی بطور محراب کے کھڑا کی پہر سے
 ٹراؤٹ کسکے بھی ہی نکالا تو کھل گیا پہر تو شہلا یا نے اُسکے گوشے اُبال کر جب ہم مدین میں آئی ذکر کیا جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور فرمائیے وہ ذوق
 تھا کہ کمال اللہ تعالیٰ نے اُپلی تہا کہ پہر اُسکے گوشے کچھ ہو ہو کھو کھلا پہر جسے کچھ گوشت اور کھانا اپنے نام ہوئی روایت کہ اُس میں کس کو حشر خطبے میں اور
 خط اہل میں جہاد ہی تھی میں دھونک جو کہ وہ اس لشکر بیک میں کہا اُسکے تھی اسلی اُس نام سے مشہور ہوا اور طلب حدیث کا یہ کہ اور ابو عبیدہ کی بطور احتجاج فرمایا
 کہ میتہ ہی اور میتہ حرام سے بہتر تر و احتجاج اور انہوں نے کہا وہ حلال ہے اگرچہ میتہ ہو اُس کی تم جہاد میں ہوا مضطرب ہو اور صل کیا اللہ تعالیٰ نے میتہ مضطرب غوغا و
 کو ہو کہا وہ اس میں اور طلب کا یہی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسکے گوشت میں اور کھانا ہوا سطر تھا کہ خوش ہوا انکے دل اور اطمینان کا مل سوا انکو سکی اباحت و طہیت کا اوشک
 نہ ہی کی طہر انہیں یا ہوا سطر ہو کہ قصدا اپنی اُس سے تبرک کا اسلی کہ وہ طہر غبی تھا کہ مخائب لہ بطور فرق عا کے غایت ہوا تھا کہ یا ضیافت تھی رب العباد کی
 طرف سے خاصہ ان جہاد کی اور اس ثابت ہوا کہ سوال کرنا اور اٹکنا اسی شے کا کہ دینے والی کو اور انہو کا خوش ہوا ہی فوج جاکر اور بیہوش ہی غمہ ہی نہیں اسلے کہ سوال نہ ہو
 جو نہایت تشریف ال ہوا تھا جسے اور یہ سوال تو ملا طفت اور دوا اُسکے سے تھا اور اس ثابت ہوا جو احتجاج کا زمانہ سے صلی اللہ علیہ وسلم میں صیا کرنا جسے جواز اسکا تہا کیے
 اور ثابت ہوا احتجاج میں ہر کا کہنے کو ضرور کہ کوئی چیز جس میں شک ہو مستحقے کو اُس سے الگ کر نہ رہا تھا کہ اُسے تاکہ مستحق کی تشفی اور تسلی کا مل ہو صیا انھیں سے اللہ علیہ وسلم
 نے گوشت مانگ کر کہا اور ثابت ہوئی اس حدیث ہی اباحت جمیع نباتات بحر کی برابری کہ وہ جانور خود مر گیا ہو یا نہ مارا کرنے سے مراد ہوا اور جامع سے مسلمانوں کا اباحت
 مسک میں کہا صحابہ فنی کے حرام ہے نیز لک اسلی کہ یہی وارد ہوئی ہے حدیث میں انکے قتل سے اور اس کے اس میں میں تول میں قول اصم صحیح کہ حلال ہے سب چیز دیا
 کی اسی حدیث کے روسی جوابی گذری اور دوسرا قیل عدم مل ہے اور تیسرا قول ہے کہ جب کا نظیر زمین کا قول ہے و اللہ فلا تو اس قول کے روسی گھڑا دریائی اور کمری
 اور ہرن کہا یا جاکو اور کلب خنزیر اور ماہی میں اور اصحاب فنی نے کہا کہ حار میں اگرچہ مکمل ہے یعنی حار و شمی مگر غالب میں غیر مکمل ہے پس قیاس کا صا بحر ہی کو جہا
 غیر مکمل برسی پر تفصیل ہے مذہب فنی کے اور جو لوگ قابل میں جمیع حیوانات دریائی کی طے کے سوا میں لک کے ابو بکر صدیق میں اور عمر و عثمان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم
 اور امام مالک سے صفحہ اور جمیع حیوانات بحر کی حلال کہا ہے اور ابو ذیف نے کہا حلال نہیں سوا اس کے اور لیکن حکم طانی یعنی خود یا میں مگر جب بغیر کسی ہو کے تو مذہب فنی کا
 اہل بااحت ہے اور یہی مذہب ہے جمیع صحابہ کا اور جو لکے جمیع میں کہ انہیں میں میں ابو بکر صدیق اور ابو بکر جھلا اور کھول اور امام شعی و امامہ کمال و امام احمد اور ابو ثور
 اور ابو ذوفہر میں اور کہا ہار بن عبد اللہ اور جابر زید اور طاؤس اور ابو ذیف نے کہ طانی حلال نہیں اسلی لک جو حلال کہتے ہیں قول ہے اللہ تعالیٰ کا اعلیٰ کلام فی النحر و طہارۃ
 کہا ابن عباس نے اور جو ہر کہ صدقہ کہ جسے شکار کرو اور طعام ہے جسے دیر یا ہنکری یعنی طانی و شہر ہے حدیث جابر گری تیسرے حدیث ابو طاؤس و ہر حدیث
 اور یہ حدیث صحیحہ اور سوا انکے اور ابراہیم و ہر کہ جس کو شہر مذہب میں کیا اور وہ حدیث جو جابر سے مروی ہے یعنی خیلہ جسے ہر لک کیلے کہ کہی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 القاء اجماع و حذر عنہ نکلہ و مات فیہ طفا فلا نکلہ و ہر اتفاق کہ حدیث ضعیف ہے مگر احتجاج و استدلال کے ان میں نہیں اگر کوئی حدیث اسکی محاضر ہی ہوا و اگر کینا حار
 ہو لیکن وہ چیز میں جو اب نہ کو معلومین آیات و حدیث ہی تو یہ کہ لایین احتجاج ہی کہا تو وحی بیان کیا یہی ہے اسکا ضعف اور حال شرح مذہب کے باب الاطعمہ میں اور اگر
 کوئی کہے کہ حدیث غیر سے ملت طانی کی ثابت نہیں ہوتی اسلے کہ اس میں خود مذکور ہی کہ وہ مضطرب تھے تو ہم لکے احتجاج ان میں صحا کے کہا ہے ہی نہیں ہے بلکہ انھیں

علاء الدین ابوالحسن علی بن ابی طالب

اصحابِ محمد حضرت کی خدمت میں تحصیل علم کرتے تھے اور احادیث یاد کرتے تھے اور حضرت کی تسنیں کہتے تھے تیسرے واجب ہوئے مسلمانوں پر کہ وہ طلب علم میں ہوں گے ورنہ فریاد
 خبر کرے کہ نہ ماکہ و نہ ربیعہ و نہ یثرب جیسے مکہ کے احباب کی عادت تھی بل صفحہ کیا نہ چوتھے کہ نہ کرنا پنے انہما حاجت ضروری کا اس شخص کے جس سے اس کا تعلق ہو جیسے حضرت ابوہریرہ
 کرتے تھے چوتھیں ترجمہ پہلے دو صفحہ یعنی وقت کے مسنون ہے جیسا آنحضرتؐ کیا ابوہریرہ کے سامنے چوتھے مسنون ہونا استیذان کا کہہ کر میں داخل ہوجو وقت میں اس وقت میں حکم میر
 کا اور حاجت اس کی آنحضرتؐ کے لئے اور حضرت صدق اکبرؑ پر اور یکساں شرف ہے کہ اس کے واسطے کہ عالی ہے حوصلہ کا اور اچھا ہے اہل بیت کا و اس کا مال سے لوگوں کے انہوں میں سون
 ہونا شراکت حاجت کے اور وہ سادہ گئے دیکھے خیر میں نوین ظہور اعجاز کا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ کفایت کرنا ہے شریف قلیل کا حاجت کثیر کو اور میر ہونا ان کا اتنی
 سے شیریں دشمن خود سمجھنا اطاعت خدا اور رسول کو اگرچہ لڑکا خلاف نفس ہو جس کا بجالا لی حق فرمان بردار کیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ضروری ہی ہر اہل علم
 کو لیا کہ میں یہ کہ مسنون ہے ایک یا ایک یا ایک مرتب میں بطور دور پڑے آنا ایک جماعت کا اور ضرور نہیں کثرت یا یوں اور ظرف و شمار کے جیسے کہ عادت ہے کہ مصلحتیں
 دنیا دار کے باطن میں خیر میں پناہ ساقی کا چنانچہ مروی ہے ساقی القوم خرم تیر تیر ہوئے مسنون ہونا صاحب کا اطلاع کہ بعد آنحضرتؐ جسے کہہ کر یہ سب کفایت کر گیا
 اور عیادت آجی کے بے اندازہ عطائی کی حمد فرمائی جو وہ ہوں مسنون ہونا سب اللہ کا اہل و شرک کے امتداد میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَفَّ عَنْهَا جَسَدًا فَإِنْ أَكْثَرْتُمْ شَيْعًا فِي الدُّنْيَا أَطْعَمُكُمْ حَوْجًا عَائِدًا عَنِ الْفَقْدِ تَرْجُمُهُ رَايَتْ ابْنِ عُمَرَ كَرْدًا كَرْدًا لِيْكَتُ خُصَّ
 رسول خالصہ اللہ علیہ وسلم کے لگے تو فرمایا اپنے دور کہ ہم سے اپنی دعا کا اس لئے کہ بہت پیٹ ہر کہہ انوالا دنیا میں بہت دیر تک ہو کار سب کا قیامت کے دن **ف**
 یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند اور اس میں ابی حمیفہ سے ہی روایت ہے مترجم **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ مَعَ الْكَافِرِ
 ہے کہ موجب فقیروں کو بھول جانے اور ان کی طرف التفات نہ کرنا اگرچہ جائز ہے ہر کہہ انوالا روایت ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ مَعَ الْكَافِرِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْلًا بَنِي السَّمَاءِ فَحَبَّبَتْ أَنْ رَجَحَتْهُ الصَّانَ تَرْجُمُهُ رَايَتْ ابْنِ عُمَرَ كَرْدًا كَرْدًا لِيْكَتُ خُصَّ
 ہو کر اور ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جب حق بات ہمارے پر مینہ تو یقین کرنا کہ ہمارے جیسے کو بھڑکی **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور اس سے یہ کہ کچھ
 اصحاب کے عود کے تھے ہر جہاں پر مینہ پڑتا تو بھڑکی سے بولنے لگتے تھے **ف** اس حدیث میں زہد و قاعدت سے ہجرت کی نیابت کے دیا میں کہ موجب
 کثرت ثواب کے عقیبہ میں **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُعْفِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ النَّبَأَ تَوَاصَعًا لِلَّهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ
 دَعَاَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤْسِ الْخُذْلُجِيِّ حَتَّى يُجَيِّدَهُ مِنْ أَقْحَلِ الْأَرِيْمَانِ سَاءَ لِبَشَرٍ تَرْجُمُهُ رَايَتْ ابْنِ عُمَرَ كَرْدًا كَرْدًا لِيْكَتُ خُصَّ
 فرمایا جو شخص چور دی باس نیت کا واسطے تواضع کے اللہ تعالیٰ کے لہی اور وہ قدرت کرنا ہے باس نیت کی لٹاؤ لگا اُسے اللہ تعالیٰ کے دن تمام خلاق کے
 سامنے آکر پندار کرے وہ باس اہل ایمان سے ہے جیسے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَقْهَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 إِلَّا النَّبَأَ فَالْخَيْرُ فِيهِ تَرْجُمُهُ رَايَتْ ابْنِ عُمَرَ كَرْدًا كَرْدًا لِيْكَتُ خُصَّ
 میں میں خیر نہیں ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہ میں نے شیب بن شیب سے اور وہ شیب بن شیب سے **عَنْ** حَارِثَةَ بْنِ مُصَرَّبٍ قَالَ أَيْدَا
 حَبَابًا سَعْدَةً وَفَرَاكَوِي سَبْعَ كَيَاتٍ فَقَالَ لَقَدْ دَخَلْتُ فِي رَحْمَتِي وَكَوَلَا أَتَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمُوتُ الْمَوْتِ
 لَمَمْدِيَّةَ وَقَالَ يُوجِرُ الرَّجُلُ فِي فَقْفِهِ إِلَّا التَّوْبَ أَوْ قَالَ فِي التَّوْبِ تَرْجُمُهُ رَايَتْ ابْنِ عُمَرَ كَرْدًا كَرْدًا لِيْكَتُ خُصَّ
 نے سات داغ لگواتے تھے سو کہا انہوں نے دراز ملو عرض میرا اور اگر میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سنی ہوتی تو آپ فرماتے تھے کہ تو موت کی تو
 بیشک میں آنے والا ہوں اور نہ کیا کہ توبہ واجب ہے آدمی کو یہاں ہر چہ کہ نہیں ماریٹے کا یا فرمایا جو میں نے خیر ہو **ف** یہ حدیث صحیح ہے مترجم اس حدیث
 میں نہ تھے بنا کی اور عدم جرم عمارت کے خیر پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرمائی تھے دیر انداز دیکھ کر اس میں **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُلُّ
 بَيَاءٍ وَبَالَ عَلَيْكَ فَلَمْ يَأْتِ مَا لَا يَكُونُ مِنْهُ قَالَ لَا تَمُوتُ وَتَرْجُمُهُ رَايَتْ ابْنِ عُمَرَ كَرْدًا كَرْدًا لِيْكَتُ خُصَّ
 کہ جو ضروری ہو اور خیر کی کام میں کہا میں نے جہنم میں **عَنْ** زَيْدِ بْنِ عُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَرَكَ النَّبَأَ تَوَاصَعًا لِلَّهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ

مستویات الانسان ہیں یعنی جلی عرین برابر ہوں اور حدیث تیسری برسی ہیں اور تاراج بھی ہی ترقی کے مشتق ہے تاراج عربی لفظ کے جو وقت واحد میں پیدا ہوں انکو
 تاراج کہتا ہے اسلئے کہ دونوں کو ایک وقت میں تاراج سے مس کیا ہے اور مجاہد سے مروی ہے کہ وہ ایک میں جنت کرنا و ایان میں بغض معاشرت نہیں کہتے ہیں (یعنی) اور
 عرہا میں دو تاراج ہیں جنہوں اور اسمعیل نے نافع اور ابو بکر سے سکون روایت کیا ہے اور باقیوں نے بغیر رابطہ ہے اور وہ جمع ہی عربی کے یعنی عاشق اور پیار کرنا والی
 ہیں اپنی شوہر و فکرو یا چھتیاں کہ چھپہ شہال کا کمرے کہانچہ درالایان میں اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے روایہ کے خوش تقریر میں شیریں زبان چھپی
 حور مقصودات فی انجام اور کچھ تفسیر کے قاصرات کی ضمن میں تیسرے ایک ذیل میں گدزی ساتوین آیت مجملہ میں بکارا و بکارا جمع ہی بکے مسیب بن
 شریک سے کہا وہ دنیائی اور بیابان میں کہ اندک کا فی انکو خلق جدید مارا دی جب شوہر لگے پاس آتی ہیں بارہ بانی میں اور قتال وغیرہ نے کہا کہ وہ حور عین یز
 کہ پیدا کیا انکو اندک کے نہیں واقع ہوئی آپ ولادت اور اندک انکو بارہ کیا ہی اور انہیں در دہین ہوا انہوں میں حضرت حسان و حسن اپنی باپ سے انہوں نے
 اتم سلمہ سے روایت ہے کہ سیرجہ رضی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر بھی بھی خیرت ساق سے فرمایا اپنے و حضرت الاخلاق میں اور حسان الوجہ نوین کے
 اترا باغوی سے فرمایا جاری فائدہ کہ کعبت خیرین واحد تھا کہ عیسیٰ وہ جو ان نو عمر میں کہانچہ میں چھپا گیا تھی اور کو عجب جمع ہی کا عیسیٰ اور مراد سے کہ چھپا
 انکی گول میں اور بلند بھی تھی ہوں کہ نہیں دسویں گیا مہویں عزرا تا اسکی شرح اور گدزی نا انشا انہوں انشا انہیں ضمیر میں کی حور و کی طرف سے
 اگرچہ اور اسکا ذکر نہیں اسلئے کہ اوپر کے مذکور سے و فرشتہ مرفوعہ اور قرینہ فرشتہ کلالات کرتا ہے طرف حور و کج اسلئے کہ وہ محل انکا ہی اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ
 فرشتہ مرفوعہ سے مراد ارجح جنت ہیں اور فسطح انکی رفعت شان مراد ہی اور بلند ہی قدر اور عجب جس کئی یہ کرتا ہے حور و کی طرف سے قوار و وغیرہ کی مگر
 قول صاحبی ہی کہ مراد سے بہترین قادی کہانچہ خلقا جہاں خلقا جہاں اور مراد سے عورتیں نیکی ہیں باورین ہمین مفسرین کے کہ قول میں باب و
 وَصِفَةُ جَمِيعِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اب جاعل اہل جنت سے بائیں عن اہل جنت علیہ وسلم قَالَ يُعْطَى لَمْوْنٌ مِنْ فِي الْجَنَّةِ قَوْلًا كَذَا وَكَذَا مَرَّةً
 قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَوْ يَطْوُونَ خَالَكَ قَالَ يُعْطَى قَوْلًا مَا دَرَجَةٌ رَجَعَهُ رَوَيْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَكُونُ فِي جَنَّتِ مِنْ قَوْلَاتِهِمْ اَتَمَّتْ حَاجَتُ
 کہا گیا یا رسول ان کیا طاقت کہ بگاڑ دے فرمایا اپنی زیادگی اسکو قوت نواؤ مینو کی ف اسبا میں زید بن ارقم سے ہی روایت ہے حدیث بھی ہے غریب نہیں بہت
 ہم اس قادی کے اسلئے کہ روایت کرتے ہوں ان کے تھان کے روایت ہے مہریم زید بن ارقم سے ہی روایت ہے حدیث بھی ہے غریب نہیں بہت
 اور نافع فی تغل سکون بنین پڑا ہے اور باقیوں نے بغیر شین و شین اور نفع میں دونوں اور وہو میں شل سخت اور نفع کے اور اختلاف کیا ہے مفسرین فی مہی
 شغل میں اس جہاں سے کہا مراد سے اوٹھا اہل بکار سے اور کہیں بن جراح کی کہا سماع ہی کہنے کے کہا شغل میں وہاں اسی نے فاعل میں کہانچہ وہیں آتے
 اور انکی فکر میں نہیں ہیں جس نے کہا شغل میں نما جنت میں فاعل میں غلبا اہل اسے ابن کیان کے کہا ملاقات میں ہیں بعض بعض کے بعض نے کہا ضیافت آہی
 میں (یعنی) روایت ہے ان ہر یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا انہوں نے کیا رسول اللہ جاعل کرینگے مہجنت میں فرمایا اپنی ہاں قسم ہے اس پر روکار کی کہ میرے
 جان اس کے باتہ میں جگہ جاعل کرینگے اہل جنت ابراہیم کمال قوسے پہر جب جہاں کے اپنی بی بی سی وہاں ہوگی اور اگر وہ روایت ہے ابی امامہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پوچھا کہ کیا جہاں کرینگے اہل جنت فرمایا اپنی دعاؤں اور دم لغت میں نکاح و وطی واقع ہوا ہے کہ کمال ان علاج کے ساتھ وہاں کرنا کہ کئی ہے لیکن نہ مہی ہی نہ
 منیہ یعنی موت مراد ہے کہ انزال سے نہ موت (مرادی لا و ارجح ابن قیرم) باب و کجاؤ فی صفۃ اہل الجنة باب ہفت میں اہل جنت کے عن اہل جنت نے کہا
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ رُغْوَةٍ لِمَنْ فِي الْجَنَّةِ صَوْرَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْفَرَسِ لَيْلَاءُ الْبَدَنُ لَا يَبْصُقُونَ وَلَا يَمْشُونَ وَلَا يَمْشُونَ طَوْنًا
 اَنْبَتُهُمْ وَفَا مِنْ الذَّهَبِ اَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَنَحْوُهُمْ مِنْ الْاَلْوَرَّةِ وَرُشْحُهُمْ الْمِسْكُ وَبُكْلُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ رَوْحَانٌ بَرِيٌّ مَحْسُوسٌ يَهْوَا
 مِنْ وَرَاءِ النَّفْسِ مِنْ اَحْسَنِ اَخْتِلَافٍ لَيْتَهُمْ دَلَا تَبَاغُضُ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ رُحْلٍ وَاحِدٍ لَيَسْتَقْبَلُ اللَّهُ بَلَدًا وَعَشْرًا تَرَجَمَ رَسُلُ اللَّهِ ﷺ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جنت میں صورت انکی جو دہوں میں رائے جانے کے اندھوں کی نہ وہ تو کیوں اور نہ انکی سفینہ اور نہ پچانہ پہر کے برقع انکی جنت
 میں منوکی ہیں اور نگہبان انکی نہ وہاں جگہ ہیں اور نگہبان انکی خود ہیں اور سب انکا مناسک ہر ایک کے نہیں دو میدان میں کہ کہاں دیا ہی گواہی انکی لائو

اہل جنت جاعل کرینگے

صفحت اجماع

میں حملہ عرض کے سر پر منہ سے توبہ ہے علم خلائی کا اس تک اور اس کے بعد جہنم سے کہ نہیں جاتا اسکو لگا لگا مٹا لے کہ کہ وہ ایک خستہ کہ حال ہے زبور کا اہل جنت کے لئے
 اور صلوات اور پیکر کا جمیع الواجبات اگر ایک تپا اسکا کہہ یا کجا کو زمین پر توشن کر دی اہل زمین کو اور بعض مفسرین نے کہا طوطی کو جو جنت میں طوطی جی ہی شہر شمر اور
 چانچا بی لاملہ اور ابی ہریرہ اور ابی الدرداء سے مروی کہ وہ ایک خستہ جنت میں کہ سا کر پچہ تمام جنتیوں کو اور عبید بن عیسے کہ وہ درخت جنت عدلین کے جڑ اسی جی طوطی
 اللہ علیہ السلام کے خانہ نور کا شہنشاہ ہے اور ہر گز میں جنت کے اور غزفین اس کے ایک شاخ ہے اور لنگھ لے کوئی رنگ اور دفن نہیں بدلی کہ اس میں نہایت جگہ ہو کر سیاسی اور کوئی
 نوک اور شہر نہیں بلکہ ایک اس میں موجود نہیں اور اس کے جڑ میں دہن میں جہنم کا نور کی اور دوسرے سلسلہ اور متعلق تھا اس کے ہر تہ میں انہی وسعت سے کہ گیسو کی ایک
 است کو اور ہر تہ پر ایک فرشتہ ہی کہ تسبیح کرتا ہے اللہ عزوجل کے بانوں سے سجوا اور عیسیٰ صلی علیہ وسلم کے مروی کہ ایک دینی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طوطی جی کی مادی فرمایا
 آپ ہی ایک درخت جنت میں کہ سا لے اسکا سوہی راہ یک پیڑی اہل جنت کے اسی کے گاہر ہوئے تھے میں ابو ہریرہ سے مروی کہ فرمایا انہوں نے جنت میں ایک درخت کے گاہر
 اس کے سایہ میں سوہی تک چلا جاکر اور فطرہ کے پیکر پر ہو اگر تم جاہلو غفل مدود سوہی ہو جی یہ جبر کو انہوں نے فرمایا کہ سوہی کا قسم ہی اس پر دو گار کہ جنتی تورات آداری سوہی
 اور قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کہا کہ اگر ایک مرد جو ان تین برس کے اور مٹنی پر سوہی ہو کر چلے تو بڑا ہو کر جاویں گے اس کے جڑ کا دورہ پورا کر سکی اللہ تعالیٰ اس کو اپنی تپا
 سے بویا ہے اور اپنی قد کے اس میں روح ہوئی ہے اور شاخیں اس کی فصل جنت کے باہر تھے ہوئی میں جنت میں کوئی نہ نہیں جو اس کے جڑ سے نہ نکلے ہونا اسکا طوطی جی ہے
 اللہ عزوجل فرماتا ہے جو ہر تہ کے اس میں اہل جنت اور فرشتہ کریں توشن ہو جاوے اور انکو نکال کر دی سکتے ہیں اس میں کہوئے زمین کی سوک اور جو ہر تہ جی کو جی جاتی
 جاتا ہے اور تکتے ہے اس میں سے اوٹنی سے کجاوہ اور مہار کے جیسا کہ ہے اور کڑے جو درخواست کر دی جنتی (نہی) **باب** کا حواء فی صفۃ طیر الجنة باب
 طیر جنت کے بانی **عمر** ابن ابی الدرداء قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لکون قال ذاک فخرنا اعدائنا اللہ تعالیٰ فی فی الجنة اسئل
 کیا صان اللہ بن واخلی من العسل فیہ کایر اعدنا کما کنا وقلنا قال نعم ان ہذا لانا عاۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکلنا انعم من کما
 ترجمہ یہ ہے اس بن ابی الدرداء سے کہا انہوں نے کہ کسی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کوڑکیا خیر ہے فرمایا آپ نے وہ ایک نہ ہے کہ دی ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں
 پائی اسکا سفید زیادہ ہے دوہرے ہی طور سے زیادہ شہد اس میں چڑیاں ہیں کہ اگر زمین اٹلی اور فتن کی سی ہے عمر کہ کہا وہ تو طیر ہی نعمت میں میں فرمایا آپ نے اکلے کھا نہی لائے
 زیادہ نعمت میں ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم نے میں بن شہاب زہری کے معجم میں کہ فرمایا کہ کچھ طیر مہاشہ بن ابی بن عباس سے مروی کہ حبیبی طیرا
 ہے جنتی کا پرنہو کہ گوشت کہا ٹیکو تو اسی وقت وہ مثل ہو جاتا ہے اس کے سامنے جیسا جاتا تھا اور کہتے ہیں کہ اگر طیر جی سے چڑیا تین میں جنتی کے اور وہ کہا ہے جتنا جاتا ہے
 اس میں سے پہرہ و زندہ ہو کر آتا ہے (نہی) اور اللہ جل جلالہ کی مالکات جنت کے ذکر کیا آجہ جیو کا کہ حکم کو لا اقلہ مہالہ میں ذکر کیا جیو میں اور مسند میں سے نقل اس کی تقریر
 کرتے ہیں چانچا بیلے جیو اس میں کے فاکہر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وفا کہ تیرہ لاقطوۃ ولا منقوۃ اس بن عباس سے فرمایا کہ مقطع و تمام نہیں ہوتا اگر وہ توڑ جاوے اور کسی کو اس میں
 کا لینا مشکل نہیں ہوتا اور موقوف ہے کہا مقطع نہیں طویل زمان سے اور منوع نہیں بالانسان یعنی فصل اس کی تمام نہیں ہوتی اور کچھ نہایت اس میں نہیں لگتے جیسے نار دنیا میں
 اور وارہ ہوا ہے کہ جب توڑا جاتا ہے کچھ میوہ اس میں نور پیدا ہو جاتا ہے بل اسکا دوا اس سے اور مسلم بن جابر سے مروی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا وہ جگہ اہل
 جنت اور پیو جگہ اور نہ توڑی گئے اور نہ پھینکے جاویں گے اور نہ پیاہ کر گئے کہا انکا بیہم ہو جاوے گا ایک دکان میں کہ خوشبو کے مثل مشک کے کہ ابہام ہوگی انکو تیرہ اور کبیر
 جیسے دنیا میں دم آتا تھا ہے اور حاکم نے اس میں روایات کے ہے کہ آیت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بیوہ اور اسی کہ ہامی ابی القاسم کہتے ہو جنتی جنت میں کہا ہے
 پتے میں اور اپنے لوگوں کے وہ بیوہ کہ تہا تہا لگا دے اور اگر شکے اسکا تو میں نے تھ کر دے گا یعنی تحفہ سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پر دو گار کے
 کہ یہی جان اس کے ہاتھ میں کہ اہل جنت کے دیا ہوگی ہر ایک کو اللہ تعالیٰ سے قوت سوم دونی کہا ہے پشاور جماعت کی سو کہا ہو جی کہ جو کہا ہوگا اور آپ نے گا ہوگی اسکو حاجت سے بلو
 وراز کے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجت ان کی رفع ہوگی اس طرح ایک پسند انکا ہر ایک کے جلد میں مثل مشک کے پہرے پٹ انکا خالی ہو جاوے گا اور کچھ سوا بن جہنم
 سے مروی کہ فرمایا انھیں سے صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو نظر کر لیا جنت کے پرندوں کی طیر اور خواہش کر لیا تو ان کی سوا سنی وقت و دگر پیکر تیرے کی ہونا ہوا (حدیث) اور
 روایت ابی سعید خدری کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوگی ماری میں قیامت کے دن ایک روٹی کہ ہیکل کا اسی جبار اپنے ہاتھ میں جیسا کہ تہکتا ہی ایک تہہ میں

جنت کیابان

انکے اور نتیجہ کا نشان حال معلوم ہے اور ضمحل اسود اور اکیان درجات نشہ سے احسان ہے مگر معاملہ اول نہیں ہے نہ ہی صحت اعمال کے اور معائنہ فرہین شہر میں کمال کے اور لفظ احسان کا اکثر استعمال ہے تاہم قدامین اخیر میں کے اور کمال ایمان کے واسطے چاہئے تحقیق اسکے مقدمہ میں گذری اور آخر میں سوال کیا انکا جبریل نے کہ اہل اسکے قلیل ہیں وقلیل ہائم العلم جہل من القلیل اور ایک جہ سے بھی احسان صفات افعال سے ہے بلکہ لفظ اوصفت اور شرط کا درجہ تاخر ہے و صوفت اور شرط کی درجہ سے قبل فرمایا آپ جس سے تم کو جتنے ہوئی کچھ زیادہ علم میں آتا ہے اس سے معلوم ہو کہ اسٹوں وحقی کو ضرور ہے کہ جو چیز سے معلوم ہو تو لا الحکم لاوری کہہ دی اور میں شرابی نہیں اور خیال نہ کرے کہ سیر کر نشان ہوگی بلکہ اس سے اور اسکا دوع تقویٰ اور محتاط ہونا لوگوں میں ظاہر ہوگا اسی لہی کہا گیا ہے کہ لاوری بصفت علم اور یہ سوال جبریل کا ہے اور نظر سے نہ ہا کہ لوگ اسکے وقت کو جان لین بلکہ اس سے قصو کہنے ہا کہ لوگ اسکا وقت پوچھنے سے باز رہیں چاہیہ سوال وجواب یا تھا جو حضرت انکو دیا اللہ میں عجیب لطف ہوا کہ لیت کی پر شدہ میں ہر چہ تھا مگر فرق سا تھا کہ وہاں جبریل مسلول تھے اور یہاں باطل اور جبریل نے ہی وہی جواب یا تھا جو حضرت انکو دیا اللہ میں عجیب لطف ہوا کہ لیت کی پر شدہ نہیں ہے تو فرمایا ار تھا بصرفہ اور توین المرات کا لفظ ہے اور بعض میں شرط کا المرات جمہی المراتک اثبات یا حذف یا بعضے علامتے اور شرط جمع ہی شرط کی وجہ سے بعضے علامتے مگر یہاں المراتک شرطی قیامت مراد میں کہ مقدمہ قیامت اور مقارن اسکے میں قول ان ملد لالامہ تہل بعضے بعض توین ہا یا آپ ہی بخوانی اور اس کے معنی سند اور تہ کے معنی سیدہ یعنی جنگی لومٹی اپنے بی اور مالک کہ اپنے سیان اور مالک کو چاہئے بعضے داتوین بعد کیا اور بعض سے مراد ہی سیدہ و مالک ہے اور یہ گنا ہے کہ کثرت اولیٰ سرار سے کہ جب نوڈیو یوں ولاد ہوگی تو انہی کو یا ولاد کی نوڈی سے اسلے کہ ملک سے انکے باپ کے اور بعضوں کہا کہ مراد ہے کہ اسطین اکثر کثرت زادی ہوگئے کہ انہی انکے رعیت ہوگی اور وہ اسکے حکم اور سیدہ اور بعضوں کہا مراد اسے خدا حال ہے اور کثرت بیع امہات ولا ولا خرام ولہ کہتے کہ اپنے ولاد کے ملک میں آباد ہوگی اور وہ خراج دے گی کہ یہ سیر ہے ان کے ہا کہ اسکا لفظ و فکر کر کے اور بعضوں کہا مراد اس سے کثرت حقوق یعنی ولاد ان سے ایسا معاملہ کر گیا کہ کام خدمت لیگی کہ جسے نوڈیو یوں کہتے ہیں اور نوڈی فرمایا ہے کہ اس حدیث میں دلیل نہیں ہے جو ازیم پر ام ولاد کے اور نہ اسکے منہ پر اور لطف یہ کہ دوڑی کہا گیا اس سے استدلال کیا ہے ایک ہے جواز پر اور ایک منع پر قول اور یہ کہ دیکھتے تو گئے پیر بہن تن کو کو نحو مراد اس سے اتقلع اسافل ہے اور توکل ارادل کہ کہنے لوگ وضیت میر ہوگئے اور میں چاہیہ شاعر عرب کہا ہی شعر اخالقہ الا مائل بالاعالی فقد طابت منادۃ الذباہ اور اس قول میں جس سے اجابہ انتشار اسلام اور استیلا اہل اسلام کی کہ وہ غالب ہو گئے ملکوں پر اور فیکر گئے کھارے عورتوں کو اور کثرت ہوگی انکی ولاد تو ایہ کہلا کہ محمود میں تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ لفظ دین کا شامل ہے اسلام و ایمان احسان کو کیا کہ جسے تہ کے ہی مقدمہ میں اور بعضی داتوینن آیا ہے کہ آپ فرمایا قسم ہے اس پروردگار کے کہ میر جان سکی یا تہ میں کہ جبریل جب میر پاس آئی میں میں فی انکو چاہیہ مگر اس بار کہ میر چاہا میں انکو کہ میر پیہ سے نہ ہوا ہے (وہا آخر مراد یا ارادے سے شخ ہلا حدیث و التقطاکل من النوروی القسطانی باب ۱۰) و جاہا فی و صافہ الفاضل فی ایمان باب ۱۰ میں بیان کہ فرائض ایمان میں داخل ہیں عن ابن عباس قال قد رآہ عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا انا ہذا النبی من ربیعۃ ولسنا انصل لہ الا فی الفہم الحکمیر فہم ناسیئہ ناخذہ عنک وندعی الیہ من وراءنا فقال امروہم فاذبحوا ایمان باللہ ثم قسروا ہا لہم کفۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ وافر الصلوۃ وافر الزکوۃ وان تودوا خمس ما غنمتم ترجعوا الیہ ابن عباس کہ کان فی قاصد عبد القیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کے کہ ہر ایک پر ایمان یہ بتدیکہ میرا کہ اسکے سبب ہم ہمیشہ حاضر نہیں ہو سکتے آپ کی خدمت میں مگر حرام کے مہینوں میں ہے شہر میں کہ عربان نوزد کیس کو ہوتے اتنے متہمہ سو آپ کا حکم دیکھتے کہ کیا ہے کہ ہم میر عمل کریں اور زینب تحریف کریں اسکے اور کو کہ اپنے سوا سوا فرمایا آپ کی میں ملو کہم کرنا میں چاہیہ جن کا ایمان لانا اللہ تھا پر فیکر ہے آپنی ایمان کے کہ ایمان کہ ای دیا ہی اس امر کے کہ کوئی محبوب جو حق نہیں سوا اللہ کے اور میں رسول ہوں نہ تھا کا اور قایم کرنا مانا کا اور اور انکو تہ کا اور کہ داتوین خمس نہیں ہے یعنی ہر شخص نے تقیر ایمان کے ان ملکوں کی ف رایت ہم سے قتیہ ہے انہوں نے حاد بن یدسی انہوں نے ابی حمزہ ہی انہوں نے ابن عباس نے انہوں نے بنی حنیئہ علیہ سلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو جہش جو کانہم خیر عن عمر بن الدرداء کہ شہبہ ابی حمزہ سے ہی فرمایا کہ ائین یلفظ انکون کلا ایمان شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قد کلدت یعنی کیا تم جانتے ہو کیا ہے ایمان کو ای دیا کی کہ کوئی مہجور جو حق نہیں سوا اللہ کے اور میں رسول ہوں نہ تھا کا پروردگار کیا آخر حدیث کہ سنائیں قتیہ کہ وہ فرمایا تہی نہیں کیا میں مثل ان چاہئے ہا کہ کیسے مالک بن انس اور شری بن سعد اور عمار بن عبد ملکی اور عبد الوہاب ثقفی

زاد علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام

کلمہ نصیحت کا بیان

ایک فرمایا میں اور افعال ہی سیر پر نہیں داخل ہو ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آوے گی **باب** حاجۃ فی حرمین الصلوۃ ابن سنیلت بن نازک کے عن **عمر** بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفره ما أصبحت يوماً فربما منه ونحن نسير فقلت يا رسول الله أخبرني بعمل يدخلني الجنة ويباعدني عن النار قال لقد سألتني عن عظيم وإنه ليس بمعظم من كثرة الله عليه نعل الله ولا تشرك به شيئاً وتعلم الصلوة وتؤتي الزكاة وتصوم رمضان وتحتج البيت ثم قال ألا أدلك على أبواب الخير الصوم حجة والصدقة نفقة الحظيئة كما يطعم المملوك وصلوة الرجل من حج في الليل قال ثم تلا تجا في جنودهم عن المضاعف يدعون ربهم حتى بلغ يملكون ثم قال ألا أخبرك بأمر كراه وعمود وذروة سنامه قلت بلى يا رسول الله قال رأس الأمر الإسلام وعموده الصلوة وذروة سنامه الحجة ثم قال ألا أخبرك بملاك ذلك كله قلت بلى يا رسول الله قال أحسن ما سمعته قال قلت عليك هذا فقنت يا نبی اللہ واتموا الحدیث وما نلتکم بہ فقال کلنک ما مک بامعاد وهل یکتب الناس فی التلوی علی وجہہم اذ علی مناہرہم الاصل والیسہم ترجمہ دایعہ معاون جس کے کہا انہوں نے کہ تم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نفر میں مسجد کو ایک زمین قریب تہا حضرت کی اور ہم سب لوگ چلے جاتی تھی سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ جو بھی مجھے عیسیٰ کے کہہ کر ہی درجت میں اور درود کی بھی درجہ میں فرمایا آپ نے ٹہری بات پوچھی اور وہ اس کے جیسے انداز میں درود کی عبارت کرے تو اللہ کے اور شریک نہ کری گا کیوں کہ اوپر کا یہ کہے تو نماز کو اور ادا کری تو کو کوہ اور روزی کہی تو رمضان کی اور حج کرے بیت اللہ کا پھر فرمایا نبی کیا خبر دو میں تھجو خیر کی درود سے سیدہ جہا نبی کا کہہ کر دیا نبی کا کہہ کر دیا نبی کی جہا نبی الگ کو نماز اور دیکھ رانی میں نبی یہی درجہ پر پڑی ہے یہ بات تجا نبی اسی نے فرمایا کیا خبر دو میں تھجو خیر لیس الام کے اور لیس عود اور درود سلام کی عرض کی نبی کیوں نہیں اسی رسول اللہ تعالیٰ کے فرمایا آپ نے لیس الام تو سلام اور عود اس کا نماز اور درود سلام اس کا جہا نبی پر فرمایا آپ نے کیا خبر دو میں ان سے کہی کہ نبی کیوں نہیں اسی رسول اللہ کے کہا اور نبی سو پڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی زبان اور فرمایا کہ کہہ لیں اس کو پشاد پر عرض کی نبی اسی نبی اللہ کی کیا خبر پڑی ہاں شکلا نبی بانو نبی سے جو کہتے ہیں فرمایا آپ نے درود تجہ تری نبی ان میں ادا کیا اور کوئی چیز گرائی ہے کو کو کو درود میں ان کے مونس ہو کر بل جائے تھو کہ بل سوا حصہ انسان کیلئے **ف** یہ حدیث حسن ہے مترجم فخر زکریا کے درود نبی کے خیر اس سے داخل ہوا اور اپنے جلال والی کو فوق بخیر کے یا اس کے قابل ان افعال کے برکت سے ارباب غیر میں داخل جو قولہ روزہ سیر سے لئے روزہ کہ نبی آدمی لگا ہی تھا نبی سلمیٰ کہ اکثر ان نبی آدمی کے شہوت اور غضب سے ملتی ہیں اور روزی سے دونوں کا دور گزرتا ہے اس لیے گویا وہ سیر میں دنیا میں آفات شہوت و غضب کے اور آخرت میں عذاب کے کو قریب تر ہے آپ نے یہ بات تجا نبی سے یقولون تک پوری آیت ہے نبی ان حق بھٹھ عن المضاجر یلکون ان یصھو حقاً وطمعاً ویرتاد ذھم شفیقون فلا تعلم نفساً الا حقاً لھم من قوۃ اغنیہ جزاء عما کانوا یعملون سنیۃ الگ نبی میں ان کی کو ملے نبی سونا کیلئے کہتے ہیں ان سے کہ نبی ان سے نبی صالح نبی اور جہاد کا پھر فرج کرتے ہیں **ف** اللہ ہی لایم تران میں نہ اس سے ڈرا اور اس سے بندگی کرتے تو قبول ہے ڈرا اور پھر دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور کی خوف و جاسی مذکور ہے تو یہ ہے کہ قبول نہیں اور مضمح القرآن اس کو کسی جھوک معلوم نہیں جو نبی اور اس کے واسطی ہند کے کہہ کو کہہ بدلا اس کا جو کہتے ہیں **ف** اور مفسرین کا اختلاف ہے کہ اور اس آیت کی کیا ہے چنانچہ اس نے کہا کہ آیت ہمارے ان میں خیر انصار میں ترجیح ہے کہ ہم مغرب پر کام میں حاضر تھے ہم نے خاتہ تھی یہاں تک کہ خاتہ لیتے تھے حضرت اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور اس سے یہ بھی کہہ رہا ان صحابہ کے حق میں نازل ہوئی ہے جو مغرب کے عشا تک نماز پڑھتے رہتے تھے اور نبی قول ہے ابو عامر اور میں منکر کا کہ ان لوگوں نے کہا ہے کہ اور اس صلوة آوا میں ہے اور ان جاس مروجی کہ ملا کہ کہہ لیتے ہیں ان کو جو نماز پڑھتے رہتے ہیں مغرب و عشا کے درمیان اور وہ صلوات آوا میں ہے عطانی کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ نہیں سوجھتا کہ عشا نہیں پڑھتے ابی الدرداء اور ابی ذر اور عبادہ بن صامس کہہ لیتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو عشا اور صبح کی نماز عبادت ادا کرتے ہیں چنانچہ مروجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسے عشا کی نماز عبادت پڑھی گویا نصف شب جاگا اور جسے صبح کی نماز عبادت ادا کی گویا سارے عبادت میں جاگا اگر ان سب قولوں میں شہودی قول ہے جیسے حدیث ابی اس ہے اور وہی قول ہے حسن اور مجاہد اور مالک اور ذوالعی کا اور کجا عفت مفسرین کا اس کے بعد نبی نے ذکر کیا حدیث ابی اور پھر کہا روا ہے ابی اس سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم ہو کہ تم قیام لیل کو کر دو اسے الکی صاحبوں کا اور موجب ترجیح ہے تمہاری رب کے عرف اور کھڑے سیات کا اور روکنے والا ہے ابی اس سے اور کہا روا ہے ابی اس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تجو کیا سارے دن دومردن پر ایک دم مرکہ کہ ہمارے چھوٹی اور کھانسی

تبرکات

الاحقر

انفسه نور بایان می باشد کثرت اذن و بیان او را در کتاب کلمات و کلمات

واجب است اورعایت اتصال سندی بر غیر و تری او نقل کرنا عمل ثقیضا بطی لازم ہے اور چونکہ قبل اسکے تواتر کے پڑھنے اور اسکے لکھنے سے منور فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ کیا تم سمجھا
جاتے ہو اپنے ذہن میں جسکیک بود و نساقت میں جو چنانچہ باری یہ مضمون مروی ہے اس حدیث میں اتنی اعانت دی کہ اگر مقتض و موافق و شالائے نفل کے راہ اور اسے عبرت
لو تو کچھ مضائقہ نہیں بشرط اور احکام کہ وہ شریعت محمدیہ سے منور ہو چکے ہیں اور اگر انکی سند متصل یا ایک نفع تو ہی کچھ مضائقہ نہیں اسکے کہ مقتض عبرت لینا ہی ثبات کسی
موضوعہ کا یا تحصیل کسے عقیدہ کی کر اسکے لئے شریعت محمدیہ کافی ہے کہ اذالہ شیخ فی شرح مشکوٰۃ باب ما جاء ان الدال علی الخیر کما علیہ باب تعلیم خبر کے کہ اس میں **عَنْ**
النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لِيَخْلَهُ فَلَمْ يَخْلُ عِنْدَهُ مَا يَخْلُوهُ فَلَدَلَهُ عَلَىٰ خَرْجِهِ قَالُوا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْبِرْ هَذَا
لَا تَدَالُ عَلَىٰ الْخَيْرِ كَمَا عَلَىٰ تَحْمِيلِ رَأْيِهِ اس میں مالک سے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد سواری مانگے کہ سو نہ پائی گئی کہ اس مرد کو اس پر سواری پائی گئی
اسکو ایسے شخص کے پاس کہ سواری ہی اسکی اس شخص کو اور خبر دی گئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا آپ نے بتلایا کہ والاخر کا ثواب میں شل کر لیا ہے کہ **ف** سبایز
ابن سود اور برید سے ہے روایت ہے یہ حدیث غریبہ اس سند میں یعنی رضی اللہ عنہ کے روایت ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں **عَنْ** ابی مسعود
الندری عن أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم ليخذه فقال إنه قد أدبني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم واشتد فقال أنا فأنزلني فخله فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذل على خيرة فله مثل أجر فاعله أو قال عالمه ترجمہ روایت ہے ابی مسعود سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
سہا ہی مانگتا ہوا اور عرض کرتے تھے کہ یہ جانو مرد کیا ہے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو تم فلا نے شخص کے پاس سرگیا وہ اسکی پاس اور سواری ہی اسکی اس شخص کو تو فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دلالت کری کسی چیز پر اسکو ثواب ہے مثل کر لیا ہے کہ **ف** ابی ہاشم مائل کہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو جعفر شیبانی کا نام سید بن ابی ہاشم
اور ابو مسعود مدنی کا نام عقبہ بن عمرو ہے روایت ہے کہ حسن بن علی غلام نے عبد اللہ بن میسرہ انہوں نے اعرش سے انہوں نے ابی عمرو شیبانی ہی انہوں نے ابی مسعود
انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مائدہ کے اور کہا امین شل اجر فاعله اور شک لیا امین **عَنْ** ابی موسیٰ الاشعری عن النبي صلى الله عليه وسلم قال شفع
ولو جبر وأبفضي الله على لسان نبيه ما شاء ترجمہ روایت ہے ابی موسیٰ اشعری کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفاعت کرو تاکہ اگر باوجود جاری کر لے اللہ تعالیٰ
اپنی نبی کی زبان پر جو چاہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ ابن ابی موسیٰ میں کہ روایت ہے انسی ثوری اور صفیان بن عیینہ اور برید کہ کثرت
ہے وہی میں ابی موسیٰ اشعری **عَنْ** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نفس تغفل ظمرا لا كان على ابن آدم كفل
من دمه ذاك لا تاة أول من استن الفقتل وقال عبد الله بن مسعود الفقتل ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا
نہیں ہے کہ قتل کیا جائے ظلم کی راہ میں اگر یہ ہو تو اس میں آدم یا ایک بار گناہ کے جو ہے اور ایسے ہی کہ گئے ہیں بارہ والی قتل کے اور عبد الرزاق نے کہا اس میں اس کی اور
سنت کے ایک ہی میں اور اس کے سے بنیاد والی سنت سے قتل ناحی کی **ف** حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** فی من دعا الی ہدی فاشبع ابی اس شخص کے ثواب
میں جسے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں اسکی راہ میں **عَنْ** ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعا الی ہدی فاشبع ابی اس شخص کے ثواب
مثل أجر من تبعه لا یفقد ذلك من أجورهم شيئا ومن دعا الی ضلالة كان عليه من الإثم مثل آثام من تبعه لا یفقد ذلك من آثامهم
ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکی کہ بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف اسکو ثواب ہوگا مانند ثواب ان لوگوں کے جنہوں نے اسکی فرمانبرداری کی
نیز کے کہ ان کے ثواب کو کچھ لینے لینے اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ غیب سے دعوت کر لیا کیونکہ نامنی والو کی بار ثواب ہوگا یہ نہیں کہ ان کے ثواب سے کاٹ کر کسی دیا جائے اور جسکی بلایا ضلالت
کی طرف اسکو گناہ ہوگا ان لوگوں کے گناہ کے مانند جنہوں نے اسکی بات اپنی نہ مانگیا ان کے گناہوں کے کچھ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے تمام جمع جسے بلایا لوگوں کو ہدایت
کے طرف لینے ایمان و توحید اور اتباع حدیث کی طرف اور ایمان کی قیامت سنت اور احیاء اور موت میں اور سیلا علوم و فنیہ کو تصنیف و تالیف و طبع و کتابت ہی بصر
اموال و ذہن ہی سنا و جہاں اسکو جسے قیامت تک ان سب کا ثمنے تابع ہوں گے اور قبول کرین اسکی دعوت کو اور دخل میں امین مجتہدین بابرکت کعبی تالیف ہی
ایک جہان کو فائدہ ہوا اور قیامت تک اس کے ثمرات اور برکات سے سائر نہت ملا مال ہے اور شامل ہیں امین مجتہدین امت کہ جسکے استنباطات صحیحی الیک عالم مستقیم ہوا اور
خستہ کیا ہے انورا احتیاجات سے ہر ایک خوشحال ہے اور بصر طرہ ہر واقعہ و فاسح و داعی الی الخیر و موافقت اور مقیم سنت کو اس بشارت میں اپنے حوصلہ کی افادہ و سستی کے مرقا

حصہ ہی تو جس نے کمال حاصل کیا صرف یعنی بدعت کا کلمہ نہ تھا بلکہ علم جو درجہ کی رسم والی افعال شریعت میں پہلانی امور پر جاریہ اور محرمات شرعیہ و تقاضی جرمہ لوگوں کو سکھانی فق و فحور کی ترغیب کثرت دور کے تخریص محمدات امور کی ترمیم لوگوں کو ذہن نشین کی سنائی بارگاہ کی ساتھ اپنی اتباع کا بھی وبال و کمال بارگاہ کی اور عاقبت تباہ اور نامہ سیاہ جو امثالہ من و انکس اور فاضل سے اس عید میں بروہی بدعت اور ماحی سنت اور افعال احکام ملت اور ترجیح محرمات و غیرتین باعث آفات موجودہ سنت و تعلیمات **عن** جریر بن عبد اللہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سن سنة حسنة فاعلم عليها ثلث اجرة ومثل اجر من اتبعه غير ممنوع من اجورهم شيئا ومن سن سنة شيرة فاعلم عليها ثلث اجرة ومثل اجر من اتبعه غير ممنوع من اجورهم شيئا ترجمہ ہا یہ ہے جریر بن عبد اللہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنیہ یا طریقیہ پہلایا اور لوگ تابع ہوئے اس کے اس طریقہ میں سے سو سال کی عمر کے اپنے عمل کا اور ثواب اس کے تابعوں کے مانند ہر سال کے لکھا یا جائے اس کے ثوابوں کے کچھ اور سبلی کا لایا طریقیہ اور لوگوں کے بعد اس کی عملی ہوگا اس پر جو کچھ عمل کا اور جو کچھ ان لوگوں کا تابع ہوئے اس کے تابعوں کے لکھا یا جائے اس کے کچھ **ف** اس میں خلیفہ نبی ہوا ہے یہ حدیث حسن صحیحہ ہے اور مروی ہوئی کہ سنہ و نبی ہر بن عبد اللہ کہ انہوں نے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور مروی ہوئی یہ حدیث مندرجہ جریر بن عبد اللہ ہی انہوں نے روایت کی ہے اپنے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی عبد اللہ بن جریر ہی انہوں نے روایت کی ہے اپنے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مترجم تو لایا طریقیہ پہلایا دیکھنے کسی مری ہوئی سنت کو حلال دیا کسی حرام السلام کو جاری کر دیا صدقات و خیرات کو موافق طریقیہ سنو کہ جاری کر دیا اور واجد دیکھ لوگ کسی چار اور حلال دیکھ کر دیا اور مہینہ لوگوں بدعت نبی نکالی یا کوئی طریقیہ محدثہ جاری کیا یا کوئی رسم جدیدہ حدث کی اس کے کہ حضرت نے دیکھ حدیث میں فرمایا ہے شر الایموتی ما بہ بطریقہ محدثہ محدث کو حضرت سنت خیر کی فرمایا ہے کہ تو اور جس نے لایا طریقیہ یعنی حدث کی الدین کیا اور رسم جدیدہ کالی کی قیامت کے کہ تابع کا وبال و تریکا آئیں ہر نبی بعد میں ہی تجلید ہوئے کہ اور بطریقہ بدعت جو رات اور دن ہزار ہا بدعات نکالتے چل جاتے ہیں اور ان کے اتباع ملتا ہل قبول کرتے ہیں اور رسوم اربعین کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فضل والکل فاتی ہر اور اس راہ میں انکا اجرا و عیب برکت اور ترک موجب طاقت جانتے ہیں **باب** الاخذ بالسنۃ واجتناب البدع علق باب سنت اور بدعت بیان میں **عن** ابن عمر بن ساریہ قال وعظنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يومنا بعد صلوة الفداء موعظة بليغة ذرقت فيها العيون ووجلت فيها القلوب فقال رجل ان هذا موعظة من رزق فماذا تعهد اليك يا رسول الله قال اوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وان عبد مومن فانه من بعض منكم يري اجتدا فاكيدرا وياكم ومحمد ذات الاصول فانها صلالة فمن ادرك ذلك منكم فليصبر عليها وسنة اخفاء الواسدين المهد بين عصوا عليها بالناس اجدر ترجمہ ہا یہ ہے ابن عمر سے روایت ہے کہ باض بن ساریہ کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبر ہر نازکے بعد ہی کامل اور پھر نصیحت کہ جو ش میں آئیں اس سے انہیں نہیں ہر سب نے لگے اور کہنے اس سے دل نیچے خوف خدا سے سوعہ سے کہ ایک کوئی کہ نصیحت تو حضرت ہوئی کہ ہے سو کی وصیت فرمائی میں آپ کہوئی سوال کہ فرمایا اپنے وصیت کرتا ہوں میں تمکو اس کے درستی اور بات مٹنی اور کہا منہ کی اگرچہ کہ موم پر ایک بندہ جس نے اس کے کہ جزوہ ہر گاہ میں کہ یکہ اختلاف کثیر ہو تو تم خطے ہوئی کا مومن اس کے کہ نبی کام پر چلا اگرچہ جس نبی یا تم میں سے اس وقت کو تو لازم کرے یہ سنت کو اور خلفائی راشدین ہر بات والہ کی سنت کو مضبوط کر دیا و اسکا وارث ہوئے **ف** یہ حدیث حسن صحیحہ ہے اور روایت کے ثور بن یزید بن خالد بن معاذ کہ انہوں نے عبد الرحمن سے انہوں نے عباس سے انہوں نے اپنے سے انہوں نے سلم سے مانند اس کے روایت کی ہے جسے یہ جن میں علی علیہ السلام اور نبی لوگوں کے کہا انہوں نے کہ روایت کی ہے ابو عامر سے انہوں نے ثور بن یزید ہی انہوں نے خالد بن معاذ کہ انہوں نے عبد الرحمن بن عمر و سلم سے انہوں نے عباس بن ساریہ ہی انہوں نے اپنے سے انہوں نے سلم سے مانند اس کے اور باض بن ساریہ کہ انہوں نے ابو جہر سے اور روایت کی کہ نبی حدیث حجر بن جبر سے انہوں نے روایت کی ہے باض بن ساریہ ہی انہوں نے سلم سے انہوں نے سلم سے انہوں نے سلم سے انہوں نے سلم سے **عن** جریر بن عبد اللہ عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا بد لرجل من الحارث بن عكرمة قال علمه يا رسول الله قال انه من احيا سنة من سننك فاعلم عليها ثلث اجرة ومثل اجر من اتبعه غير ممنوع من اجورهم شيئا ومن سن سنة حسنة فاعلم عليها ثلث اجرة ومثل اجر من اتبعه غير ممنوع من اجورهم شيئا ترجمہ ہا یہ ہے جریر بن عبد اللہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنیہ یا طریقیہ پہلایا اور لوگ تابع ہوئے اس کے اس طریقہ میں سے سو سال کی عمر کے اپنے عمل کا اور ثواب اس کے تابعوں کے مانند ہر سال کے لکھا یا جائے اس کے ثوابوں کے کچھ اور سبلی کا لایا طریقیہ اور لوگوں کے بعد اس کی عملی ہوگا اس پر جو کچھ عمل کا اور جو کچھ ان لوگوں کا تابع ہوئے اس کے تابعوں کے لکھا یا جائے اس کے کچھ **ف** اس میں خلیفہ نبی ہوا ہے یہ حدیث حسن صحیحہ ہے اور مروی ہوئی کہ سنہ و نبی ہر بن عبد اللہ کہ انہوں نے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور مروی ہوئی عبد اللہ بن جریر ہی انہوں نے روایت کی ہے اپنے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی عبد اللہ بن جریر ہی انہوں نے روایت کی ہے اپنے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مترجم تو لایا طریقیہ پہلایا دیکھنے کسی مری ہوئی سنت کو حلال دیا کسی حرام السلام کو جاری کر دیا صدقات و خیرات کو موافق طریقیہ سنو کہ جاری کر دیا اور واجد دیکھ لوگ کسی چار اور حلال دیکھ کر دیا اور مہینہ لوگوں بدعت نبی نکالی یا کوئی طریقیہ محدثہ جاری کیا یا کوئی رسم جدیدہ حدث کی اس کے کہ حضرت نے دیکھ حدیث میں فرمایا ہے شر الایموتی ما بہ بطریقہ محدثہ محدث کو حضرت سنت خیر کی فرمایا ہے کہ تو اور جس نے لایا طریقیہ یعنی حدث کی الدین کیا اور رسم جدیدہ کالی کی قیامت کے کہ تابع کا وبال و تریکا آئیں ہر نبی بعد میں ہی تجلید ہوئے کہ اور بطریقہ بدعت جو رات اور دن ہزار ہا بدعات نکالتے چل جاتے ہیں اور ان کے اتباع ملتا ہل قبول کرتے ہیں اور رسوم اربعین کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فضل والکل فاتی ہر اور اس راہ میں انکا اجرا و عیب برکت اور ترک موجب طاقت جانتے ہیں **باب** الاخذ بالسنۃ واجتناب البدع علق باب سنت اور بدعت بیان میں **عن** ابن عمر بن ساریہ قال وعظنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يومنا بعد صلوة الفداء موعظة بليغة ذرقت فيها العيون ووجلت فيها القلوب فقال رجل ان هذا موعظة من رزق فماذا تعهد اليك يا رسول الله قال اوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وان عبد مومن فانه من بعض منكم يري اجتدا فاكيدرا وياكم ومحمد ذات الاصول فانها صلالة فمن ادرك ذلك منكم فليصبر عليها وسنة اخفاء الواسدين المهد بين عصوا عليها بالناس اجدر ترجمہ ہا یہ ہے ابن عمر سے روایت ہے کہ باض بن ساریہ کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبر ہر نازکے بعد ہی کامل اور پھر نصیحت کہ جو ش میں آئیں اس سے انہیں نہیں ہر سب نے لگے اور کہنے اس سے دل نیچے خوف خدا سے سوعہ سے کہ ایک کوئی کہ نصیحت تو حضرت ہوئی کہ ہے سو کی وصیت فرمائی میں آپ کہوئی سوال کہ فرمایا اپنے وصیت کرتا ہوں میں تمکو اس کے درستی اور بات مٹنی اور کہا منہ کی اگرچہ کہ موم پر ایک بندہ جس نے اس کے کہ جزوہ ہر گاہ میں کہ یکہ اختلاف کثیر ہو تو تم خطے ہوئی کا مومن اس کے کہ نبی کام پر چلا اگرچہ جس نبی یا تم میں سے اس وقت کو تو لازم کرے یہ سنت کو اور خلفائی راشدین ہر بات والہ کی سنت کو مضبوط کر دیا و اسکا وارث ہوئے **ف** یہ حدیث حسن صحیحہ ہے اور روایت کے ثور بن یزید بن خالد بن معاذ کہ انہوں نے عبد الرحمن سے انہوں نے عباس سے انہوں نے اپنے سے انہوں نے سلم سے مانند اس کے روایت کی ہے جسے یہ جن میں علی علیہ السلام اور نبی لوگوں کے کہا انہوں نے کہ روایت کی ہے ابو عامر سے انہوں نے ثور بن یزید ہی انہوں نے خالد بن معاذ کہ انہوں نے عبد الرحمن بن عمر و سلم سے انہوں نے عباس بن ساریہ ہی انہوں نے اپنے سے انہوں نے سلم سے انہوں نے سلم سے انہوں نے سلم سے **عن** جریر بن عبد اللہ عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا بد لرجل من الحارث بن عكرمة قال علمه يا رسول الله قال انه من احيا سنة من سننك فاعلم عليها ثلث اجرة ومثل اجر من اتبعه غير ممنوع من اجورهم شيئا ومن سن سنة حسنة فاعلم عليها ثلث اجرة ومثل اجر من اتبعه غير ممنوع من اجورهم شيئا ترجمہ ہا یہ ہے جریر بن عبد اللہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنیہ یا طریقیہ پہلایا اور لوگ تابع ہوئے اس کے اس طریقہ میں سے سو سال کی عمر کے اپنے عمل کا اور ثواب اس کے تابعوں کے مانند ہر سال کے لکھا یا جائے اس کے ثوابوں کے کچھ اور سبلی کا لایا طریقیہ اور لوگوں کے بعد اس کی عملی ہوگا اس پر جو کچھ عمل کا اور جو کچھ ان لوگوں کا تابع ہوئے اس کے تابعوں کے لکھا یا جائے اس کے کچھ **ف** اس میں خلیفہ نبی ہوا ہے یہ حدیث حسن صحیحہ ہے اور مروی ہوئی کہ سنہ و نبی ہر بن عبد اللہ کہ انہوں نے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور مروی ہوئی عبد اللہ بن جریر ہی انہوں نے روایت کی ہے اپنے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی عبد اللہ بن جریر ہی انہوں نے روایت کی ہے اپنے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مترجم تو لایا طریقیہ پہلایا دیکھنے کسی مری ہوئی سنت کو حلال دیا کسی حرام السلام کو جاری کر دیا صدقات و خیرات کو موافق طریقیہ سنو کہ جاری کر دیا اور واجد دیکھ لوگ کسی چار اور حلال دیکھ کر دیا اور مہینہ لوگوں بدعت نبی نکالی یا کوئی طریقیہ محدثہ جاری کیا یا کوئی رسم جدیدہ حدث کی اس کے کہ حضرت نے دیکھ حدیث میں فرمایا ہے شر الایموتی ما بہ بطریقہ محدثہ محدث کو حضرت سنت خیر کی فرمایا ہے کہ تو اور جس نے لایا طریقیہ یعنی حدث کی الدین کیا اور رسم جدیدہ کالی کی قیامت کے کہ تابع کا وبال و تریکا آئیں ہر نبی بعد میں ہی تجلید ہوئے کہ اور بطریقہ بدعت جو رات اور دن ہزار ہا بدعات نکالتے چل جاتے ہیں اور ان کے اتباع ملتا ہل قبول کرتے ہیں اور رسوم اربعین کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فضل والکل فاتی ہر اور اس راہ میں انکا اجرا و عیب برکت اور ترک موجب طاقت جانتے ہیں

سنن ابی داؤد

بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور یحییٰ بن جعفر بن احمد بن حنبل وغیرہ کے جوامع میں حدیث کے اور وہ بن خالد نے کہا مشرقی ہی مغرب تک کوئی زیادہ اس میں نہیں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا امام مالک سے بڑا کچھ بھی بن سکتا تھا تو میں کوئی اصحاب میں امام مالک سے زیادہ امام شافعی نے فرمایا اگر امام مالک اور اس عینہ نہ ہوتی تو علم
اہل حجاز کا تشریف لجاتا اور کہا کہ اہل حجاز کا ذکر تو امام مالک ایک ستارہ روشن بن اور نقد علم حدیث کا ادب انکی نظر میں تھا کہ عبداللہ بن مساک فرماتی ہیں کہ
اکیلین میں امام مالک کے محفل ملائکہ منزل میں حاضر تھا اور وہ حدیث بیان کر رہی تھے اور اس کے کچھ لوگوں میں ایک بچہ تھا کہ اسے سولہ جگہ تک ملا اور چہرہ انکا تغیر ہو جاتا تھا
اور رنگ زرد ہو جاتا تھا اگر سلسلہ حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قطع کرتے تھے پھر جب فراموش ہو جاتا تھا تو اس کے کچھ لوگوں میں ایک بچہ تھا کہ اسے سولہ جگہ تک ملا اور چہرہ انکا تغیر ہو جاتا تھا
حال کیا انہوں نے فرمایا ان امور مجھے خبر کی اور کہا کہ میں ممبر کیا اس ملا نظر حلال حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور جعفر بن سلیمان سے لوگوں سے کہا کہ امام مالک ہمساک
بہت کو کچھ نہیں سمجھتے سو وہ غصہ ناک ہوا اور انکو بلایا اور بت لیا وہی اور کوڑے ماری اور بات کہنے سے ہاتھ کشا نہ لگا اگر کیا اور اس کے بعد انکی زبرد اور غت لوگوں میں اور
زیادہ ہو گئی جیسا چاہے شائد ان کے غم سے وہ ہاتھ نہ مارتے تھے کہ ان کے دل سے تسک نہ ہونے لگا اور اس کے بعد وہ ہوشیار ہو کر مالک کے واقعہ بتائے کہ میں داخل ہوا تھا
مالک پر مرض موت میں انکو دتی دیکھا سو میں نے سبب نہ کیا پوچھا انہوں نے فرمایا کیوں روئے اللہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جو فتویٰ میں اپنی رائی اور قیاس سے دی میں
ہر ایک کے محض میں ایک ایک کوڑا میں دنیا میں کہا لیتا اور ان کے خوف سے چوہا ہوا اور ان کے میں کوئی فتویٰ اپنی رائی سے نہ یا ہوتا اور یہ قول دلائل کرتا ہے انکے لئے
اور فتویٰ اور اصحاب طبرستان کے محمد بن ابی انیر اور مائیکہ سے دیکھئے ان کے علم میں اور داخل کرے اس فقہ کو ان کے ہمین مجلس میں اور جگہ ہی جنت لکھا و تین
انکے آئین باب ابی اللہ بن کافہ فی فضل الفقہ علی العبادۃ باب ہم کے افضل بن عباد بن سعید ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عندہ و سلم حقہ اسد علی الشیطان من الف عابد ترجمہ ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فقہ لینے عالم با محبت سے سنا
پھر ان کے بعد ہے زیادہ **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہر سکر اس سنی دین کے روایت ہے **ع** فیس بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
الذرک ما وہو بد من حق قال ما اقدمک یا اخی قال حدیث بلعن انک تحدثہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اما حدیث صحیحہ قال قال
اما حدیث لیس فیہ اثر قال لا قال ما حدیث اذ فی طلب ہذا الحدیث قال فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من سئل عن طریق اللہ
فیہ علیہ سئل اللہ یہ طریق الی الجنة وان المثلکۃ قطعوا جمعہم ارضی بطاہر وان العالم لیس یستغفر لہ من صلی اللہ علیہ وسلم
من فی الارض حق لیتان فی الماء وفضل السار علی سائر الذلک لکن العلماء ورنہ لا ینبای ان الایمان لہ یورث حق فیہ
ولا یرحمہ انما ورنہ العلم من احکمھم اھل حق وافر حرمہ وایت قیس بن شیبہ کہ الایمان ورنہ نیہ الی الدار الی یاس اور وہ وقت میں ہی تیوچا اور پورہ
کیون انی تم اسی بانی سیکہ کہا اسی کے مجھے خبر ہو چکی ہے ایک حدیث کے تم بیان کرتے ہو اسی سوا خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابوالدوانی کیا تم نہیں الی کسی اور حاجت
کو انے کہا نہیں کہا ابوالدوانی نہیں الی تم تجھت کہ کہا نہیں کہا نہیں الی تم کو اس حدیث کے طلب کو پھر کہا ابوالدوانی کہ بیشک میں نے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم سے کہ فرماتی تھی جو علی کوئی راستہ کہ وہ وقت ہو میں ملک کو آسان کر دیکھا اللہ تعالیٰ بسبب علی ایک ہر طرف جسک اور بیشک فرشتے پہنچاتی ہیں اپنی بازو طالع
کے زمانہ میں لے کر انکے منفرات لگتے ہیں جو لوگ میں آسمانوں میں اور زمین میں یہاں تک کہ چھایان مانی میں اور فیضت عالم کے باہر لے کر جیسے فیضت پانی
کے تاروں پر اور بیشک ہمارا درش میں ہمیں ہون کے اور پھر ان کے در پھر انوار و نور ہو کر ملکہ و نور ہو کر علم جو ہے علم حاصل کیا اسے خط و فرایا **ف** اور نہیں جانتے
ہم اس حدیث کو کہ ہر مہر بن جابر بن جریج کے روایت ہے اور اسناد اعلیٰ سیرت ذکرتہ فیہ فی سیرتہ ہر ایک ہم سے محمد بن غسان سے یہ حدیث اور وہی رسولی حدیث
عامر بن جابر بن جریج سے انہوں نے روایت ہے اور وہ بن جریج سے انہوں نے روایت ہے الی الدار اسی انہوں نے ہی علی اللہ علیہ وسلم سے اسے سمجھنے سے معفو نہ فرما دیا
روایت ہے **ع** یزید بن سلمۃ النخعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا کثیرا لا یحرف ان یسے اولہ اخرجہ عن النخعی بکثیرہ لکن ہما قال
ان اللہ فیہما تعلم ترجمہ ہے یزید بن سلمہ سے کہ انہوں نے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حدیث میں کثیرا جانتے ہیں کہ میں نے انکے اولی انکے
لے نب میں چھبہ تھیں کہ لو کہنے لگے ان تو حدیث کے کہ میں نے ان میں سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے کہ میں نے ان سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے اور انکی اعتبار سے اور حدیث کے

حدیث کے علم کا بیان

تو فرمایا اپنے درویشوں سے ان چیزوں کو جسے تو جانتا ہے یعنی محرومیت شریعی جو نتیجہ معلوم میں سے محروم ہو خوف خداوند تعالیٰ شانہ **ف** یہ حدیث اس طرح کہ اسناد کی متصل
 ہین اور سیر نزیک ہر سب سے اوپر خیال میں یوسف کہ ابن اشوع فی زید بن سلمہ کو نہیں پایا اور ابن اشوع کا نام سید بن اشوع ہی **عن** ابی ہریرہؓ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حُصِّلَتْ لَیْلَتُهَا فِی مَنَاقِفِ حَسَنٍ مِّنْهُمْ وَلَا فِقْهَ فِی الدِّینِ** ترجمہ روایت ابو ہریرہؓ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صلیبت
 میں کہی جس میں بنی ہین منافع میں ایک حسن مطلق اور سیر نزیک میں **ف** یہ حدیث عربیہ اور نہیں جانتی جس میں حدیث کو عنک اسامی مگر غلیف بن ابی سہب
 سے نو نہیں دیکھا ہے کہ کوئی روایت کرتا ہو اس کے ساتھ بن علا کے اور ہم نہیں جانتی کہ وہ کسی شخص میں **عن** ابی امامہؓ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم رجلاً واحدًا ھما عابدٌ والاخر عالم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضل النبی علی اذناکم ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلمہ ان اللہ وملائکۃ واکھل السموات والارضین حتی النملۃ فی محرابہا وحی الخوات لیصلون علی معلّم الناس الخیر ترجمہ روایت ابی امامہؓ ہی کہ
 ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ مردوں کا ایک پیچ عابد باور دوسرا عالم سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غلیبت عالم کے عابد پر اسی جیسے غلیبت
 سیر تمہارے ادنی پر پر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اندھا اور فرشتے اس کے اور انسان و زمین کے سب لوگ یہاں تک کہ چوٹی پہنچے سو ان میں اور صلہ نبی پانی میں دعا کی
 خیر کرتے ہیں اور رحمت پیچ میں اس شخص کے جو لوگوں کو نیک بات سہا **ف** یہ حدیث حسن ہے عربیہ صحیح ہی سائیں ابو ہریرہؓ بن حریث خراسی سے کہ
 فرماتے تھے سائیں فضل بن عیاض سے کہ عالم عامل علم غیر خاص کا رہا جاسی ملکوت سموات میں **عن** ابی سعیدؓ الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال ان یسبح المؤمن من خیر سبعۃ حتی یدکون منہا لا تحنہ ترجمہ روایت ابی سعیدؓ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیر بنی مومن خیر سے کہ حکایت
 یہاں تک کہ جو جانی ہے جلد کسی جنت میں **ف** یہ حدیث عربیہ غریب **عن** ابی ہریرہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النکۃ النکۃ صلاۃ المؤمن
 تحت وجدھا صلاۃ اخری ترجمہ روایت ابی ہریرہؓ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عیبت کا کہوئی مونی چیز ہے مومن کو جو ان باوی وہ اسکو حق ہے وہ اس کے
ف یہ حدیث عربیہ نہیں پہچانتے تراسلو مگر اسی سند ہی اور اس میں بن فضل مخوفی غلیف میں حدیث میں **ابو کرب** **الاستیذان والاداب**
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **یہ باب من استیذان اور آداب** کہ مروی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم + مترجم + مقدمہ اذان بالکستوری اور جانا عاب کتابی فتح باذنی یعنی یہ کام اسے سیر اجازت اور حکم سے کیا اور عاب کتابی اذان باشی اذان اذان
 اذان اذان اذان یعنی اذان اور خبر دار موائس چیز سے اور اسی سے قول اس کے کہ کا فاذنوا بحرب حتی اللہ ورسولہ یعنی خبر دار ہو اور اگر کا اور ہوشیار ہو جاؤ اسلوا سے لڑنی کو
 اور اذن لڑنی لڑنی اذان اذان استیذان اور دستور ہی اسکو فلان چیز کے اور فلانی کام کے اور اذان لڑنی علی الامیر یعنی اذان دیتی تھی اسکی جاکلی اور اس پر اذن
 موبیکی اور اسی سے استیذان یعنی دستور اور اجازت چاہنا اور اس مقام میں جیسے کہ قادم جیے وارہ پر کوئی اجازت گھر میں نہ جاوے اور یہ مضمون سے کہ تفصیل
 اسکی ضمن ابواب میں مذکور ہے اور ابواب جمعی ہادی کے اور ابواب الفتح شکفت اور عجب اور غنی زیر کی اور نگاہ کہنا چیز کے حکم کا اور ظاہر ہے کہ یہاں منی اخیر مومنین اسی
 ہے اور اسکو تعجب شکفت کی مضمون آج اور نام ہے طعام مہمانی اور کئی اکی کا اسی سے ہے اور یہ طعام دعوت چنانچہ حدیث میں آیا ہے وجعل فیہا مادیۃ یعنی طیار کا اہل
 ایک طعام دعوت کا اور یہاں ملامت ہے مگر داشت حدیثیہ اور حفاظت سنت سنہ شست ورفاست دعوات وغیرہ میں کہ تفصیل اسکی ضمن ابواب میں مذکور ہے +
باب کا جائز فی فساد السلام باب فتاویٰ سلام کے یا نہیں **عن** ابی ہریرہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ کا
 یمن والحدیث ہے ثویمو او لا تو میو حتی تحابوا الا اذکم علی الامر اذا انتم تعلمون کا بیکم اھل السلام بیکم ترجمہ روایت ابی ہریرہؓ کہ فرمایا رسول خدا
 اللہ علیہ وسلم نے فرماتے اس پروردگار کے کہ میری جان کے ہاتھ میں ہے کہ داخل ہوئے تم جنت میں جب تک کہ مومن نہ ہو گئے اور مومن ہو گئے جب تک کہ آپس میں محبت نہ ہو گئی اور
 کیا نہ جانا نہیں مگر ایک ایسی چیز کہ جب تم اسکو جلاوا آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہو جاؤ وہ چیز ہے کہ جانی اسکو سلام دو یا نہ دو اسی آپس میں **ف** اس میں عبداللہ بن
 اور شریح بن ہانی سے ہی روایت کہ وہ اپنے باب ہی روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن عمر اور ہارون السی اور بن عمر سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **باب** ما
 ذکر فی فضل السلام یا غلیبت میں سلام **عن** عمران بن حصین ان رجلاً جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی

افانک سلام کا بیان

علم کا بیان

آویں اور فرمایا اس جہان سے کہ داخل ہو کر شخص را کونہی کہ میں حضرت کے منہ فرمایا کہ یہ ہو یا میرے اپنی حرکت پاس آکر کو بیٹے نہ وہاں جو اپنے حضرت کے اذنان کی سیکتے

باب ما جاء في تزيين الكتاب باب کہ کہہ کر خال آؤد کہ کہیے بائین **عن** حابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كتب احدكم كتابا فليزينه فانما يحب للرجل ان يزين كتابه بابی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ کوئی تم میں کا کچھ تو جائے کہ اس کو خال آؤد کہ اس میں سے انجام دہم

ف یہ حدیث منکوبہ نہیں پہچانتے ہر اسکول ابی الزری کہ روایت ہے کہ کسی سند سے اور حضرت عیسیٰ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث میں سے **باب عن** زید بن ثابت قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين يديه كتاب فسمعتة يقول صم اعلم على اذنك فانما اذكر لابي ترجمہ دینے میں تھا

سے کہہ کر داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس کے ایک کتاب تھا سو سنا میں کہ آپ فرماتے ہی کہہ کے تو قرآن کا پڑھنے کے وہ خوب یاد دلایا

منا میں تانے والی **كوف** احمدی کو نہیں پہچانتے ہر گز اس سے اسناد کے ضعیف صحیحین را فان اوصیہ ضعیف صحیحہ جاتی میں حدیث میں **باب** فی تعلیم الشرا بانیہ باب سیرانی زبان سیکھنے کے بائین **عن** زید بن ثابت قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اقلّم له كتابا من كتاب يهودي وقال لي والله ما من يهودي على كتابي قال فما امرني بصف شيء حتى نعلمه له قال فلما نعلمته كان اذا كتب الى يهودي كتبته اليهم واذا كتبوا اليه فوات له كتابا فلهو ترجمہ روایت زید بن ثابت کہ انہوں نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ سیکھ لو ان کے دیکھ کر میں ان کے عالمی جہ کہ کتاب یہودی اور دیکھ کر مجھے قسم ہے اللہ کی بالکل اطمینان نہیں یہودی تجیر پر جو سیکھ لے کرے میں کہا اس کی کہ نہ کہذا ترجمہ ضعیف ماوریکہ سی میں زبان سیرانی لکھی کہ اس سے یہ جیب سیکھ دیا میں اس کو تو حضرت جب یہودی کو کچھ کہنا چاہتے تو میں ان کو کچھ بھیجا اور جب وہ کچھ کہہ کر بھیجتے تو میں اسے آپ کی پڑ تیا **ف** یہ حدیث حسنہ اور درجہ اولیٰ کے سند سے زید بن ثابت سے سوا اس سند کے اور روایت ہے یہ عسے ثابت بن عبد سی انہوں نے زید بن ثابت کہتے تھے زید بن ثابت کہ مجھے حکم دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان سیرانی سیکھنے کا مقیم **حم** ابتدائی جو ترجمہ حضرت کے اصحاب میں چونکہ کوئی کتاب تھا کہ خط و کتابت یہودی کرتے تھی اور حضرت نے تو قدرت جو چاہے کہہ داتے ہر جیب سما بلکہ بہت سے خود واضح ہو گئے یہودی لکھوا موقوف کیا اور زبان سیرانی ایک باقی زبان عربی مشابہ کتب ماورہ سی بعض سنی بان میں تزلزل ہوئی میں اس وقت و دربار اموی میں شہور اور متعارف تھے اور اس حدیث سیکھنا ہر زبان کا جائز تھا کہ ان میں کوئی مفید شری نہ ہو **باب** فی مکان تہنہ الشرا باب شکر کچھ خط و کتابت کر سیکھ بائین **عن** انس بن مالک ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب قبل موته الى كسرى والى قيسروا والى غاش والى كل جبار يدعوه لاله وكتب الى الفجار شي صلى الله عليه وسلم ترجمہ ایسے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھے اپنی وفات کی قبل کسے اور قیسروا غاشی اور ہر جا کہ کو دعوت کرتے تھے ان کو اللہ پر ایمان لائے اور یہ غاشی وہ نہیں ہے جسے ناز خاڑہ پڑے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وہ غاشی جیکے مار پڑی حکم حسن ہے حضرت پر ایمان لائی تھے اور جو خط لکھا وہ کا فر تھا **ف** یہ حدیث حسنہ صحیحہ عربی **باب** ما جاء في كيف يكتب الى اهل الشام باب شکر کچھ خط لکھنے کی کیفیت میں **عن** ابن عباس انه اخبر عن انا سفيان بن حرب اخبر عن هرقل ارسل اليه في نفر من فرس وكانوا اغاروا بالشام فاقوه فذكروا لحدیث قال ثم دعا لكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأ فاذا فزعهم الله اتهمهم الرحمن من محمد عبد الله ورسوله وقرأ هرقل عظيم العزم السلام على من اتبع الهدى اما بعد ترجمہ روایت ابن عباس کہ اس سفیان نے خبر دی کہ هرقل نے پیغام بھیجا اسو سفیان کے طرف اور وہ فرس کے چند آدمیوں کے ساتھ برسل تجارت نام کو گئے تھے پس یہ سب فرس حاضر ہوئے و بار میں ہر فرس کے اور کیا اسو سفیان نے حدیث کو پڑھا کہ اس کو یاد رہنے خواہاں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ پڑ گیا اس کے آگے تو میں نے عبارت تھے ہر اسم اللہ کے ایک ترک یعنی شروع کرنا تو میں نے اس نام اللہ حمدان و جم کے یہ بخیر ہے محمد کے طرف سے جو سب میں اللہ کے اور رسول میں اس کے پیچھے لگی ہے ہر ترک کے طرف جو اہل حکم ہے روم کا سلام ہے ہر جو تابع ہوا حق کا ابا اللہ **ف** یہ حدیث حسنہ صحیحہ اور اس کا نام مخبر حسن ہے ترجمہ ہری نیت ابتدائی بخاری میں نہ کہو ہے **باب** ما جاء في ختم الكتاب باب کہ کہیے بائین **عن** انس بن ثابت قال اذا كتب احدكم كتابا فليزينه فانما يحب للرجل ان يزين كتابه بابی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ کوئی تم میں کا کچھ تو جائے کہ اس کو خال آؤد کہ اس میں سے انجام دہم

نحوہ لکھنا اور فرمایا

کان یزین

سرایان کا لکھنا

شکر کے خط و کتابت کر سیکھ

نحوہ لکھنا اور فرمایا

نحوہ لکھنا اور فرمایا

سلام

شیخ ابوالحسن علی بن محمد

ابن ابی عمیر

جلاس

اور بھی کہا کہ اگر میں اب دیکھتا ہوں چاہے اس کو بھی جس میں ہر تہہ الکی تہلی میں **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے ترجمہ حضرت جب ان کو بھی پہنچے کہنا کہ سلام
 کی طرف کرتے **باب** **ک**یف السکون بکفیت من سلام کے **عن** المقداد بن الاسود قال قلت انا وصالجان فی قد زکبت اسماعنا واصلنا من
 السکون فجعلنا نعرض نفسا علی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلیس احد یقبلنا فایذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانی ما اھله فاذلکنا اعزھما
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھلکنا ہذا اللہن وکانا ھملہ فیشرب کل انسان یصنہ ویضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنہ یضعہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فیلکھما لایق قطن التامہ وشیعہ یقظان ثم یاتی المسجد فیصل ثم یاتی شربا فیشربہ ترجمہ روایت ہے مقداد بن
 کہ انہوں نے کہا کہ میں اور دو فریق میں سے کہ میں کہ ضعیف ہر گے کان اور کہ میں بہر فقر او فاقہ سے اور پیش کرتے ہی اپنے فقر کو کھاتہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی
 ہو کہ قبول کرتا تھا سوئی ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ کو اپنے گھر کے آلی اور وہاں میں بکریاں تھیں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ دو ہوا کھا پر
 روز بروز وہی تہہ انکو اور پتیا جاملوئی اپنا حصہ اور کھاتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہی انکو اور صلی اللہ
 کرتے تھے کہ نہ بھگتے تھے سوئی والی کو اور نہ دیتی تھے بلکہ کو بہ تشریف لائے تھے مسجد میں اور نہ پڑتے تھے اپنے تہہ کی ہر تہہ تہہ اپنی حصہ طرف اور پتیا تہہ
ف یہ حدیث حسن صحیح ہے ترجمہ چمن ادب تھا حضرت کا کہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے کہ تو آجائے اور ہاگائے **باب** **ک**یف السکون بکفیت من سلام کے
 اب جو شیبہ کہ اب و اس سلام کے کہ اب میں **عن** ابن عمر ان رجلا سئل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلیس احد یقبلنا فایذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانی ما اھله فاذلکنا اعزھما
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھلکنا ہذا اللہن وکانا ھملہ فیشرب کل انسان یصنہ ویضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنہ یضعہ رسول اللہ
 کے ہے محمد بن یحییٰ ابن ابی عمیر نے یوسف بن ابی عمیر نے سفیان بن عیینہ نے شھاب بن عثمان نے اسی اسنادی مانند اس کے اور سب ابن عقیل نے محمد بن یحییٰ اور
 صاحب بن تغلبہ نے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے ترجمہ چمن کہ اب کہ کہ وہی سلام کرنا صلی اللہ علیہ وسلم پر فارسی اور جو مجلس فقہاء حکم دی رہا ہو حاجت کرنا
 موقوفہ وغیرہ کو یا بھیہ شیبہ کہ اب و اس سلام کی یہی تو انکو جوئے یا و اسب نہیں لائے کہ سلام کا غیر صلی اللہ علیہ وسلم **باب** **ک**یف السکون بکفیت من سلام کے
 علیہ وسلم **عن** ابن عمر ان رجلا سئل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلیس احد یقبلنا فایذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانی ما اھله فاذلکنا اعزھما
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھلکنا ہذا اللہن وکانا ھملہ فیشرب کل انسان یصنہ ویضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنہ یضعہ رسول اللہ
 السلام یار رسول اللہ علیک السلام یار رسول اللہ علیک السلام یار رسول اللہ علیک السلام یار رسول اللہ علیک السلام یار رسول اللہ علیک السلام یار رسول اللہ علیک السلام
 السلام یار رسول اللہ علیک السلام یار رسول اللہ علیک السلام یار رسول اللہ علیک السلام یار رسول اللہ علیک السلام یار رسول اللہ علیک السلام یار رسول اللہ علیک السلام
 رحمۃ اللہ ترجمہ روایت ہے ابی بنیعیہ سی وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سی بنی قوم کے کہ اس مردنی کہ غلب کیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور نہ اس کا میں انکو
 بیہد کیا میں بہر چند لوگ آئی کہ انہوں کو آپ ہی تھے اور میں انکو نہ پہچانتا تھا اور آپ صل کرتے تھے انکے چھین بہر جب فارغ ہوتا آپ کہے کہ آپ کے ساتھ بہر لوگ انہوں کے
 اور کہنے لگے یا رسول اللہ میری کیفیت کیہ تو میں کہنے لگے علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ تو فرمایا آپ نے دعا
 میری کہ بہر طرف تہہ ہو اور فرمایا جب آدمی اپنی جائے سلام کے تو کہے السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بہر جانب یا بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سلام کا اور فرمایا
 وعلیک حمۃ الدین **باب** **ک**یف السکون بکفیت من سلام کے **عن** ابن عمر ان رجلا سئل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلیس احد یقبلنا فایذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانی ما اھله فاذلکنا اعزھما
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھلکنا ہذا اللہن وکانا ھملہ فیشرب کل انسان یصنہ ویضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنہ یضعہ رسول اللہ
 علیہ وسلم کے پاس بہر ذکر کے حدیث ازہم کا کہام طرف بن خالد ہے روایت ہے حسن بن علی نے انہوں کے ابواسامہ نے انہوں کے ابی جعفر شعیب نے انہوں کے ابیہ
 بھیجے ہی انہوں نے جابر بن سلیم سے انہوں نے کہا یا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا میں علیک السلام تو فرمایا آپ نبی علیک السلام کہو کہام طرف
 طویل یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** **ک**یف السکون بکفیت من سلام کے **عن** ابن عمر ان رجلا سئل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلیس احد یقبلنا فایذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانی ما اھله فاذلکنا اعزھما
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھلکنا ہذا اللہن وکانا ھملہ فیشرب کل انسان یصنہ ویضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنہ یضعہ رسول اللہ
 ترجمہ روایت ہے ابی بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تو میں بار سلام کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو میں بار سے نکل کر کرتے یہ نہ ناکر مخاطب
 لوگ خوب بھیجائیں **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** **ک**یف السکون بکفیت من سلام کے **عن** ابن عمر ان رجلا سئل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلیس احد یقبلنا فایذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانی ما اھله فاذلکنا اعزھما
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھلکنا ہذا اللہن وکانا ھملہ فیشرب کل انسان یصنہ ویضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنہ یضعہ رسول اللہ

کیرف ابن عمر کے سوا کہ اسے الحمد والسلام علی رسول اللہ فی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے اور سلام ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو گا ابن عمر نے کہ میں بھی کتابت ابن
الحمد والسلام علی رسول اللہ مگر اس طرح نہیں بتایا بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نعم کرنا سلام کا چینیک کہ بن مکر چینیک کے بعد ہی بتایا ہے کہ میں الحمد علی
کل حال فی سب تعریف اللہ تھا کہ ہے ہر حال میں **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم اسے مگر زیادہ سنیں کی روایت **باب** کا حاشیہ کہ ثبتت النعاطس
ابن تہیت کی کیفیت میں **عن** ابی موسیٰ قال کان الیھود یساعطون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرجون ان یقول لھم یرحمکم اللہ
فیقول بھذا بھذا اللہ ویصلی بالکم ترجمہ روایت ابی موسیٰ کہ انہوں نے کہتے ہیں وہ چینیک کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محفل میں امید کرتے تھے اس کی کہ آپ ان کے
لئے حکم اللہ کہیں گے آپ ہی فرماتے تھے کہ اللہ تم کو بلا تیک سے اور تمہارا حال درست کر دی **ف** اسما بن علی اور ابی ابوسلمہ بن عبد اود عبدہ الدین جعفر
اور ابی ہریرہ سی ہی روایت یہ حدیث میں بھی ہے **عن** سالم بن عبد اللہ کہ کان مع القوم فی دھر عطس رجل من القوم فقال السلام علیکم
فقال علیک وعلى ائمتک فکان الرجل وجدا فیہ فقال اما انی امر قل لا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عطس رجل عند النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیک وعلى ائمتک اذا عطس احدکم فلیقل الحمد لله رب العالمین ویقل لمن یرد علیہ
برحمکم اللہ ویقل یغفر اللہ فی ولکم ترجمہ روایت سالم بن عبد اللہ کہ وہ تھے ایک قوم کے ساتھ سفر میں سو چینیک انی ایک شخص کو قوم میں سی اس کہا اسے سلام
علیکم تو کہا سلام نے سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر وہ شخص غصہ ہو گیا اپنے دلمین تب کہا سلام نے آگاہ ہو کر میں نہیں کہا کچھ کہی جو کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ
سلم نے یہ بیان کی یہ روایت سالمی کی چینیک ایک مرد نے صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اسے السلام علیکم سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں
پر یہ فرمایا جب چینیک ایک مرتب کا تو بانی کے الحمد لعلہا الدین کیے اور اسکا جواب دینے والا کہ یہ رحاک اللہ اور وہ کہہ فیضر الدین اور کہ مجھے بخشدی اللہ تعالیٰ مجھ پر اور
تجھ پر **ف** اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے منصور اور اہل کیا ہے بعض روایت بلال بن رباح اور اسلم کے درمیان ایک ہی کہ ترجمہ تو کہا سلام نے
سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر یہ کہا سلام فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نظر سے تھا کہ سنوں یا مگر کہہ بد چینیک کے آدمی الحمد لعلہ کی اور اسی الحمد کے عوض
میں السلام علیکم کہا میں حضرت فی جواب دیکہ تجھ پر اور تیری ماں پر یعنی سلام ہی اس میں انا ہوا اسلی طرف کہانے چینیک کے ادب شرعی تعلیم کرنے کے تو چینیک کے جواب
میں سلام کہتے تھے نہ اسلئے مانی المعات **عن** ابی یوسف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد لله على حاله و
لیقل الذی یرد علیہ رحمکم اللہ ویقل هو یھدی لکم اللہ ویصلی بالکم ترجمہ روایت ابی یوسف کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چینیک کوئی تم
میں کا تو کہہ الحمد علی کل حال فی سب تعریف اللہ تھا کہ ہر حال میں او چاہے کہہ کہہ جواب دیتا ہے اسکو چھ لکنا اللہ بخشد مگر کہ اللہ تجھ پر اور چاہے کہہ کہہ
چینیکے والا یہ جواب ہی اور کہہ بد کہ اللہ وسیع بلکہ مجھے ثابت رکھی تم کو اللہ کی بات پر اور درست کرے حال تمہارا **ف** روایت ہے محمد بن ثنی بن انہوں نے محمد
بن جعفر سے انہوں نے شیبہ سے انہوں نے ابی لیث سے اسے سنا ہی مانتا اسکا اور ابی سے روایت ہے شیبہ یہ حدیث ابن ابی لیلی سے انہوں نے کہا روایت ابی یوسف انہوں نے
روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن ابی لیلی نے انہوں نے کہتے تھے روایت ابی یوسف وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور کہی کہتے تھے روایت حضرت عائشہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے محمد بن بشیر اور محمد بن یحییٰ بن دونوں صحابی بن سعید سے انہوں نے
ابن ابی لیلی سے انہوں نے اپنے بانی میں سے انہوں نے عبد الرحمن بن عوف سے ابی لیلی کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ **باب** کا حاشیہ کہ ثبتت النعاطس
الشیخ محمد النعاطس **باب** اسب نہیں ثبتت کے بعد جعفر عاصم **عن** النبی بن مالک ان رجلا من عطاء عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتمت حدوھا و
لم یثبت الاخر فقال الذی لہ ثبتہ یا رسول اللہ ثبتت هذا وکم تشعنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ جہا اللہ وان لکم محمد کا ترجمہ روایت
سے ابن بن مالک کہ وہ شخص کو چینیک انی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس جواب دیتا ہے یا آپ ایک کو اور جواب دیا اور سکر کو یہ کہ جواب دیتا تھا اپنے اسی کہا یا رسول
اللہ اپنے جواب دیا اسکو اور مجھ جواب دیتا تو فرمایا آپ اسے محمد کا اللہ تعالیٰ کے مجھے الحمد لعلہ کہا اور تو لے محمد کا اللہ تعالیٰ کے یہ حدیث ہے بھی **باب**
کا حاشیہ کہ ثبتت النعاطس **باب** حدیث ثبتت میں **عن** سلمہ قال عطس رجل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانما شاهد فقال رسول اللہ صلی اللہ

نہایت

نہایت

نہایت

دو بار تیری موتی میں اسلئے کہ یہ سورہ الیکارہ میں نازل ہوئی الیکارہ میں نہیں جبکہ قبلہ تھا اور یہ سورہ فی القرآن عظیم اور دونوں تم آخر کی سورہ حج میں کو میں اور اسکو سورہ النحل اور سورہ
اشکو اور سورہ الاعاد شافعی کہتے ہیں اکثر شریعتی اسکی دلالت کرتی ہے عظمت شریعت کی سوسلوم ہوا کہ یہ سورہ مبارک ہے جس کے نزدیک پریشان رکھتی ہے اور حضرت نے
خدا سکون شل فرمایا اسے زیادہ کیا ہوگا مگر افسوس کہ جو لوگ اسکو دعوات محمدیہ اور اوقات متبدعہ کے وقت پر پڑتے ہیں وہ اسکی برکات سے لایققل محض ہیں اور غافل بہت
باب بآجاء فی سورۃ البقرۃ وایۃ الکرسی اب سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کے فضیلت میں **عن** ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی بناؤ تم اپنے گھر میں
تخلوا لیسوا تم مقام مروان البیت الذی فی قعر البقرۃ وایۃ الکرسی لا یدخلہ الشیطان ترجمہ وایتے ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی بناؤ تم اپنے گھر میں
کو قرین یعنی شل موتی کے غافل اور مارک الذکر متوجہ ہو جاؤ اور تحقیق کہ وہ گھر کہ جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اہمیں داخل نہیں ہوتا یہ حدیث حسن ہے صحیح
عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء سنأمر وإن ساء القرآن سورۃ البقرۃ و فیہا آیۃ ہی سیدۃ أو فی القرآن
آیۃ الکرسی ترجمہ وایتے ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی بناؤ تم اپنے گھر میں سورہ بقرہ اور اس میں ایک آیت ہی کہ وہ سورہ
ہے قرآن کے سب سے بڑی اور آیت الکرسی ہے یہ حدیث غریبہ نہیں ہے تم اسکو گھر میں جہر کے روایت سے اور کلام کہا ہے اس میں شعبہ بنی و ضعیف کہا ہے ابی ہریرہ
ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأکم المؤمن من الیۃ المصیرۃ وایۃ الکرسی جین یحفظہما حتی یموتی من قرأہما
جین یحفظہما حتی یصیر ترجمہ وایتے ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی بناؤ تم اپنے گھر میں سورہ بقرہ اور اس میں ایک آیت ہی کہ وہ سورہ
تو حفاظت کیا جاوے گا وہ کسی برکت سے یہاں تک کہ شام کے آجسے کپڑا ہاں کو حکایت کے حفاظت کیا جاوے گا وہ یہاں تک کہ صبح کے **ف** یہ حدیث غریبہ اور کلام کیا
بعض اہل علم نے عبد الرحمن بن ابی بکر بن ابی بکر میں اس کے حافظہ کے طرف سے **عن** ابی یوسف الانصاری کہ کانث لا سہو ولا قنوط فکان فی
القول فاحذ منہ فکل ذلک الی الشیء صلی اللہ علیہ وسلم فقال اذهب اذارتہا فکل لیس اللہ اجیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاحذہا
خلعت ان لا تعود فارتہا فحجاء الی الشیء صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل اسیرک قال خلعت ان لا تعی قال کذبت وہی معاودہ للکذب قال
فاحذ ما خلعت ان لا تعود فارتہا فحجاء الی الشیء صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل اسیرک قال خلعت ان لا تعی قال کذبت وہی معاودہ للکذب قال
لکذب فاحذ ما خلعت ان لا تعود فارتہا فحجاء الی الشیء صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل اسیرک قال خلعت ان لا تعی قال کذبت وہی معاودہ للکذب قال
بقرہ بک شیطان ولا عیۃ فحجاء الی الشیء صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل اسیرک قال فاحذہا فکل لیس اللہ اجیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاحذہا
سے ابی یوسف انصاری کہ انکاء بک کتابا کہ اس میں کہ جو میں بن تمین سو غول آتا تھا اور میں سے بجا آتا تھا سو حکایت کی انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
سورہ یا ایہ کو جو تم حب دیکھو تم اسکو تو کہو سائہ نام اللہ تعالیٰ کے تم مان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا اوسے کہ یہ بکرا اسکو بوالیسے یعنی لکڑی میں اسی کے پاس
سوائے قسم کہا فی کہ یہ بکرا اسکو سوچو بوالیسے اسکو اور ابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوچو چاہئے کہ کیا کیا تمہاری قید میں عرض کے اسے قسم کہا فی کہ اب
ناوچا سوائے فرمایا جو بک کہا اسنے اور وہ ہر اسنے والا ہے طرف جہوت کے کہا اوسے کہ یہ بکرا اسکو بوالیسے سوچو قسم کہا فی اسی کہ میں اب ناوچا
سوچو جو بکرا اسکو ابی بنی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوچو چاہئے کہ کیا کیا تمہاری قید میں عرض کے انہوں نے قسم کہا فی کہ اب ناوچا فرمایا جو بک وہ
اور وہ ہر اسنے والا ہے طرف جہوت بوالیسے سوچو بکرا اسکو بوالیسے اور کہا میں تجھی بکرا جو بوالیسے میان تک کہ کیا وگامین جہوتی صلی اللہ علیہ وسلم کہ
کہا اسی کہ میں تے ذکر کرتا ہوں ایک چیز اور دایۃ الکرسی ہے پڑ تو اسکو کہ یہ میں سو قریب ویکارتے شیطان اور نہ کوئی آنجنابیات سو حاضر ہی بوالیسے
خدمت میں آنجناب سے اللہ علیہ وسلم کے اور چوچا آپے کہ کیا کیا تمہاری قید میں کہا اوسے کہ خبر دی انہوں نے آپکو اسے حال سے تب فرمایا آپے کہ چہ کہا اسے
اکر وہ وہوٹا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریبہ **عن** ابی ہریرہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکنا وھم ذو عدد فاستقر ھم
فاستقر کل رجل منھم یعنی لا معۃ من القرآن ذال علی رجل من احدھم سبھا فقال ما معک یا فلان فقال مری کذا وکذا وسورۃ البقرۃ فقال
امعک سورۃ البقرۃ قال نعم قال اذهب فانت امیرھم فقال رجل من اشھم واللہ ما معنی ان القام البقرۃ الا حنیۃ ان لا اقول بھا فقال

سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کے فضیلت

اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر کے اندر دیکھے نہ بنی کہا اُنہوں نے کہا میں ابی الزبیر سے کہ سنتے جا رہے کہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کو کہا ابوالزبیر نے کہ
 مجھے تو خبر دی ہے صفوان نے یا ابی الزبیر کہ ابی الزبیر نے کہا کہ یہ حدیث مروی ابوالزبیر سے اور وہ جا رہے روایت کرتے ہیں اور ایک جیسے بنا دانی اُن سے ابوالواحد نے
 اُسے لیت لی اُن سے ابی الزبیر نے اُن سے جا رہے اُنہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخذ کے روایت کی ہے یہ ہم بن سحر اُن سے فضیل بن اُس سے اُن سے
 طاووس کہ اٹھا وٹس کہ یہ دونوں سو قین یعنی تم نہ ستر مل اور سورہ ملک فضیلت کہ تہی بن قرآن کے ہر سورت پر ستر نکیاں یعنی ستروی **باب** ماجاء فی اذارت لزلت
باب اذارت کے فضیلت میں **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ اذارت لزلت عدلت لہ نصف القرآن ومن قرأ
 قل یا ایہا الکفرؤن عدلت لہ ربع القرآن ومن قرأ قل هو اللہ احد عدلت لہ ثلث القرآن ترجمہ روایت ابن ابی شیبہ کہ اُنہوں نے فرمایا یو بخار سے اللہ
 علیہ وسلم نے جسے پڑھی سورہ اذارت برابر سو کتاب کا آدھی قرآن کے اور جسے پڑھی قل یا ایہا الکفرؤن ثواب کا چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور جسے پڑھی سورہ
 قل هو اللہ احد ثواب کا برابر ہے تہائی قرآن کے **ف** یہ حدیث غریب نہیں جلتے ہم اس کو گراں شیخینے حسن بن سلم کے روایت اور ابی بن عباس سے
 ہے روایت **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیمن من اصابہ ہل تزوجت یا فلان قال لا واللہ یا رسول اللہ ولا عند
 ما تزوج قال لیمن معک قل هو اللہ احد قال لی قال ثلث القرآن قال لیمن معک اذا جاء نصر اللہ والفتح قال لی قال ربع القرآن قال لیمن معک
 قل یا ایہا الکفرؤن قال لی قال ربع القرآن قال لیمن معک اذا زلزلت الارض قال بے قال ربع القرآن قال تزوجت ترجمہ روایت ابن ابی شیبہ کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روایت صحابہ سے کہ آیا تم کو اسے نامی فلاں کہا اُسے کہ نہیں قسم ہے اللہ کا کہ میں نے رسول اللہ کے اور نہیں سے میرے پاس آتا کہ یہ
 کا کہ نہیں فرمایا اپنے کیا نہیں میرے ساتھ قل هو اللہ احد یعنی تہا نہیں سے عرض کیوں نہیں اپنے فرمایا کہ وہ تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی ثواب میں ہر دو چار
 اپنے کہ آیا نہیں میرے اور احد ربع اللہ الفتح عرض اُسے کہ کیوں نہیں فرمایا برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے ہر دو چار اپنے کیا نہیں میرے ساتھ قل یا ایہا الکفرؤن
 عرض اُسے کہ کیوں نہیں فرمایا اپنے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے ہر دو چار اپنے کیا نہیں میرے ساتھ اذارت الارض عرض کی اُسے کہ کیوں نہیں فرمایا
 اپنے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے ہر دو چار اپنے کل کر تو کل کر **ف** یہ حدیث **باب** ماجاء فی سورۃ الاخلاص وفي سورۃ اذارت لزلت ما جاء
 اخلاص اور اذارت کی فضیلت میں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذارت تعدل نصف القرآن وقل هو اللہ احد
 تعدل ثلث القرآن وقل یا ایہا الکفرؤن تعدل ربع القرآن ترجمہ روایت ابن عباس کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذارت برابر ہے نصف قرآن
 یعنی ثواب واحد برابر ہے ثلث قرآن کے اور قل یا ایہا الکفرؤن برابر ہے چوتھائی قرآن کے **ف** یہ حدیث غریب نہیں جلتے ہم اس کو گراں
 بن منکر کے روایت **باب** ماجاء فی سورۃ الاخلاص باب سورہ اخلاص کی فضیلت میں **عن** ابی یوسف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 احد کران یقرأ فی کل لیلۃ ثلث القرآن من قرأ اللہ الواحد الصمد فقد قرأ ثلث القرآن ترجمہ روایت ابی یوسف کہ اُنہوں نے فرمایا یو بخار سے اللہ علیہ وسلم
 کیا جلتا ہے ایک تم میں کا اس کے پڑھ دیا کہ اسے ایک کتاب میں تہائی قرآن جسے پڑھی اللہ الواحد الصمد یعنی سورہ اخلاص سوائے ہر ایک پڑھ تہائی قرآن **ف** اس کا
 ابی الدرداء اور ابی سعید قتادہ بن نعمان اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی حویرہ روایت ہے حدیث حسن بن سلم کے روایت کہ ایک ہر دینی یہ حدیث
 راہدہ ہی ہے اور متابعت کی راہدہ کہ اس روایت میں اسرسل اور فضیل بن عیاض نے اور ایک شہد کوئی کو لوگ تھا کہ یہ حدیث معمر سے اور اضطراب کیا کہ
عن ابی ہریرہ قال اقبلت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمع رجلاً یقرأ قل هو اللہ احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت لک
 کا وجبت قال لک ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ اُنہوں نے فرمایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے کسی مقام میں تو سنا اپنے ایک کو کہ پڑھتا تھا قل هو اللہ احد فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب ہو گئے پس پوچھا میں نے کیا واجب ہوئی فرمایا اپنے جنت **ف** یہ حدیث حسن بن سلم سے صحیح ہے غریب نہیں جلتے ہم اس کو گراں
 مالک بن انس کے روایت اور ابن کثیر، دو عبید بن جہنم میں **عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ کل کمرہ من القرآن مرۃ قل هو اللہ
 احد فوجی عنہ ذنوب حین سترہ الا ان یکون علیہ ذنوب یصلح لہ ذنوبہ وذلک لانه اذا قرأ اللہ علیہ وسلم قال من قرأ کل کمرہ من القرآن مرۃ فوجی عنہ ذنوب

سورہ اذارت کی فضیلت

سورہ اخلاص اور اذارت کی فضیلت

سورہ اخلاص کی فضیلت

ترجمہ دیکھیں عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے آمارین میں مجھ کو آئین کہ نہیں دیکھا کبھی انکو مثل اور دو قل اعوذ بربنا سر
 میں آخر سورت تک اور قل اعوذ بربنا یمن سے تا آخر سورت تک **ف** یہ حدیث میں ہے صحیح ہے **ع** ثعبان بن عامر قال مررت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انی اقول باللعنۃ ذی النین فی ذی کل صلوۃ ترجمہ دیکھیں عقبہ بن عامر سے کہ فرمایا انہوینج کہ حکم کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر دن ہفتین مرتباً
 کہ **ع** یہ حدیث غریب ہے **ک** اب جاء فی فضل قارئ القرآن اب قاری قرآن کی فضیلت میں **ع** عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم الذی یقرأ القرآن وهو ماہر بہ بمعنی التفسیر والکرامۃ البرۃ والذی یقرأہ قال ہشام وهو شدید علیہ قال ثعبان وهو علیہ شاق
 کہ انجرات ترجمہ دیکھیں عقبہ بن عامر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پڑھتا ہے قرآن اور وہ اسے مجھے خوب یاد کرتا ہے
 اسکو وہی بزرگ نیک فرشتوں کے ساتھ جو حمد و سعادت کہتی ہیں پھر رسول تھے میں آدمی دیکھ کر عرف اور جو پڑھتا ہے قرآن شہادہ پائی روایت میں کہا کہ
 وہ قرآن پڑھ کر سخت مجھے رشوا ہے اور کہا شیعہ نے اپنی روایت میں کہ وہ قرآن پڑھنا پھر شائق ہے اس کے لئے دو ماہر ہے مجھے ایک نرات کا دوسرے شفقت کا
ف یہ حدیث میں ہے صحیح ہے **ع** علی بن ابیطالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ القرآن فاستغفرہ فاعل حلالہ وحرمة
 حرامہ اذخلہ اللہ بہ الجنة وسقعه فی عشرۃ من اهل بیتیہ کلہم قد وجبت لہ النار ترجمہ دیکھیں علی بن ابی طالب سے کہ انہوینج کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے پڑھا قرآن اور یاد کر لیا یا پشت نہ کیا کہ اپنا اسکو اور حلال کیا اس کے حلال کو اور حرام کیا اس کے حرام کو اصل کر لیا اسکو اسکا سبب کی جنت
 میں اور شفاعت قبول کر لیا اسکی دس خصوصیات حق میں اس کے ہیں کہ واجب ہو چکی ہوگی ہر ایک کے لئے انہوینج **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں سمجھتے ہم
 اسکو مگر اسی سنہی اور اسکی کوئی اسادہ صحیح نہیں اور حض بن سلیمان نے کینت ابو عمر سے اور وہ بزاز میں کوڈ کے سنہی والی اور ضعیف میں حدیث میں **ک** اب جاء
 فی فضل القرآن اب غیر ان کے فضیلت میں **ع** انکارش الاغور قال مررت فی المسجد فاذا الناس یخوضون فی الاکاویث فقلت
 علی علی فقلت یا امیر المؤمنین الا تری الناس قد خاضوا فی الاکاویث قال اوہر فعلوا فقلت نعم قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول الا تری انھا استلکھن فیہ صلت ما اخرج منھا یارسول اللہ قال کرب اللہ فیہ نباء ما قبلکم وخاب ما بعدکم وحکم ما بینکم وهو الفصل لین
 بالہزل من ترکہ من جبار وکعبہ اللہ ومن تبع الہدی فی غیرہ اصلہ اللہ وهو حل للسنین وهو الذکر کحکم وهو الصراط المستقیم ہولاء
 لا یرفع بہ الاھواء ولا تلکس بہ الا لیسۃ ولا یشبع منہ العلماء ولا یخلق عن كثرة الرد ولا تنقضي عمارتہ هو الذی لم یفتر اجن اذ سمعہ فی
 قالوا انما یتبعنا قراناً عجبا الہدی لک الشرف فامتابہ من قال بہ صدق ومن عمل بہ اجر ومن حکم بہ عدل ومن دعی الیہ ہدی الی صراط مستقیم
 حدھا یریک باغور ترجمہ دیکھیں عقبہ بن عامر سے کہ انہوینج کہ گذار میں مسجد میں رسول کا مین ہر دو اہل ہوا میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور
 کہا میں اسی امیر المؤمنین کی نہیں کہتے آپ لوگوں کو کہ آئین ہمارے میں فرمایا ہے کہ ان انہوینج ایسا کیا میں سے کہا کہ ان فرمایا حضرت علی نے اگاہ ہو کہ تحقیق
 کہ سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگاہ ہو تحقیق کہ قریب ہوگا ایک فتنہ سو کہا میں کیا ہے رشتہ اس کے نکلے کا اسی رسول خدا کے کہ فرمایا ہے
 کتاب اللہ میں قرآن سبب ہے اس سے بچنے کا اسکی کہ انہوینج خبر سے تم سے الگو کیج اور خبر سے جو تم سے بعد ہو گے اور حکم سے تمہارے درمیان کا یعنی جو معاملات تمہارے
 فیما بین ہوں اور وہ دروگ ہے نہیں ہے انہوینج نہیں کی بات جسے چھوڑا اسکو حقیر کا کہ کرے کہ اویا ایسا اللہ کا لکھ اور جسے وہ ہڈی ہدایت اسکی غیر میں گمراہ کر لیا
 اسکو اللہ تعالیٰ اور وہ سچی ہے اللہ تعالیٰ کے مضبوط اور وہ ذکر سے محکم کہ ہوا اور وہ سیدھی راہ ہے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہیں کچھ کہتے اسکو ہوا میں فضائل اور نہیں مل
 سکتیں اس میں باغور اور یہ سنیں ہر اسے عالم کو کا اور پڑا نہیں ہوتا بار بار پڑھنے سے اتنا عام نہیں ہوتا عجائب اسکی وہی ایسی کتاب ہے کہ نہ کہ جن جیسا پڑھ
 نے اسکو سبب تک کہ بول اٹھے کہ ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب کہ راہ بتاتا ہے طرف ہر طرف کے سوا بیان لائے ہم اسے جسے کلام کی مطابق اس کے کہا اور جسے عمل کا
 موافق اس کے ثواب دیا گیا اور جسے حکم کیا اسے عدل کیا اور جسے لایا اس کے طرف راہ بتایا گیا وہ سیدھی راہ لیکن تم اس حدیث
 کو اسے اعور **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حمزہ زیات کی روایت سے اور اسادہ اسکی مچھل ہے اور طرک کی روایت میں مثال ہے

نار قرآن کی فضیلت

قرآن عظیم الشان کی فضیلت

میں اُسے ساری عین عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الحجار بالقرآن كالحجار بالصدقة والمسا بالقرآن كالنساء بالصدقة ترجمہ یہ ہے کہ عین عقبة بن عامر کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہیں کیا قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے شکار صدقہ دینے والا اور مسکین قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے عورتیں صدقہ دینے والا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب اور مرو حدیث کی یہ کہ آیت قرآن پڑھنا افضل ہے یا کرکڑ بنے ہی اسے کہ جیسا کہ صدقہ دینا افضل ہے یا شکار اسے اہل علم کے نزدیک اور اہل علم نے اسکو اسے افضل کہا ہے کہ صدقہ سز میں آدمی جو ہے بچا ہے اسے کہ جیسا کہ کرکڑی کرنا اور شکار رہنا ہے اور خوف نہیں ہوتا ہے اس پر جو کچھ جیسا کہ خوف ہوتا ہے علامہ **یاب** **ع** ابی لیساکہ قال قالت عائشة کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینام حتی یقرأ بئسراہیل والرحمہ ترجمہ یہ ہے ابی بابہ کہ انہوں نے کہا فرمایا حضرت عائشہ ام المؤمنین نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو بچے تک کہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر پڑھ لیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب اور ابو لیساکہ شیخ بصری میں کہ روایت اسنی حاد بن زید نے کئی حدیث میں اور کہنے میں کہ ناموں کا مرواج ہے روایت ہے یحییٰ بن یسیر کتاب التاریخ میں **ع** عمر باقر بن ساریہ انا عبدہ انہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ السجرات قبل ان یفقد یقول ان فیہن ایتہ حیو من الف ایتہ ترجمہ یہ ہے عمر بن ساریہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے وہ سورتیں کہ شروع میں سنا اور پھر اوپر سے ہی قبل اس کے کہ سورتیں اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت ہے ہر آیت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب **یاب** **ع** معقل بن یسار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال جان فیہ ثلاث مرات عوذ باللہ التمجید العلم من الشیطان الرجیم وقرأ ثلاث آیات من آخر سورۃ النحل وکل اللہ ہم سبعین الف ملکہ یصلون علیہ حتی یمشی وان مات فی ذلک الیوم مات شہیداً ومن قال لیس فی ہمنی کان بیک اللہ ترجمہ یہ ہے معقل بن یسار کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا جو کو تین بار اعموذ باللہ سے رجیم تک اور پڑھیں تین تین سورہ کے اخیر سے متعین کرنا ہے اللہ تعالیٰ ہر شہر فرشتے کہ وہ مغفرت مانگے میں اس کے لئے شام تک اور اگر صبح کا دامن میں تو مرادہ شہید اور جس نے کہا اللہ کو جب شام کرنا ہے ہو گا وہ بھی اسی درجہ میں ہے شام کو بھی یہی ثواب پاویگا اور اگر مرگیا تو شہید ہوگا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جانتے ہر اسکو ملامی سند سی **باب** اچانہ کیف کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت میں **ع** یحییٰ بن مہزیان انا سأل ابا عبد اللہ رحمہ اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصلواتہ وکلماتہ وصلواتہ وکان یفعل ثم ینام وقد ما صلی ثم یصل قد رما ناعمرنا ثم ما قدر ما صلی حتی یصل ثم یفعل ثم یفعل قراءۃ فلا ذی شعث ولا مفسدۃ حرقا حرقا ترجمہ یہ ہے یحییٰ بن مہزیان کہ انہوں نے پوچھا ام سلمہ سے جو یوسف بن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہے تھے قرأت اور نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا ام المؤمنین نے کہ کیا اللہ کے ہر کوئی نماز سے لینے تم ویسے کہاں اور اس کے ہو کر کہا کہ اکی ماوت ہی کہ نماز پڑھتے تھے شب کو پھر جو جاتے تھے اس قدر کہ جتنی دیر نماز پڑھتے تھے اس قدر کہ جتنا سوتے تھے پھر سوتے تھے کہ نماز پڑھتی تھی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر یہاں کی کیفیت اس کے قرأت کی تو وہ کہتی تھیں کہ قرأت الکی جلا جلا ہی حرف حرف **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب نہیں جانتے ہر اسکو ملامت بن سعد کی روایت سی کہ وہ ابن ابی عیسیٰ سے روایت کرتے ہیں اور وہ یحییٰ سے اور وہ ام سلمہ سے اور روایت ہے ابن ابی مہزیان سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے تھے قرأت اپنے اپنے ایک ایک حرف جدا جدا معلوم ہوا تھا اور حدیث لیت کی صحیح ہے **ع** عبد اللہ بن ابی قیس قال سألت عائشہ عن ویر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف کان فی قرآنہ من اول اللیل ثم من آخرہ فقالت کل ذلک قد کان یضمر ویماء وتر من اول اللیل ویماء وتر من آخرہ قلت الحمد للہ الذی جعل فی الافر سعة فقلت کیف کان قراءۃ اکان یسر بالقرآن ام یجھم قالت کل ذلک کان یفعل قلت کان یجھم قال فقلت الحمد للہ الذی جعل فی الافر سعة قال قلت کیف کان یضمر فی الجعابہ اکان یفعل قبل ان ینام اخریہ قبل ان یفعل قلت کل ذلک قد کان یفعل ویماء غشک فقام ویماء توصلاً فام قلت الحمد للہ الذی جعل فی الافر سعة ترجمہ یہ ہے عبد اللہ بن ابی قیس کہ انہوں نے کہا پوچھا میں حضرت عائشہ ام المؤمنین صلی اللہ علیہا سے حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درکار کہ کیا پڑھتے تھے اول شب میں یا آخر شب میں سو فرمایا حضرت عائشہ صلی اللہ علیہا نے کہ دونوں طرح بجا لائے کہی در پڑھتے اول شب میں اور کہی آخر شب میں کہ میں نے عرض کیا

القرآن کی قرأت کا بیان

کتاب ہی ایسا ہی پڑھتے تھے اور یہ لوگ جانتے ہیں کہ داخلین انکار الہی پر جو میں نے کہا کہ انما فرقہ یہ حدیث ہے صحیحہ اور ایسی ہے قدرت عبادہ
 بن مسعود کے لئے دلیل اور نصیب و انہما اذ انشأوا الذکر والاشیاء عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی انا الزرقانی ذو
 النقیۃ النقیۃ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود کہ کہا انہوں نے کہا پڑھا یا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انا الزرقانی ذو النقیۃ النقیۃ اور قرات شہداء
 ہوا الزرقانی ذو النقیۃ النقیۃ یہ حدیث حسن ہے صحیحہ عن عثمان بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ وتوالتس ساری وہاں ہم شکار
 روایت ہے عمران بن حصین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تو میں نے اس کا اور ہم نے کہا کہ یہ حدیث حسن اور ایسی ہے روایت حکم بن عبد الملک کہ قادی اور
 نہیں جانتے کہ قادی کو معامی ہو کسی جہاں پہنچنے صلی اللہ علیہ وسلم کے گرائسے اور ابی الطغیاس سے اور یہ روایت سیر نزول کا مختصر ہے یعنی پوری سناد کی یوں ہے کہ روایت
 قادی سے وہ روایت کرتے ہیں جس کے وہ عمران بن حصین کہ تھے ہم ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب ہو چکی تھیں یا بیت یا ایہا اناس اتقوا کلمات آخر حدیث تک
 جوتے ہوں کے ساتھ سوچ اور حدیث حکم بن عبد الملک کہ سیر نزول کا یہ روایت مختصر ہے عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یسما لا حلال
 اولہا حلالہ ان یقول لیت ایت لیت و لیت بل ہوا لیتی فاستندروا القرآن فالذی یقنی میدہ لہو سدا نقصا یا من صدور الرجال من النبی
 من عقبہ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے تم میں سے کسی کے واسطے یا فرما رہے ہیں کہ بھٹی یہ کہ بھول گیا میں فلائی ایت کلام اللہ کہ بلکہ
 یوں کہنا چاہئے کہ بلکہ یا گیا میں فلائی ایت اور یاد کرتے رہو قرآن شریف کو کہ تم سے اس پروردگار کے کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ قرآن بہت سہل ہے اللہ تعالیٰ کو
 کے سینے سے بہت چاہا یا کہ اپنی اذیت کے یہ حدیث حسن ہے صحیحہ ہے باب ماجاء ان القرآن انزل علی سبعۃ اخرف باب س یا میں کہ
 قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے عن ابی بن کعب قال قال لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جابر میل فقال یا جابر میل انی بعثت الی امۃ امین
 منہم العجم والشیخ الکبیر والغلام والجارۃ والرجل الذی لم یغیر لکما باط قال یا محمد ان القرآن انزل علی سبعۃ اخرف ترجمہ روایت ہے ابی
 بن کعب کہ کہا انہوں نے کہا قرات کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے اور وہ ایک ایسی چیز تھی کہ میں بھی گیا ہوں ایک است پر کہ جان پڑی ہے کہ
 پڑے ہیں اور بڑے سن لی اور بڑے اور لڑکیاں اور ایسی لوگ کہ جنہوں نے کہی کوئی کتاب نہیں پڑھی کہا جبریل نے اسی محمد شیک قرآن آتا گیا ہے سات حرفوں پر پڑے
 جس کے جطر اور اہم وجہ ثواب اور اسکی قرات میں آسانی اور مستحکم اسباب میں عمر اور خدیفہ بن الیمان اور ابی مریرہ اور ام ابیہ ہی روایت اور ام ابیہ
 یہ بی بی میں ابواب انصاری کی اور عمرہ اور ابن عباس اور ابی جہم بن حارث بن حمہ سے ہی روایت ہے حدیث حسن ہے صحیحہ اور مروی مولیٰ سی ابی بن کعب سے
 کہ نہ وہ عن المنور بن حفصہ وعبد الرحمن بن عبد القاری انہما سمعا عمر بن الخطاب یقول مررت بہما من حیکمہ بن حزام وھو یقرأ
 سورۃ القرآن فی حیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسمعت قرآنہ فاذا ھو یقرأ علی حرف کثیر لہم یقرأ سورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم فکانت سورۃ فی الصلوۃ فظنرت حتی سلم فلما سلم لکبتہ برأۃ ھت من اوراق هذه السورۃ التی سمعتک ھما فقالا انہما رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قلت لہ کذبت واللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھما اوراقی هذا والسورۃ التی تقرانہا فاطلقت قودہ الی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی سمعت هذا یقرأ سورۃ القرآن علی حرف کثیر لہم یقرأ سورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم انزلہ یا عمر انزلہ یا ہشام فقال علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکبتہ برأۃ ھت من اوراق هذه السورۃ التی سمعتک ھما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انزلہ
 وسلم اوراقہم فقرأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکبتہ برأۃ ھت من اوراق هذه السورۃ التی سمعتک ھما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انزلہ
 انزل علی سبعۃ اخرف فاقرأوا انیسر منہ ترجمہ روایت ہے مسو بن حفصہ اور عبد الرحمن بن عبد القاری کہ ان دونوں نے سنا عمر بن خطاب کے کہتے تھے کہ ان میں
 شام بن حکیم بن حزام پرورد سورہ قرآن پڑھتے تھے کہی حرفوں پر ایسے کہ نہیں پڑھا یا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حرفوں پر سورتیں تاکہ میں
 لڑوں ان میں نماز میں سوا تھا کہ میں نے یہاں تک کہ سلام پیرا انہوں نے یہ جہاں سلام پیرا انکی گردن میں والدی نے چادر لگی اور کہا میں نے کہنے پر اپنی تکیہ سورت جو تیرے
 سنی تھی ابھی کہ تم پڑھتے تھے اسکو کو کہا ہشام کہ پڑھا یا مجھ کو یہ سورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ میں نے کہنے پر انکی گردن میں والدی نے چادر لگی اور کہا میں نے کہنے پر اپنی تکیہ سورت جو تیرے

اسلام ان قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے

مجھے بلایا گیا تو نے نہیں خریدی تھی ساری اپنی چیزیں عورتوں کے لئے یا رسول اللہ اگر میں کسی دنیا دار کے پاس جاتا تو اللہ کے غضب سے کوئی عذر کر کے بجاتا اور
مجھے بہت تفریق تھا لیکن مجھے یہ خیال تھا کہ اگر میں جو بٹ بٹ لو لگا اسی تو آپ رضی اللہ عنہ سے اکوڑھ مجھے غضبناک کر دیتا اور اگر میں چھ کو لگا تو آپ
مجھے ان خاطر ہو گئے کہ اگر میں ہوگی مجھے اللہ تعالیٰ سے غم کو قسم ہے اللہ کی کہ مجھے کوئی عذر تھا اور میں بہت قوی اور دلدار تھا جب مجھے یہ بات سے
آپ نے فرمایا کہ اگر وہ قسم ہے اللہ کی اسے سچ کہا جا تو عینک اللہ حکم کرے تیرے حق میں اور کئی لوگ نبی سلسلہ کے میرے ساتھ ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم نہیں
جانتے کہ اس سے قبل تو نبی کوئی گناہ کیا ہو اور تو نے کیوں نہ عذر کر دیا جیسا کہ عذر کیا دیا اور پیچھے رہنے والا تو نبی اور کافی ہو جاتا تیرے لئے کے لئے ہتھیار لے
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہاں تک کہ میں نے مجھے کہا کہ میرا ارادہ کیا کہ اب جاؤں اور جو بٹ بٹوں حضرت سے پہنچ چکا کہ میرا حال کسی اور کا بھی ہوگا
لوگوں نے کہا کہ ہاں اور خصوصاً اگر وہ لوگ بھی حضرت سے یہ کہا جو مجھے کہا میں نے کہا وہ کون ہیں کہا مرد بن برج اور مال بن امیہ اور وہ دونوں ان کے
حاضر ہوئے تھے بدین اور ان کے بھائی بہتر تھے پہنچ کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تینوں سے بات کر لیا کہ ہر لوگ ہم سے الگ رہنے لگے یہاں تک کہ میرا
مجھے تنگ ہو گیا اور گزیر میں ہم چار ساتین اور وہ دونوں صاحب گھر بیٹھے ہوئے تھے اور میں جوان اور کڑے دل کا تھا سو میں نکلتا اور ناز کرتا تھا ساتھ
کے ساتھ اور اراون میں جاتا اور کوئی مجھے بات نہ کرتا اور حضرت کے پاس حاضر ہوتا اور کلام کرنا جب آپ بیٹھے ہوتے تھے ہمارے بعد اور اپنے دل میں کہتا
کہ حضرت نے مونہ ٹھہرا لیا ہے میرا جو آپ کے لئے یا نہیں اور آپ کے قریب یا پڑتا اور نظر چڑھا کر اکوڑھ لکھتا ہے کہ میں نے اپنے ناز میں لگتا تھا آپ میری طرف دیکھتے اور جب
میں آپ کی طرف دیکھتا آپ اور طرف دیکھتے گتے یہاں تک کہ جب اس کو مدت گذر گئی میں ابی قتادہ کے بلغ کے پاس گیا اور چھپے یہاں تھی میرا اور میرے
بڑے دوست تھے اور کلام کیا میں نے جواب دیا سو میں نے کہا میں نہ تو قسم دیتا ہوں ابی قتادہ اللہ کے کیا تم نہیں جانتے کہ میں دوست
اگر تھا ہوں اللہ کو اور اسے رسول کو یہ وہ چپ ہے یہ پہنچ کر اکوڑھ دوبارہ قسم دی یہ چپ ہی یہ قسم دی تو انہوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے
یہ قسم لے کر کہ میں اور میں لوٹا اور وہ میں چلا جاتا تھا کہ ایک شخص شام کے لوگوں سے جو نکلا تھا اور وہ میں نے تجاہد کیا کہ یہاں کہ تیرا وہ بھی کب
بنے گا کہ یہ لوگ اشارہ کرنے لگے میری طرف یہاں تک کہ وہ میرا پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا میں نے بارشہا غنا کا اس میں لکھا تھا کہ کہنے سنا ہے کہ تمہارا صاحب نے
نبی نے تمہیں کیا سو تمہارا پاس آؤ ہم تمہاری بہت خاطر کریں گے یہ جب میں آئے پڑا میں نے کہا یہ اور مال بن امیہ سے آئے جو چلے میں والے یہاں جب مجھے میرے
اتین گزیریں اس وقت ایک قاصد سو لگا میرا پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضرت نے حکم دیا ہے کہ تو دور رہ اور ابی یوسی سے میں نے کہا اطلاق دونوں کہا نہیں میں
خدا کہو اس کو اور اس نے خا اسکے اور میرے رفیق کو بھی یہی پیغام بھیجا یہ میں نے ابی یوسی سے کہا کہ تو اپنے سیکے جا ہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ کرے اور
ہلال بن امیہ کی بیوی حضرت کے پاس آئیں اور عرض کرے کہ یا رسول اللہ ہلال تو ہاں لکھا ہے اور کوئی اس کا خادم نہیں ہے اور کوئی لگاوار ہے کہ میں اس کی خدمت کروں
آپ نے فرمایا کہ نہیں اگر وہ تجھ سے صحبت کرے اسے اس کی عرض کرے کہ وہ کبھی طرف ہٹا ہی نہیں اور میرے روتا رہتا ہے جسے یہ امر ہوا ہے کہا کہ ہے کہ مجھے بھی لوگوں
نے کہا کہ تم بھی عذر کرو کہ نہیں یہی اجازت تھا جو جیسے ہلال کی بیوی کو اجازت مل گئی خدمت کر نیے میں نے کہا تم ہے اللہ کی میں آپ کی اجازت مانگوں گا اور معلوم
نہیں کہ جب میں اجازت مانگوں تو حضرت کیا فرادین اور میں جوان ہی ہوں یہ پڑھتا ہوں اسی حال میں میں اور پوری بیویوں کے پاس ساتین تھے پڑ
سے فرمایا تھا حضرت نے ہم سے بات کر لیا کہ یہ جب میں نے ناز پڑے فخر کے چاچوں دیکھی اور میں اپنے کوٹھے پر تھا اور میں اسی حال میں تھا کہ اللہ
تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ میں مجھے تنگ لگتی تھی میں نے آواز ایک پکارنے والی کے کہ جس سے پکارنا تھا کہ اسی کعب خوشخبری جو مجھ کو اور میں سچ
میں گڑھا میری تنگ کے لگے اور جا رہا تھا کہ کوئی میرے لئے کٹا دی اور خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے توبہ قبول ہو گئی جب ناز فخر
کئے اور لوگ دوڑے مجھے بشارت دی کہ او اور ایک سواری نے گھوڑا دوڑا دیا مجھے خبر دی کہ او اور نبی اسلام میں کا ایک دوڑا کر آکر چاروں ایک کی مجھ سے پہلی بیوی تھی
میرے پاس آیا وہ شخص مجھے بشارت دی تھی میں نے اپنے کپڑے مار کر اس کو بنا دیے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میرا پاس ہی کپڑے تھے اور وہ کپڑے میں نے الگ
کر بیٹھے تھے اور حاضر ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں اور لوگ مجھے فوج فوج مبارک باد دیتے تھے مجھ کو توبہ قبول ہو گئی یہاں تک کہ میں

قَالَ الرَّهْمِيُّ مَا حَافِي عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ الْمَصَاحِفُ تَحْتَ أَيْمَانِ الْمُسْلِمِينَ مَعَ الْكَلَامِ
عَنْ كُتُبِ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ وَيُؤَلِّهَا رَجُلٌ وَاللَّهُ لَقَدْ أَسْلَمَتْ وَأَنَّهُ لَقِيَ صَلْبِي رَجُلٌ كَافِرٌ زَيْدٌ مِنْ بَنَاتِ وَلَدِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مَا أَهْلُ
الْأَرْوَاقِ كُنْتُ الْمَصَاحِفَ الَّتِي عُدُّوا بِهَا نَفْسَهُمْ لَقِيَ بَعْضُ النَّاسِ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ أَنْ يَكُونَ الْمَصَاحِفُ تَحْتَ أَيْمَانِ الْمُسْلِمِينَ مَعَ الْكَلَامِ
كِرِهَ مِنْ مَقَالَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ بِحَالِ ثَمَرٍ كَافِلٍ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَجَمَهُ فِيهِ مِنْ أَوَّلِيهِمْ كَافِلٌ فِي ثَمَانِ بْنِ حُثَالٍ كَيْفَ يَرَى
أوردہ کرتے تھے اہل شام سے آئینہ اور زینجان کی فتح میں اہل عراق کے ساتھ ہر یکما ہر یک نے اختلاف کیا قرآن میں تب کہا عثمان بن حنیف کہ اسی امیر المؤمنین
خبر لیجئے اس امر کے لیے کہ مختلف ہو جائیں وہ قرآن میں جیسے کہ مختلف ہو گئی یہود و نصاریٰ اپنے کتاب میں سو عثمان بن حنیف سے اس پر بھی اختلاف ہے کہ یہ حدیث صحیح
مصنف کہ نقل کر لیں ہر اس سے اور مصنفین پر بھی یہ حدیث صحیح ہے یہ اسکو تہا رہی پاس پر بھی یہ حدیث صحیح ہے حضرت عثمان کے پاس اور عثمان بن زید بن ثابت
اور سعید بن جابر اور عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن جبیر کے پاس کہ نقل کر لیں یہ لوگ صحیح ہے اور صاحبین میں اور کہا تینوں قریشیوں کے حسب
زید بن ثابت اور تم میں اختلاف ہو تو اسکو قریش کے زبان میں لکھو اسلئے کہ قرآن انہیں کی زبان میں آتا ہے یہ یہاں تک ہوا کہ نقل کیا تینوں نے صحیفہ کے
کئی مصنفین اور بھی حضرت عثمان نے ایک ایک صحیفہ ہر جات ان مصنفین میں کہ جو نقل کئے تھے کہا زہری نے اور روایت کے مجھے خارجہ بن زید نے کہ
کہ زید بن ثابت نے کہا کہ اسے مجھ کو ایک آیت سورہ اخرا کے جو میں نے سنا کہ تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے میں انھوں نے رجال صدقوا
الایۃ پہر پڑھو ڈھما کیسے اسکو اور پایا اسے خزیمہ بن ثابت کے پاس یا زہری کے پاس سو ملکہ میں نے اسکی سورت میں کہا زہری نے کہ یہ اختلاف کیا
اسدن لفظ ثابوت میں تو قریشیوں نے کہا ثابوت اور زید نے کہا ثابوہ اور یحییٰ نے اس اختلاف کو حضرت عثمان کے پاس اور فرمایا میں نے کہا ثابوت کہہ سکتے
کہ قرآن اترا ہے قریش کے زبان میں زہری نے کہا ہجری مکہ عبد اللہ بن عبد الدین عتبہ بن ابی عبد اللہ بن مسعود کو انوار ہوا زید بن ثابت کا قرآن لکھنا اور کہا
انہوں نے کہ اسی گروہ مسلمانوں کے میں تو مغزول کیا جاؤں قرآن لکھنے سے اور توی ہوا اسکا وہ شخص کہ قسم ہے اللہ کے کہ میں اسلام لا چکا تھا اور وہ کافر کے پیٹھ میں
تہا مار لیتی تھی اسی قول سے زید بن ثابت کو اور اسی لئی عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ اسی عراق والوں چہا کہو تو اپنے قرآن اپنے پاس اور نقل کر کہہ لوں گے
اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے کہ جو چہا کہو کیا چیز لاؤں گا اسکو قیامت کے دن سورت ملاقات کرنا اسلئے اپنے قرآن لیکر زہری نے کہا کہ مجھے خبر ہو چکی ہے کہ یہ
بات ابن مسعود کی بڑے بڑے افضل صحابہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار ہوا میں **ف** یہ حدیث حسن ہے مجھے ہے یعنی حدیث زہری کے اور
نہیں جانتے ہے اسکو مگر زہری کے روایت کا تم سورہ انفال اور بارات گویا کہ تعلیم نامہ ہے جہاد کا اس میں احکام جہاد کا ایسا انتہام کیا گیا ہے جیسے سورہ
جہم میں احکام جہاد کا اور یوسف میں انکے قصہ کا ضروریات جہاد اس میں بکثرت مذکور ہیں اور احکام قتل و ہر تفصیل مسطور جہاد کے لئی یہ روانہ ہے تحت
کا اور فاری کے لئے یہ خوان ہے نعمت کا احکام جہاد سے اس میں مذکور ہے انفال کا اور ملوک ہوا اسکا اللہ اور رسول کے اور تذکرہ دہدہ انہی کے ساتھ ایک گروہ
ہے فاعل شام ایسا کہ کفار مکہ اور دعا اور ستغاثہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ بدر میں اور تائید ملائکہ کے باذن الہی اور تذکرہ نبوتی خاص اور ازالہ
اور اثبات ملائکہ کا قلوب المؤمنین کو لئے اور دعا لانا اللہ تعالیٰ کا قلوب کفار میں اور ملائکہ کو وحی ہونا کافروں کے ہر دن پر اور ہر جھوٹوں پر بارین اور
تھے کافروں کے مقابلے سے پہلے لگنے کی اور ہونا کافروں کے قتل اور وحی کا اللہ کے جانب سے اور تحویر فتنہ عامہ سی اور یاد دلانا اہل اسلام کے ضعف کا کمیز
اور وعدہ فیصلہ کا کافروں اور مؤمنین کے عین اور ذکر کافروں کے مشورہ کا جو اللہ و ہر میں ہوا تھا حضرت کے قید و قتل و خراج کے بار میں اور دعا
ابو جہل کے جنگ بدر میں نکلنے وقت اب کہو یہ اور خطاب کافروں کے کہ جنگ سی باز رہو نہ بدر کی طرح پر شکست پاؤ گی دوستی اللہ تعالیٰ کے اور بد لگا
ہونا اسکا مسلمانوں کے لئے اور حکم خیمہ کے منس نکالنے کا رسول اور زہری اور تہا لئی اور ساکین اور دسا کر کے واسطی حال جنگ بدر کا اور ملاقات
دو لشکر و لئی اور قلیل و کثیر ہر لشکر کا دوسرے کو اور کمزور کثیر اور ثبات قدمی کا وقت مقابلہ کفار کے اور فدا کے اطاعت کا اور نبی سانح سی اور ہونا جہنم کا
سبب نازع کے اور انشیطان کا کفار بدر کے پاس اور وعدہ دینا غلبہ کا جہاں ہونا انفس صلح کا اس شخص کے کہ خوف حیات امر تیری کا سامان جہاد کے

اور کھڑے ہونے اور مال خرچ کرنا جواز قسم ساتھ لکھ کرے منہ سے لکھ کرے اور لکھنے والے قلوب کے ساتھ کافی ہونا لکھنا کافی ہونا اور باہر مومنوں کو امر مومنوں کی ترغیب و تحریض کا قاتل و جہاد پر وعدہ پس نافر کے غلبہ کا وعدہ کا فخر و تحریف اس حکم کی اور وعدہ لکھنے کے غلبہ کا وعدہ کا فخر و تحریف لکھنے پر لکھنے کی درستی تکمیل مال غنیمت کے مجموعہ میں مہاجرین کا بیان و انصاف لکھنے کے سبب سے اور محبت و ولایت کا فخر و لکھنے کی اس میں بھی مومن مہاجرین اور مجاہدین اور انصاف اور احوال مہاجرین میں اس کے ساتھ سابقین کی تمام ہو ممتنا میں جہاد و سورہ انفال کے اس کے سوا اور پہلے فوائد عمدہ مذکور میں چنانچہ سات صدیقین جو نوز کے خوف الہی اور اہل ایمان کے وقت ملاقات و تعلق اور توکل اور تمام کرنا مال کا اور وعدہ حضرت کا انکی لکھی اور عزت کی روزی کا امر جواب دہ نبی اور لکھنا کہ نبی کا حبیب اور رسول کیسے لکھنا و حرمت خیانت سے اور قند مال اور اولاد کا پہلہ اولاد میں لکھنا کا فخر و لکھنے میں مال کا فخر و لکھنا مال کو مسجدا الحرام سے مشرکوں کی نازیت اللہ میں پہلی بچا اور ایمان تہنہ نبی کی تشبیہی جو بطور ادب کی راہی اپنے گھر و گھر کے لکھنا کا فخر و لکھنا حال و وقت مرگ کے وعدہ کیسے نعمت و یکدہ لکھنا میں متبک و اپنی نیت نہ بچے مالک آل فرعون کا اور تبدیل نعمت کے عذاب سے بسبب ذنوب کے جنات رسول کے عین خیانت خدا کی ہی جو نواز و ارادت کا اولاد عام میں انتہی اور سورہ توبہ میں متعلقات جہاد مذکور سے بارت خدا اور رسول کے ان شکر کو کہ جسے صلح تہی اور خصم جانیے کی جسے صلح تہی اور اول کی حکم لکھنا شہر مذکور کے حکم یا لکھنا شکر کو کہ جس سے بشرط توبہ اور ادائیگی ناز و زکوۃ کی حکم متامن کا امر عہد کے پورا کرنا ان کا فخر و لکھنا سے جسے خیانت سرزد نہ ہوئی تھا عہد و قرابت نہ کرنا شکر کو کہ حکم اس وقت کے قتل کا جو فضل عہد اور دین پر کھلے کر ہی تحریض قتل پر لکھنا کہ نہ ضرور مومنوں کے متحاکم کا ساتھ جہاد کے بار بہذا ساقیت عاج اور عمارت مسجد حرام کا ساتھ جہاد اور ایمان باللہ کے فضیلت مہاجرین اور مجاہدین کی دوسرے مومنوں پر بشارت رحمت و رضوان و جنات و اعظمی کی مجاہدین مہاجرین کے لئے تہی کا فخر و لکھنا صحبت کہ نبی کے اگر جہاد یا مومن اور غیاب غیر خدا کے محبت پر آثار و انبیا و انخوان و غیرہ اور فرقان لوگوں کا جو ان کے محبت میں جہاد سے باز رہیں یا دولا نصرت الہی کا مواظبن کثیر اور مومن میں اور نزول سکینہ اور جنود ملائکہ کا وعدہ توبہ کا ان کا فخر و لکھنا کے لئے جو جنگ جہنم میں باقی رہے پس کہ ان مشرکوں کا مسجدا الحرام سے اہدیش ہونا لکھنا تحریض کا فخر و لکھنا کے قتل پر یہاں تک کہ وہ جزیرہ دین وعدہ عذاب اور داغ دینے کا ان لوگوں کی پیشانی اور کروٹوں پر جو جہاد میں مال نہیں خرچتے جو تب ان مسلمانوں کے حال پر جو جہاد میں لکھنے کے لکھی سنتے کرتی ہیں تحریف ان مسلمانوں کو جہاد میں کوئی نہیں کرتے عذاب الیم کے ساتھ فضیلت اور کرم کے اور رفاقت لکھنا غامین وقت ہجر کے حکم کو کہ جہاد کے لکھی ہر حال میں عتاب ان مجاہدین پر جو غزوہ تبوک میں شریک نہ ہوئے نعمت عذر کرنا اور ان کے جہاد میں کامل ایمان لوگ کہہ میں نے کہ ان میں نہیں مانگتے نعمت جہاد سے بیٹہ رہنے والوں کے منافقوں کے جاسوسوں کا ہونا انصار اصحاب میں نعمت کرنا منافقوں کا جہاد میں ان طلب کرنا جہاد میں فیس کا جو منافق تھا کہہ میں رہنے کے لکھی جواب ان منافقوں کا جو مصائب پر مومنوں کے خوش ہوتے تھے قبول ہونا منافقوں کے صدقات کا جہاد میں مال خرچ کرنا اور ناز میں رہنے کرنا انفاق ہے جو نبی قسمیں کہنا منافقوں کا کہ ہم مومن میں عیب کرنا ذی النواصیر و نبی کا نبی پر صدقات کی باہم میان مصارف صدقات کا کہ انہیں شخص میں خطاب ہی کو اور حکم جہاد کا کہ فخر و منافقوں کے قصد کرنا منافقوں کا کہ رسول کو قتل کریں شب عقبہ میں غزوہ تبوک کو نبی وقت جہاد کا منافقوں کا کہ لکھنا مال با دین صدقہ دین اور حال غلبہ کا خوش ہونا منافقوں کا کہہ میں نے جہاد چھوڑ کر خطاب نبی کو کہ اگر کوئی منافق پہر اجازت جہاد میں رفیق ہو سکے طلب کرے تو اسے اجازت نہ دے و نعمت امیروں کے اور اجازت چاہنا ان کا کہہ میں میں نے جہاد میں بخاویں وعدہ خیرات و فلاح اور خیرات و نہار و قعود اور نوز عظیم کا مجاہدین کے لئے نعمت اور اعاب کے جو کہہ میں رہنے کی اجازت مانگتے ہیں نصرت ترک جہاد کی سیاروں اور ضعیفوں اور غلبوں کے لئے اور جو ساری نہیں باقی الزام اور مذمت ان کہ پیشینہ والی کے جو امیر میں متعدد ہیں کا انہیں نصرت کے پاس بعد غزوہ تبوک کے اور قبول ہونا ان کے عذاب کا فضیلت سابقین اولین کے مہاجرین و انصاف سے فضیلت مجاہدین کی اور دنیا اللہ تعالیٰ کا ان کے جان اور مال کو عوض میں جنت کے حصہ خرد یا ان نعمت کی توبہ اور عبادت اور تحمید اور سیاحت اور امر معروف اور نہی منکر وغیرہ سے قبول توبہ مہاجرین انصار جو غزوہ تبوک میں بطبع رسول سے نزول توبہ کعب بن مالک و عدارہ بن ربیع یا ابن ربیع عامری اور بلال

پر یقین نہیں رکھتی اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور کوسو دینی قرنیہ کا اور خطاب ملکہ کا اراج کاندہ سے مرستے وقت از خطاب ملک مومنوں کی ہر سے
 اور انتظار کرنا کافروں کا قیامت اور ملائکہ کے دہن کی کاؤتیشل مردان ہاں کے ساتھ عبد ملوک کے اور جو حقیقی کے ساتھ مرداناک و تشریف کے اور تیشل دوسرے
 مسجد باطل کے گنگے اور عاجز کے ساتھ وغیرہ ذک **سورۃ بنی اسرائیل** **بسم اللہ الرحمن الرحیم** **عن ابی ہریرۃ** قال قال النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم حین اسرعی لقیتم موسیٰ قال فغتنہ فاذا رجل قال حببتہ قال مضطرب الرجل لراس کاہۃ من رجال شوقۃ قال ولقیتم
 قال فغتنہ قال ربۃ احمر کاہۃ خیر من دیماس یعنی الحمار و رأیت ابراہیم قال وانا شبہ ولد و بہ قال واذت بانائین احدهما ابن و الاخر
 فیہ خمر فضیلے فاذت اللہ فشر بہ فضیلے ہدیت للقطرۃ او اصبحت القطرۃ اما انک لو اخذت الخمر غوات امتک ترجع
 اور ہر کہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرما جائیگے جبکہ شب طرحین ملائین موسیٰ علیہ السلام سی کہا روایت ہے کہ علیہ بیان کیا آپ نے کہ رادی کہتا ہے کہ
 میں گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ نے موسیٰ علیہ السلام کہ کچھ ہوساں ہاں تھمے کہ گویا کہ وہ ایک مرد میں شوقہ کی قبلہ میں کے اور فرمایا کہ ملائین حبسی علیہ
 السلام سی اور صورت بیان کی تو فرمایا کہ وہ مینا قدمین سرخ رنگ گویا کہ ابھی نکلے میں دیاس لیجئے حمام سے اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو اور فرمایا
 آپ کی کہ میں انکی اولاد میں بہت شاہد ہوں انسی اور فرمایا کہ اسیر سے پاس برتن کہ ایک دودھ کا تھا اور دوسرے میں شراب تھی اور کہا مجھے کہ لی تو میں نے
 جو چاہے سولی یا مینے دودھ اور یا سیر کہا مجھ سے کسی کے کہ وہ پانی تو نے نظر سے لیا کہ کیونچا تو نظر کو اور دیکھا کہ لیتا تو شراب کو تو گراہو جاتی ات
 ترے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مگر حکم حضرت فی دودھ پسند کیا اسین بشارت ہی علم اور کمالات و غیب کی جو ابھی امت مرحومہ کو مل ہوئے
 اگر شراب لیتے تو فدا و عذاب و گراہی امت میں سبیل ماتی **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقی بالبراق لیلة ارسے بہ علیہا مرسجا کا
 علیہ فقال کجاہنیل انجد تفعل هذا فادکبک احدا کہ مر علی اللہ منہ قال فارفض عن قاتر حرمہ انس روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئی براق
 آیا جس شب کا عمرہ ہوئی انکو اور وہ لگام لگا ہوا تھا کا شہی بند ہوا اور انسی خوشی کی تب فرمایا جبریل نے ہاں تو مجھ کے ساتھ ابھی خوشی کرتا ہے آج کہ
 تجیر ہوا زمین ہوا جو ان کے زیادہ بزرگ ہوا کے کہ نزدیک کہا روایت ہے کہ یہ پسینا نکلے لگا برات کے **ف** یہ حدیث حسن ہے عربیہ نہیں جانتے ہم اسکو مگر عذاب
 کے روایت ہے **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما انقھنا الی بیت المقدس قال جبریل باصبعہ فخری بہ الحجۃ منشد
 بہ البراق ترجمہ یہ کہ روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہنچی ہم بیت المقدس میں میں نے شب حرام میں اشارہ کیا جبریل نے ابھی انکی
 سے اور چہرہ دانتہر اور بازہ دیا اسے **براق عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما کنا بکنی قریش وقت فی الحجۃ فحلی اللہ
 لی بیت المقدس احمرہ عن ایاتہ وانا انظر الیہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سی روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جہلمایا جبکہ قریش نے
 میں نے معراج سے ہمیں کہہ دیا میں جہلم میں اوطار کر دیا مجھ پر اللہ تعالیٰ بیت المقدس کو سوسین انکو خبر دینے لگا اسکی نشان میں آج اور میں خوب اسی کیفیت
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس میں مالک بن معصود اور ابی سید اور ابن عباس اور ابی ذر اور ابن مسعود سی روایت ہے **عن** ابن عباس
 فی قولہ تعالیٰ و اجعلنا الروایا النبی ارینا کلا فتۃ للناس قال ہی روایا عن اریخا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ ارسے بہ الی بیت المقدس
 قال والشجرۃ الملعونۃ فی القرآن قال ہی شجرۃ الرقوم ترجمہ ابن عباس سی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ جو فرمایا ہے و اجعلنا الروایا منین دیکھا یا شجرۃ
 کو کچھ خواب کہا یا لگو لو کہ کجے جانچنے کو تو مرد اس سے دیکھا انکہہ کا ہے کہ دیکھا یا لگو لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کاس رات میں کہ گئے وہ بیت المقدس کو
 کہا ابن عباس سے اور یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے و الشجرۃ الملعونۃ لیجئے ملعون و دخت جکا کہو ہے قرآن میں مرد اس سے زوم کا دخت ہے **ف** یہ حدیث
 حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہود الشہدہ ملکہ الدلیل و
 ملکہ النہار ترجمہ اور ہر کہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر میں فرمایا وقرآن الفجر آخرت تک میں پڑھنا قرآن کا فجر کا حاضر ہونا
 ہے فرمایا آپ کا حاضر ہونے میں اس پر شش رات کے اور فرشتے دن کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے علی بن سیرہ اس سے انہوں نے

کہ درینے پہنچو فرماؤ گے کہ ایسا ہی جزئیائی کہ ہم اس شخص سے (حضرت) پوچھیں تب انہوں نے کہا اس ہی پوچھو حقیقت روح کی پس پوچھو انہوں نے حقیقت
روح کی سو آری اللہ تعالیٰ باریت دیکھنا عن الروح ہی ازیک یعنی فرما اللہ تعالیٰ سوال کرتے ہیں چندی روح کا تو کہ روح ایک چیز ہے کہ اس کے حکم سے
پیدا ہوتی ہے اور مکتو ہوتا ہی حکم دیا گیا ہے یہود کہتے تھے کہ ہوا عالم ملا ہے ہکوتہ یعنی ہے اور ہکوتہ لفظی ملا کو مٹی خیر ہے سو آپ آری اللہ تعالیٰ نے
قال لو کان الجہم مداد لسا خزائنک ف یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے اس سند متبرک ہے پوری آیت یوں ہے قل لو کان الجہم مداد الکلمات لبی
لفذا الجہم قبل ان تنفذ کلمات ربی ولو جئنا بمثله مداد لسا بنفہ کہ تو اگر ہکوتہ دیا سا ہی کے بیکے باتین کہنے کے لئی البتہ تمام ہکوتہ دیا سا
ہیکہ کہ تمام ہکوتہ باتین ہیکہ کہ اگر ملا دین برابر دیکے اور مد **ع** عبداللہ قال کنتا مشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حوث بالمدينة
وھو یقول علی عیوب ہما یفر من الیھون فقال بعضهم لو سألتموہ فقال بعضهم لا قالوہ فابہ لیعمکہم ما کرھون فقالوا یا ابا القاسم حدیثنا
عن الروح فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ ونضع راسہ فی السماء وعرقت انہ یوحی الیہ حتی صعدا لوی فقال الروح من امر ربی وما
اوتدرون العلم الا قلیلا ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود ہی کہ انہوں نے کہ میں جاتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں اور آپ
ایک گدی پر کھجور کے پکڑے بیٹھا رہتے ہو گدزی آپ ایک گروہ پر ہو گد اور کہا ان کے بعض کا کہنے کہ تم ان کی کچھ سوال کرتے تو بعض نے کہا ان کچھ کھیت پوچھو
اس کے کہ وہ تم کو جواب سناؤ گی کہ تمہیں برا لگے گی پوچھا انہوں نے اور کہا ای بوالقاسم بیان کہ تو ہم سے حقیقت روح کے سو کہتے رہی رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم ایک گدی تک اور کہا ایسا سر آسان کی طرف اور میں جانا کہ اکی طرف دینی بھی جاتی ہے یہاں تک کہ وہی کے آثار آپ پر ظاہر ہوئی یہ فرمایا
آپ نے الروح من امر ربی یعنی روح میرے رب کے حکم سے پیدا ہوتی ہے اور تاہم نہیں ملا ہے مگر ہوا عالم **ف** یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے **ع** ابن
ہریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخیر الناس یوم القیامۃ ثلاثۃ اصناف صفا مشاء و صفا کبارا و صفا اعلی وجوہہم
قیل یا رسول اللہ و کیف یشون علی وجوہہم قال ان الذی امشاه علی اذما ھو قادر علی ان یشیہم علی وجوہہم اما انہم یقولون
یوجوہہم کل جلد و شوکہ ترجمہ روایت ہے ای وایتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اکی جاوگی لوگ قیامت میں ایک قسم بیادہ اور
سوار ایک قسم ہے نہ ہون کہ جسے کہا یا رسول اللہ وہ نہ پکڑیو نہ پکڑے آبی فرمایا جس بیرون پر پلا یا ہے وہ نہ پکڑی پکڑا سکتا ہی آگاہ ہو کہ وہ لوگ انہی
مومنہ ہی سے ہیں بیسی اور کاشی سے پکڑ چکے **ف** یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے اور روایت ہے ابن طاووس کہ انہوں نے اپنی اپنے انہوں نے ابی ہریرہ ہی انہوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت میں کہ کچھ مضمون **ع** بھین حکیم عن امیہ عن حماد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک محضون
ربکا نا و یخیران علی وجوہہم ترجمہ ہند مذکور ہوئی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں آوگی بیادہ و سوار اور گھسی جاوگی بعض تم
میں اپنے مومنوں پر **ف** یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے **ع** صفوان بن عسال المرادی ان یھون میں قال احدھا صاحبہ اذ ھب بنا الی هذا النبی
نشاہ قال لا تغل لہ نبی فانہ ان یسمعا نقول نبی کانت لہ ربعة اعیین فاتیانا النبی فسالہ عن قول اللہ تعالیٰ ولقد اتینا موسیٰ تسع آیات
ببینات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشرکوا باللہ شیئا ولا ترنوا ولا تقولوا النفس البت حریم اللہ الا بالحق ولا تسرقوا ولا تسبوا
ولا تشوا بیری الی سلطان فقتلہ ولا تاكلوا الربا ولا تقذروا محصنة ولا تقروا من الزحف شک شعبة وعلیکم الیھون خاصۃ لا تقذروا
فی السبت فقبلا یدہ ورجلیہ قالاشھد انک نبی قال فما یخبرک ان تسبوا قال ان داود دعا اللہ ان لا یزال فی ذریئہ نبی وانا نفا فان
اسلمنا ان یقتلنا الیھون ترجمہ صفوان ہے روایت ہے کہ ایک یہودی دوسری کہا جیسا ہی کہیط ف کچھ پوچھیں اسی کہا انکو نبی کہو اگر وہ ہیکے کہ تو انکو
نہ کہتے تو اکی جاو لگے ہیں ہوا دیکے یعنی بہت خوش ہو گئے پھر وہ دونوں ایکے پاس آئی اور اس آیت کی تفسیر پوچھی ولقد اتینا موسیٰ تسع آیات بینات
یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ کہ میں نے موسیٰ کو نو نشانیاں انہی پوچھا کہ وہ کیا تہیں آپ نے فرمایا کہ تشریک نہ کرو اللہ کے ساتھ نہ کیا ورنہ قتل کرو اس جادہ کو کھانا
جو اللہ نے حرام کیا اگر تصاصن غیر وہین اوچوری منکر اور عا و ست کروا ورنہ لیجاوی قصور کو بادشاہ کے پاس کر ولہ سی قتل کرے یعنی تہمت خون کی

لگا کر اور مت کہا دوسرا درخت زمان کی نہ لگاؤ پاک جو تیرا کوڑہ بہاگو جہاد سی اور شبہ کو شک ہی کہ نوین بات یہی تھی کہ فرمایا آپؐ تو قریشی ہی ہو غاصتہ سنو
 ہے کہ زیادتی کو تو غصہ کے دن سوچنے لگی وہ دونوں ہاتھ پیر حضرت کی اور کہا گو کسی بی بی میں ہم کہ بیشک تم نبی ہو آپؐ فرمایا کہ میرا کبیرا خیر نام ہی تم کو
 اسلام سے انہوں نے کہا دواؤ علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ بیشک اکی اولاد میں ایک نبی ہو تو یہ یہی ثورتے ہیں کہ اگر مسلمان ہوں تو یہود میں ماراؤ میں
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباسؓ ولا تجھز بصلواتک ولا تخاف بھا قال نزلت بمکة کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اذا رفع صواتہ بالقرآن سبہ المشرکون ومن انزلہ ومن جاءہ فأنزل اللہ ولا تجھز بصلواتک ولا تخاف بھا عن اصحابک بان تمہم عنہ
 یاخذ واعک القرآن ترجمہ ابن عباسؓ کہ انہوں نے کہا ولا تجھز بصلواتک ولا تخاف بھا یعنی مت پکار کر پڑھنا زانی اور مت چپکے سے
 پڑھنا یہ کہ میں اتری ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حب اور اماند سی قرآن پڑھتے گا لیان تیری مشرک لوگ قرآن کو تو حسی سے اتارا اور جلا کر
 اتاری اللہ کے لئے یہ آیت مت پکار کر پڑھ قرآن ناز میں کہ مشرک لوگ سے اور اسکی اتار نیالی کو گایان دیوں اور مت آہستہ پڑھو تاکہ صحابہ زمین
 ایسا پڑھو کہ وہ سنیں اور سکھیں لیکن تمہارا زبان **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباسؓ فی قولہ ولا تجھز بصلواتک ولا تخاف بھا
 بان ذلک سبیل قال نزلت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخفی بمکة وكان اذا صلی اصحابہ رفع صواتہ بالقرآن فكان المشرکون اذا سمعوا
 شتموا القرآن ومن جاءہ فقال اللہ تعالیٰ لنبیہ ولا تجھز بصلواتک ای بقرآنک فیہم المشرکون فلیسب القرآن ولا تخاف بھا عن اصحابک
 وابتغیان ذلک سبیل ترجمہ ابن عباسؓ کہ آیتہ ولا تجھز بصلواتک لایہ + یعنی پکار کر مت پڑھ تو نازانی اور مت آہستہ پڑھ اور ڈھونڈ لی اسکی
 جیسے کہ وہ زمین اتری ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہو جی ہے اور جب آپؐ بارون کے ساتھ ناز پڑھتے قرآن اور اماند سے پڑھتے اور مشرک گایان دیتے
 قرآن کو جب سنتی اور حسی اتارا اور جلا کر اسکو اپنے خدا و جبریلؑ کو تب اللہ کا فی اپنے نبی سی فرمایا ولا تجھز بصلواتک یعنی مت زور سے پڑھ تو ناز کو اپنے
 قرآن کو کہ مشرک بنا قرآن کو گایان نے لکین اور ایسے چپکے سے ہی مت پڑھ کر ایسے صحابہ سنیں اور اسکے درمیان کی اور اختیار کر **ف** یہ حدیث
 حسن ہے صحیح ہے **عن** ذر بن حبیش قال قلت لحذیفۃ ابن الیمان اصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت المقدس قال لا قلت بل
 قال انت تقول ذلک یا اصلم کہ تقول ذلک قلت ر القرآن یعنی وبینک القرآن فقال حذیفۃ من احبہ بالقرآن فقد اطمعہ قال اطمع
 يقول قد احبہ واما قال قد اطمع فقال سیمان الذی عنہ بعدہ لیس من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی قال او لاہ صلی فیہ قلت لا
 قال لوصلی فیہ لکنبت علیکم الصلوۃ فیہ کما کنت الصلوۃ فی المسجد الحرام قال حذیفۃ قد انزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالابۃ طویۃ
 الطیر بمدودۃ هكذا خطوۃ مد نصیر فمما راہ لاطھر البراق حتی راہ الحنۃ والذرا ووعدا لاخرۃ اجمہ ثم رجعا عنی معا بعد بکرمهما قال
 ویتعد ان انہ ربط لما یفر منه واما منخرۃ لہ عالم الغیب والشہادۃ ترجمہ ذر بن حبیش سے روایت ہے کہا انہوں نے خلیفہ بن یمان سے کہا تمہارے
 سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں خلیفہ نے کہا نہیں میں نے کہا بیشک میں نے خلیفہ کی کہا تو ایسا ہی کہتا ہے اسی گنجی کیا ایسا ہے تیرے
 جس سے تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اویل میرے قرآن ہے میرے اور تمہارے درمیان قرآن ہے خلیفہ نے کہا قرآن سے جس نے دلیل کی ہے تو مراد کو پوچھا سفیان کہتے ہیں
 کہ کبھی پھر تم نے صبر کیا کہ جسے قرآن سے دلیل کی ہے وہ حجت میں غالب آیا اور کہی کہا کہ مراد کو پوچھا میرے کہا ذر بن حبیش نے کہ میں نے یہ آیت سنا
 الذی عنہ یعنی پاک ہے وہ پڑھو کہ اگر لیکھا ات ہی رات اپنے نبی کو مسجد حرام سے سجا کھٹے تک کہا خلیفہ کی کہ پھر مایسی تو اس نے میں کہنا پڑے
 آیت بیت المقدس میں میں نے کہ نہیں خلیفہ نے کہا کہ اگر آپؐ وہاں ناز پڑھتے تو تمہارا زوہان ادا کرنا فرض ہو جائیے کہ مسجد الحرام میں ناز فرض ہے
 کہ خلیفہ نے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور رہنے براق پہنچے پیٹھ والا قدم اسکا وہاں چلتا جاہان نظر ہو جی بہر ناز سے رہنے
 جبریلؑ اور آپؐ براق کے پیٹھ پر سے یہاں تک کہ دیکھ لیکن جنت اور دوزخ اور آخرت کے وعدہ کی خیریں سب پہر لئے یاؤں لوٹے اور لوگ کہتے ہیں کہ اسکو
 ابزدہ دیتا رہے بیت المقدس میں کیا ضرورت تھی اسکے ہانسنے کی کیا وہ بہاگو جاتا اسکو تو عالم الغیب والشہادۃ فی تمہارے لئی مسخر کر دیا تھا **ف**

ف یہ حدیث صحیحہ صحیحہ متبرحم خلیفہ فی انکار کما ہی بیت المقدس میں حضرت کے نماز پڑھنے کا اور ابراہیم کے باہمی کے کہ جس کی کتابت ان دونوں کا اور روا کر کے میں اور مشرت کو باقی بر تقدیر ہی یعنی جو روایت کہ ہے کہ حضرت وہاں نماز پڑھے اور ابراہیم کا مذکور ہے اس کا علیہ راوی اور قول اس کا قابل قبول ہے رہا خلیفہ فی جو کہا کہ اگر آپ وہاں نماز پڑھتے تو میر نماز وہاں کی فرض ہو جاتا اگر اس سے فرضیت مراد ہی تو یہ بتا رہے صحیحہ میں اور اگر تشریع مراد ہی تو وہ ثابت ہے چنانچہ حدیث شد حال کے اور وہاں نماز کی ادائیگی خلیفہ میں جو وارد ہوئی ہے اس کی مشورہ ہو رہی صاف دلالت کرتی ہے یہی **عَنْ ابْنِ عَسَاکَرٍ** الخ **رَوَى** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَبَدَ وَلَدًا دَرَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا خَيْرَ وَلَا يَسِدَ وَلَا يَكْفُلُ وَلَا يَصْرُ وَلَا مِنْ بَنِي يَوْمَئِذٍ دَرَمَ مَنْ سَوَّاهُ الْأَخْتِ لَوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَسْقَعُهُ الْأَرْضُ وَلَا خَيْرَ قَالَ يَنْفَعُهُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَوَاعَاتٍ فَيَأْتُونَ أَدْرَمَ هَقُولُونَ إِنَّهُمْ أَدْرَمَ فَاثْفَعُونَ إِلَى رَيْلِ فَيَقُولُ إِنِّي أَذَلْتُ ذَنْبًا أَهْطُ مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ وَلَكِنْ أَتَوْهُمَا فَيَأْتُونَ نَوْحًا فَيَقُولُ إِنِّي دَعَوْتُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ دَعْوَةً فَاتَّخَذُوا أُولَئِكَ دَهْمًا وَابْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْهَا كَذِبًا لَا حَالُ بِهَا عَنِ اللَّهِ وَلَكِنْ إِبْرَاهِيمَ مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ قَدْ قُلْتُ نَسَاؤًا وَلَكِنْ أَتَوْهُ عَسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ إِنِّي عَمِدْتُ ثُمَّ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَتَوْهُمُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْتُونَ فَيَطْلِقُ مَعَهُمْ قَالَ بَنُ جَدَّ عَانُ النَّظَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْذِجْلَهُ بِأَبْجَحَةٍ فَاقْعَبْهُمَا فَقَالَ مِنْ هَذَا فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُونَ فِي رَجْعِهِمْ فَيَقُولُونَ مَرْحَبًا فَخَرَسَا جَدًّا فَيَقُولُ اللَّهُ مِنْ النَّسَاءِ وَالْحَجْرُ فَقَالَ لِي أَرْفَعُ رَأْسَكَ وَكُلَّ لَعْنَةٍ وَشَعْرَةٍ شَعْرَةٍ قُلْ شَيْعَةُ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْقَامَرُ الْحَمْدُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَجِيدًا قَالَ ثَلَاثِينَ لَيْسَ عَنْ نَسِ الْأَهْذَةِ الْكَلِمَةُ وَاحْذِجْلَهُ بِأَبْجَحَةٍ فَاقْعَبْهُمَا تَرْجِمُهُ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ خَالِصَةَ ابْنِ سَعِيدٍ فِي فَرَايَمِينَ مَرَدَّ يَوْمَ تَامَ دَوْلَادُكُمْ قِيَامَتُ كِي دُونَ ادراسين کچھ خبر نہیں اور سیرتہ میں ہوگا نیزہ حمد کا اور سین کچھ خبر نہیں اور کوئی نبی نہ ہوگا اُس دن آدم اور نوحی آپ کے سوا سب سیر کی نیزہ کی نیچے پڑے اور پہلے سیر ہی لئی زمین میں ہوگی اور پھر نبی کے وقت اور سین کچھ خبر نہیں فرمایا آپے اور میں با لوگ بہت کہہ لینگے پراہیم آدم علیہ السلام کے پاس اور کہینگے آپ سہارا ب میں سو سفارش کچھ سہارا پڑے کہ پاس وہ کہینگے مجھے ایسا گناہ ہوا ہے کہ تارا ایا میں اس کے سبب زمین پر لیکن ترموئی کی پاس جاؤ پھر نوح کے پاس آئیے وہ کہینگے میں نے ساری زمین والوں کے لئی بد دعا کی اور وہ ملاک ہو گئے لیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر ابراہیم کے پاس جائینگے اور وہ کہینگے میں نے تین جہوٹ بولی میں یہ خبر مایا سوئی اے اللہ علیہ سلم نے کوئی جہوٹ نہیں بولا انہوں نے مگر مقصود تھی مائے تائید دین کے پھر فرمایا نیکے حضرت ابراہیم ترم جاؤ موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ کہینگے موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ کہینگے میں نے ایک شخص کو مقید رہا اے اللہ لیکن ترم جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر کہینگے سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ کہینگے مجھے اے اللہ کے والوں کو نے معبود بنایا تھا لیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا آپے پھر سب لوگ سیر پاس آئیے سو میں ان کے ساتھ جاؤ گا (در بالائی میں) اس جدعان جو آدمی حدیث میں انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا ہے میں گویا کہ یہ راہوں رسول خالصہ اللہ علیہ سلم کو کہ آپ فرماتے تھے کہ آپ کے کہہ امو دگا میں جنت کا دروازہ اور انکھٹھا دگا اس کے اندر میں کوئی چھپا کوئی لوگ کہینگے کہ محمد امین میں آوہ بگت کہینگے سیر اور مجھے مرحلہ کہینگے یہ میں محمدی میں گرڈو کا شکر کے لئی) سو کہنا دگا مجھے اللہ کے حمد و ثنا اپنی اور مجھے حکم ہوگا کہ اپنا سر ڈھا اور انک تیرا سوال پورا ہوگا اور سفارش کرتی رہی سفارش قبول ہوگی اور کہہ تیرے بات سننی جائیگی اور وہ تمام رحبان یہ باتیں ہوگی (مقام محمود کہ جب کا وعدہ اللہ اس تیر میں فرمایا عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَجِيدًا) اللہ تعالیٰ مقام محمود میں مہینا ہے کہا کہ اس روایت میں اس سے پہلے مروی ہے کہ فرمایا آپے پھر لوگ میں دروازہ جنت کا اور لٹی ہو گئے **ف** یہ حدیث صحیحہ صحیحہ اور روایت جنسوں یہ حدیث ابی نصرہ ہی انہوں نے فی ابن عباس سے پوری حدیث متبرحم اس حدیث میں بتفصیل مذکور ہوا کہ شفاعت بغیر ان آبی ہوگی اور جو حال اپنی جہالت ہی اہل حق کو تہمت لگانے میں انکا شفاعت کے محض غلط ہی تابع حدیث کہ اسکا مذکور ہو سکتا ہے خاتمہ سورہ بنی اسرائیل میں بنی اسرائیل کے حالات سے مذکور ہے وہاں انکا ذکر میں میں اور غالب ہونا تہمت نصر کا یا سفارح کا اہل نبیوں ہی یا جالوت جزی کا اپنا اور وعدہ رحمت لگانے اور وعدہ تباہی کے بصورت اس کتاب جہانم اور عطا

م قال الس لانی

اور اللہ کا ارادہ ہوگا کہ انکو لوگوں پر نکالی کہیں گے حاکم انکا کہہ چکوں اسی توڑ لینگے اگر چاہے اللہ کا ارادہ تھا کہ اللہ کا ارادہ فرمایا اپنے پہرہ کو سر زلوٹ کر اٹھ کر
اور اسکو ویسا ہی تصنیف دیکھ جتنا اول توڑ گئے تھے پس سر اٹھ کر ڈالینگے اسین اور مکمل ٹریگے لوگوں پر اور ربی یانکے بانی بی ڈالینگے اور لوگ انسی ہر ایک
پہرہ اسکا کیٹھ تیرہ ہیکینگے اور انپر کرگاتیر جو نہیں دو باہر اسو لوٹینگے کہ دیا باہر زمین والو کو اور جڑ پاکی کی انسان الی سینے خداوند تعالیٰ پر کہیں گے
اپنی دلی سختی اور غرور سی سو بھیکانے اللہ کا ایک کڑا کہ پیدا ہوگا انکی گردنوں میں اور وہ سب مر جائینگے فرمایا اپنے قسم ہی اس پروردگار کے کہ جان
مچھو کہ اُسکے ہاتھ میں کہ زمین کے جانور انکا گوشت کھا کھا کر مرے ہو جائینگے اور اسکے تیرے اور شکر کہ کچھ بخوبی **ف** یہ حدیث حسب غریبہ اسطرح
برہنیں جانتے اسکو مگر اسی سند سی مترجم یاجوج ماجوج دونوں ایچ نام سے شتق بن ابیہیم کے منہ صواب و شرار کا سبب کثرت اور شدت اُنکے کے
سے ہو کہ وہ اس نام سے اور وہ یافت بن نوح کے اولاد سی ہیں نہ اُنکے کہہا کہ وہ ایک گروہ میں ترک میں اور دوسرے کہہا ترک یاجوج ماجوج کا ایک گروہ
ہے جب حضرت سکندر نے ان میں مدیا کے تو یہ گروہ باہر گیا اور ضعیف سی مرقوم امر سی کہ یاجوج ایک گروہ میں اور ماجوج ایک گروہ میں اور مرادہ جارا
کا ہے نہیں مرقوم میں کوئی جب تک نہ دیکھے اپنے ہزار لڑکے قابل تیار باندھے کے اور وہ تین قسم میں ایک قسم درخت منبر کے مانند ہیں کہ طول
انکا ایک سو میں گز ہے اور ایک گروہ انہیں سے ایسا ہے کہ عرض طول انکا بارہ ایک سو میں گز ہے قد انکا اور کوئی سپاٹ اور لوہا انکی برابر سی نہیں کر سکتا
اور نیزہ گروہ ایک کان بجا تیرہ ایک لڑ تیرہ ہے نہیں پابادہ ہاتھی کو یا کسی اور وحشی جانور یا سوار کرتے کو گرہا جاتا ہے اور جو نہیں مر جاتا ہے اسی ہی کہا
جائے میں جب وہ بھینگے اسکے لشکر کا نام میں ہوگا اور ساتھ انکا خراسان میں بی جادینگے وہ تین مشرق کے اور بحر طبرہ کے ایک دریا ہے بہت تر و خضر
خروج انکا ایک تریبی نشانی سے ہے قیامت کے **عَنْ** ابی مسعود بن کئی فضالة الانصار فی وکان من الصحابة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول اذا جتمع الله الناس ليوم القيمة ليؤجر كل واحد منكم ما كان في الدنيا من عمل له **ف** یہ حدیث صحیحہ ہے اور اسکا مطلب تو ہے کہ میں غلبہ
اللہ وان الله اعنى الشراكه عن الشراكه ترجمہ الی یہ بن ابی نضال انصاری کہہا ہے میں سنا ہوں کہ رسولی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
جیکہ اللہ کا جمع کرے گا لوگوں کو قیامت کے دن کہ جسین شک نہیں چار لگا ایک چار نیا الا کہ جسے شریک کیا ہوا نہ کا کسی عمل میں کیسکو کہ کیا ہو اسکو اللہ
واسطے تو جائے کہ مانا ہے وہ ثواب اسکا اللہ کے سوا اسی شریک سے اسکی کہ اللہ تعالیٰ ہر امر سے بہت اور شرکار کے شرک سے **ف** یہ حدیث غریب
نہیں جانتے ہم اسکو مگر میں کہہ کرے روایت **عَنْ** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وکان تحتہ لذرہما قال ذهب وقضی
ترجمہ الی اللہ و اسی روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تفسیر میں فرمایا وکان تحتہ کثر لہا یعنی اس دیوار کے نیچے جو حضرت خضر نے نالی تھی
تھا ان تینوں کا فرمایا اپنے سوا اور چاندی تھاف روایت کہ جسے بن علی خلا نے انہوں کے صفوان بن صالح سی انہوں کے دین سے مسلم سے انہوں نے
یزید بن یوسف صفوان سے انہوں کے یزید بن زید جابر سی انہوں کے کچل سے اسی اسادی مانند کے حاتمہ روا کہف میں قصص انیسہ مذکور ہے قصہ صحابہ
کہف کا اور قصہ دو بھائیوں کا کہ ایک صاحب باغ تھا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور قصہ موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا اور قصہ سکندر زسی القرمین کا اور اوامر
حکم انشاء اللہ کہ نبی کا مستقبل کے ارادہ پر اور مرقوم قرآن کا اور امر بنی کنزہ ان خدا کے ساتھ نبی کا اور تو اسی سے نبی طاعت سی نافلوں کے اور احوال
آخرت سی وہ خدا کے خالقوں کے لئے اور ان فی نوح کی پردوں کا اور وعدہ جنت عدن اور نہار وغیرہ کامنہیں صالحین کی اور تیسرے کہ نہاروں کا اور نہار
انامندوں کا اور خطاب عتاب اور قسیم نامہ اعمال کہ اور خوف عاصیوں کا خشرین اور مشرکوں کو خطاب ہونا کہ اپنے معبودوں کو چار واد جواب نہ دنا انکا خشرین
اور آثار خاصہ نفع صواب اور عرض ہنر وغیرہ اور عید جنہم کے شرکوں کے لئے اور انکے الی جو انیا سی ٹھہرا کرتے ہیں اور وعدہ جنت کا صاحب کے لئے اور انہیں
توحید سی ہر انکار کے حکم کا اور ردا شرک فی العبادت کا اور اذیت توحید کا اور سی طرح کے اور نوازندہ بندہ مذکور میں **ف** یہ حدیث صحیحہ ہے اور اسکا
المعبر **عَنْ** المعبر بن شعبہ قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى بجران فقالوا لي السلام فقروا يا اخا هارون وهاك ان بن
موسى وعيسى ما كان نكرا اذ هو اجدبهم وجهته الى النبي صلى الله عليه وسلم فاحبره فقال لا احبهم اجمعين انما احبهم انما احبهم انما احبهم

یہ حدیث صحیحہ ہے

رَبِّیْ تَعَالٰی لَا یُخَوِّدُنَا اِنَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ نَحْنُ وَاللّٰهُ عَظُوْمٌ رَّحِیْمٌ قَالَ اَبُو بکرؓ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ اللّٰہَ یَا رَسُوْلَہُ اَلَا یُخَوِّدُنَا وَاعَادَ لِقَا کَانَ اَیْسَیْہِمْ حَرَمَہُ اَلْمُؤْمِنِیْنَ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ فرمایا جب یہ چاہوئے لگاتار یہ حال کا اور مجھ کی اس کے کچھ خبر تھی رسول خداؐ نے اسے مدینہ میں لے کر رہا اور یہاں غصہ پڑھتے کہ میں نے اوشہدات میں بڑھی اور تشریف اور شاکی اللہ تعالیٰ کے جیسے سبکی ذات کو لایا ہے یہ فرمایا آپؐ نے مشورہ دو مجھے ان لوگوں کے باب میں جنہوں نے میری بی برکت لگا ہے اور قسم ہے اللہ کے میں نہیں جانتا اپنی بی بی میں کوئی رانی کسی اور قسم کیا ہے یہ شخص کے ساتھ کہ قسم ہے اللہ کے میں نہیں جانتا اس میں کوئی رانی کسی اور قسم ہے اعلیٰ بخود وہ میرا گھر میں مگر جبکہ میں موجود ہوتا اور نہ باہر گیا میں کسی شخص میں مگر وہ یہی سیر ساتھ آیا گیا سو میں معاذ اللہ سے ہو اور عرض کر کے کہ حکم ہو مجھے بھیجی رسول اللہؐ کی کہ میں ہم کو رہنمائی دینے جنہوں نے نبوت لگائی ہے اور کہہ اے اللہ کے قید کا اور حسان بن ثابتؓ کے ان شخص کے قوم میں سے تھی اور کہا اس شخص (معدی) کہ جھوٹ کہا تو نے اگا ہو قسم ہے اللہ تعالیٰ کے اگر وہ ہوتا (یہ نبوت لگائی لا) اس میں سے تو کچھ دقت نہ کہتے مگر کہ ان کے گروں اور رہنے والی قوم کے عیسائی کے غرض یہاں تک نبوت پہنچی کہ فرما عظیم ہو جاؤ اس اور تخریم کے درمیان (دو قبیلہ تھے انصاریکے) اور مجھ اس کی کچھ خبر تھی (یہ قول ہے اہل المؤمنین کا) یہ یہاں سے سنہ ہونے لگی میں اپنے کلم کو اپنے بیانی کو اور سچ کی ان میر ساتھ تھی اور اسی ہو کہ کہا بی اور کہنے لگی میں اس طرح سے سو میں نے کہا اسی ان کو تو کسی نے اپنے پیش کو یہ وہ میر لگے یہ وہ بارہ ہو کہ کہا بی اور کہنا اسی طرح سرا و یہ میں نے کہا اسی مان تو کسی ہے اپنی سنے کو یہ میر لگے یہ ہو کہ کہا بی اسنے حسینؓ اور کہا اس طرح میں اسکو جہڑا کہ یہ کہا اسی مان تو کہ تھی اپنے اپنے کو تباہی کہا تیرے اللہ کے میں نہیں کوئی مگر تیرے دلی میں کہا ہے کہ اس کے لئے تو کسی کو تھی کہا عائشہؓ کے یہ کہ بی انسی ساری حقیقت اس کی اور میں اسے پہچان کہ لوگوں میں اسکا جہڑا ہو چکا ہے کہا مان اور قسم ہے اللہ کوئی نہیں کہہ کہ اور گویا میں جسے لگی تھی اس کے لگی تھی ہی نہیں پائی میں نے حاجت کی تھی نہ بہت میرے بیانی کی اور بخار لگید مجھ اور میں نے رحل خلاصہ اللہ علیہ وسلم کہا کہ مجھے یہ کہہ کہ ہو میرے یہ سیر ساتھ حضرت ایک اور گویا اور میں گھر پہنچی اور پائی میں ام روانہ گویا مان میں حضرت عائشہؓ کے بیچے کی گھر میں اور ابو بکرؓ پر قرآن پڑھتے تھے سو میرے ان کہا کہ ان میں قرآنی سیر بھی کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ خبری میں انکو اور ذکر میں اس قصہ کو اور انکو اس قصہ سے اتنی لذت نہیں جہڑا کہ میں تھی ماہوں مجھے فرمایا اسی میر مٹی اپنے حال تحفیف کرو دینے کہ میرا نہیں اس کے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کے کہ ہوتا ہے کہ جس مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو اور وہ اسے چاہتا ہو اور اسے سو میں ہی ہوں کہ حد کر میں اس پر اور باتیں نہ بناؤں اس کے لئے غرض انکو اتنی لذت نہیں جو جھوکو ہوئی ہے کہا اہل المؤمنین کو جانتے ہیں کہ اب سیر جواب پائی مان کہ ان کہا میں نے اور رسول اللہؐ کہا انہوں نے کہ ان میں میں علیؓ ہوں اور سنے لگے اور ابو بکرؓ نے سیر اور اسے اور وہ کہنے پر قرآن پڑھتے تھے یہ وہ تھی اور کہنے لگے اسکا حال ہے انکی مان لگے کہ اب خبر ہو گئی اسکو اپنی حال ہے جھکا چہ چاہو رہا ہو بہر حال اسکی انکسیرت کہا ابو بکرؓ نے میں بھی قسم دیا ہوں اسی جیسے کہ تو یہ چاہتے کہ میں سو میں ہو گئے اور سو خلاصہ اللہ علیہ وسلم سیر کہ تشریف لائی اور میں حال پوچھا میرے خادم سے اسنے کہا قسم ہے اللہ کی میں نے جانے میں اس میں کوئی عیب نہ تھا ابی کہ سو جاتی ہے وہ اور کہی اگر آگیا کہا جاتی ہے راوی کہ نہ کہ ہے کہ خیر تھا کہا باعینہا اسنے دونوں کے ایک میں اور کہہ کہ اسکو بغض اور سنے لگے اور کہا کہ یہ کہہ سول خلاصہ اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک کہ سخت ہوشت کہا کہا اسکا سبک لگے سنی کہا پاک ہے اور قسم ہے اللہ کے میں انکا حال کچھ نہیں جانتے مگر جتنا جانتا ہے سنا سونے خالص سراج رنگ اور اس مرد کو یہی خبر پہنچی جس اور نبوت لگائی گئی تھے اسنے کہا اللہ پاک ہے میں نے کبیر تر نہیں کہہ لیا ہے کسی عورت کا کسی حضرت عائشہؓ اہل المؤمنین فرماتے ہیں کہ یہ وہ شبہ مارا اب اللہ کے راہ میں کہا اہل المؤمنین نے کہ صبح کو میرے مان باپ سیر پاس لائے اور وہ سیر بھی پاس تھے کہ رسول خداؐ نے اللہ علیہ وسلم کے اور نماز عصر کے اپنے نفع لائی تھے اور سیر مان باپ اپنی ماہرین میں تھے پس تشہد پڑھانی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حمد و ثناء کی اللہ تعالیٰ کے جسے سکو لایا ہے یہ فرمایا بعد حمد و ثناء کے اسی عائشہؓ کو تو مرکب ہوئی جو ابی کے نے خلک میں ہوتے رہنے اپنی جان پر تو توبہ کہ اسکا کھڑک اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے اپنی مذہب کی کہا اہل المؤمنین کے کہ ابی اللہ عورت انصاریکے کی اور وہ دروازہ پر تھی میں سے کہا اب شرماتے نہیں اس عورت کے کہ ذکر کرتے ہیں اس کے سامنے غرض نصیحت کی رسول خداؐ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور میں متوجہ ہوئی اپنے باپ کی طرف اور میں نے کہا خبر تک جواب دو انہوں نے کہا میں حضرت سے کیا کہہ سکتا ہوں (یہ کمال ابوب تھا حضرت ابوبکرؓ کا اور سو میں کو انبیا کا ایسا ہی اور جبکہ

خصوصاً لایا لایا کا لکھنا کی بات نہ لکھی اور جاث آدمی بہرین متوجہ ہوئی اپنی ہلکی طرف اور میں نے کہا تم جواب دو حضرت کو انہوں نے بھی کہا میں انکی انگلی
 کے اعضاء کروں کہا ام المؤمنین کہ یہ جب کہ جو جاث اُن دفون کے شہد پر ہائیں اور حد و سما کی اسکی جیسے کے ذات مقدس کے اوتھے پہنچنے کہا اس کے قریب سے
 میں کہوں کہ میں نے نہیں کیا اور اللہ گواہی کہ میں بھی ہوں جب بھی یہ بات مجھی فائدہ نہ ملے گی تمہاری انگلی اس کے قریب نہ لکھوں گی اور تمہاری دل سے اس کے قریب سے
 اور اگر میں کہوں کہ میں نے کیا یہی اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو تم کہو گے کہ اقرار کر لیا ہستی اپنی تصور کرو اور اللہ کے قسم ہے میں نہیں جانتی تھا اور میں
 سنے کوئی کہاوت کہا ام المؤمنین نے اور میں نے یعقوب کا نام بہر وقت میرے خیال میں آتا مگر میں نے کہا یوسف کی باپ کے (یعنی انکی) کہاوت برابر ہے جب کہا
 انہوں نے نصیر جیل واللہ المستعان علی التصرفون یعنی میری بہتر ہے اور اللہ مددگار ہے اگر جسے تم بیان کرتے ہو کہا ام المؤمنین نے اور میں نے نازل ہوئی رزل
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی وقت اور میں جب پوری ہو جاتی رہی تھاروی کے اور کبھی میں نے خوشی انکی ہونہ میں اور وہ اپنی پیشانی سے پسینا پونہ پھرتی ہے اور فرماتے
 تھے بشارت ہو مجھ کو کسی عائشہ کے لئے اناری پاکیزگی تیرے نام المؤمنین سنی اللہ عنہا کی کہ میں نے بڑے غصہ میں تھی کہ مجھے یہ سناں ہائے کہا کہ کبھی یہ بوضت
 کے انگلی (یعنی شکر حضرت کا ادا کر) میں نے کہا کہ میں نے نہیں تم ہے اسکی میں انکا شکر ادا کرتی کبھی کبھی ہونگی اور نہ تعریف کرونگی اور نہ تمہاری دونوں کی تعریف کرونگی
 پر تعریف کرونگی اللہ تعالیٰ جیسی پاکیزگی تیری تم کو گونج تو میری تمہارا وغیرت سنی اور اتھا نکلیا اور نہ اسکو روکا اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا
 کرتی تھیں کہ زینب عجب کبھی کے لئے اللہ تعالیٰ کی بشارت کی کہ میں نے اس حد میں مگر اچھی بات یہ کہ میں نے اس حد وہ ہلاک ہوگی ہلاک ہوگا اور میں نے
 ساتھ اپنے شریک ہتھان ہو کر میں اور جو اسکا چرچا کرتے تھے یہ سطل اور حسان بن ثابت اور عبداللہ بن ابی منافق اور وہ اسکا ذکر کرتا تھا ہر اسے پہلانا تھا اور اسے
 اس بانکا اثر اوجھڑا تھا اور ام المؤمنین نے کہا ام المؤمنین نے کہ میں نے کہا ابوبکر کے کاب نفع نہ دینگے کیسے حکم اس کو کبھی ہوا تیری اللہ تعالیٰ کی بشارت دلائی
 اولوالفضل سکرم اسے لیتے تھے نہ کہا دین بزرگی اور کائنات میں تم سے اور اور اس کے ابوبکر میں کہ نہ دینگے قرابت والو کو اور مساکین اور عباد میں کو جو ان
 اسکی راہ میں ہجرت کے اور اور اس کے سطل ہے یہاں تک کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انہوں ان یغفر لکم واللہ عفو رحیم یعنی کیا دوست نہیں کہ میں نے تم کو اللہ کے
 بخند یوں نکھو اور اللہ بخشتی دلا ہر بات کہ ابوبکر نے شکر تم سے ہی اسکی ہی رب ہمارے دوست کہتے ہیں کہ تو بخشی ہو اور میرے لگی سطل کو جو تیری ہی **ف**
 یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عریض ہے ہمام بن عروہ کی روایت ہے اور دایکے یونس بن زیاد و تمہارو کی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زہری اور سید بن سید
 اور علقمہ بن وقاص ثقی اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی سبک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث شام میں عروہ کی روایت ہے پوری اور میں نے حدیث یاد
 کے جسے بخنداری انہوں نے ابن عساکر انہوں نے محمد بن اسحاق انہوں نے عبد اللہ بن ابی کبر سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے جب رزل
 ہوئی طہارت میرے کمرے ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پراور ذکر کیا اسکا اور قرآن پڑھا یہ جب میرے سر سے اترے دو مرد ان اور ایک عورت کو کھڑک کر انکے بارے میں حدیث
 کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے انہیں جلتے ہمارے مگر محمد بن اسحاق کے روایت ہے مگر محمد بن اسحاق میں انھوں نے ایک ایک مذکور ہے کیفیت مفصل اس کے یہی کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر میں جاتے قرعہ اٹھاتے یہ جب غزوہ مدینہ میں آیا قرعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام نکلا ہوا حضرت کے ساتھ تھیں بعد نزول حجاب کے
 اور انہوں نے میں لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا ہے تھی اور وہ جو ہست اور اسے آتا ہے یہ جب حضرت غزوہ سے لوٹی اور میں نے قریب پہنچ کر رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے انکو چلنے کا حضرت عائشہ فرمائی ہیں کہ میں انکو کے باقی فضائی حاجت کو لگی اور جب وہاں سے انکو لے کر فرود گاہ میں پہنچی تو میں نے اپنے جہ کو بڑھایا
 اور ایک بار جو کسے لگے میں تھا اسکو نیا یا اور میں نے اسی ڈھونڈنے لگی اور جو بزرگ میرا مروج اٹھا لیتے تھے وہ انکی اور وہ میرا ارٹ پڑا اور وہ اس وقت میں عورتیں
 قات طعام کے سبب نہایت ہلکی ہلکی تھیں کہ لوگوں کو نہ معلوم ہوا وہ جو کھانا کھا تو باغرض انہوں نے مروج لا دیا اور شکر چلا گیا جب میں اپنی جگہ پہنچی تھیں خیال
 ہوا کہ لوگ ڈھونڈ رہے ہیں انکو اور میں نے انکو کو نہ وہاں بن محل ملی انکو کے پیچھے تھے یہ جب وہ مجھ کو میرے جگہ پہنچے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ تیرے نزل حجاب ہو گیا
 تھا اناللہ وانا الیہ راجعون پڑا اور انکے وار سے میں جاگلی اور وہ انکے کچھ کلام انہوں نے مجھے کیا اور میں نے انکو اس وقت پر دیا کہ انہوں نے اس وقت میں پہنچا دیا اور منافق
 لوگ اپنا منہ نہ کلا کر انکے لگے جاتی تھیں یہی جو حدیث میں مذکور ہوا اور میں نے یہ کہی تھی اللہ علیہ وسلم جو لوگ اس جہمت میں شریک تھے انہی انکی کوسے حدیث

نی کہا ابن عباس کہ یہاں خارجیہ کی حد تک کی اس قول کی اصل مجھے نہیں بنائی اس حد تک کی کسی سینہ میں دو دل کا مطلب ہے اسکا انہوں نے کہا
 کہ انہوں نے علی علیہ السلام کی حد تک ہی نہایت ہی سوچے کچھ یہودیوں نے ان میں اور منافق کہنے لگی جو آپ کے ساتھ ناز پڑتے تھے ایک دوسری وجہ یہ
 کہ دو دل میں ایک ہمارے ایک اور لوگوں کے ساتھ یہودیوں کے ساتھ آری کہ نہیں پیدا کیا اللہ کے کسی سینہ میں دو دل ف روایت کے
 ہم سے عبد بن محمد نے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے یہ حدیث حسن مبرحم بنو حنیفہ کہا ہے کہ یہ کہتے ہیں
 ابی محرز کہ حق میں نازل ہوئی کہ وہ مروقیل اور قوسی حافظ تھا اور جو سنایا دیکھتا اور کہتا سیکر دو دل میں ہر ایک سی سمجھتا ہوں محمد بن ابیہ
 ہر جب اللہ نے ہر کے دن کا فزون کو شکست دی وہ انہوں کا کہہ کر کہا کہ ایک جوتی پیر میں اور ایک ہاتھ میں اور سستی میں کسی اور خیال
 ملا یہ تھا کہ حال ہے لوگوں کا انہوں نے کہا شکست کہا کہ ہر ایک میں ابوسفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے کہ ایک جوتی پیر میں ہے اور ایک ہاتھ میں جب
 اس یہوش نے کہا مجھے خبر نہ تھی میں جانتا تھا کہ دونوں پیر میں میں اس کے لوگ جان گئے کہ یہ یہاں ہے اسکا بھی ایک ہی دل ہے اور یہ
 اور قتال نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک مثال بیان فرمائی تھیں اور نظام کے لمی کہ جیسے کہ اندر دو دل نہیں ہوتی ایسے ہی انہوں کو مانجے
 سے ان نہیں ہوتی اور کہہ دیکھتے تھے وہ ثانی نہیں ہو جاتا عن انس قال قال النبی انس بن النضر سمعت یہ کہ یہ حدیث مذکور ہے
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اول شہید قد شہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غبت عنه اما واللہ لئن اذی اللہ
 متھلا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیرین اللہ ما اصنع قال قتادہ ان یقول غاب عنہا قتادہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یوم احد من العار لعلہ فاستقبلہ سعد بن معاذ فقال ما ناعز ان قال واھل بیتہ لحدہ احد ہادون احد فقال حتی قبل فوجہ
 فی جسدہ وضعوا ثقلہن من بطن صریحہ وطعنہ ورمیہ قالت عمتی الریح بنت النضر فھا عرفت احیاً بیدائہ وولت ہذی والایہ
 رجال صدقوا عاھدوا اللہ علیہ فوضوہن فوضی عنہ وجھہ وضوہن ینظر وہا بدلاوا تبدل ترجمہ انس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میرے
 چچا انس بن نضر کے لئے اور میرا نام کہا گیا جب ہمیں حاضر ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ان کو نہایت گراں ہوا اور کہا انہوں
 نے کہ سب جانے نہ سکیں بلکہ کہ جنہوں نے حضرت تشریف لائیں میں اس سے غائب ہوا گا ہو تم سب اللہ کے اگر اللہ چلو دیکھا کوئی حاضر ہو سکی حکم رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو دیکھو اللہ تعالیٰ کہ میں کیا کرتا ہوں کہا راوی نے کہ ڈری وہ کہ اسے سوا دیکھ لیں یہ حاضر ہوئے وہ رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کے دن کیا کیا کے بعد سوئے انکو لڑہ میں سعد بن معاذ اور انہوں نے کہا ابی ابوہریرہ ان پہلے انہوں نے کہا واہ واہ جنت کے
 خوشبو میں کوہ احد کی طرف سے بارہا ہوں پہرے وہ ہانک کہ قتل ہو سوانکے مدین میں کسی پر کسی نے ختم تھے چوٹ اور نواز اور تیرے کو میری پیروی
 رہیم بہت نصرت کیا میں نے نہیں بخش نہ چھائی اپنے جان کی لڑکھیا کے یوروں کے اور یہ آیت اتری جال صدقوا ایضے وہ ایسے مرد ہیں کہ سچ کو دیا انہوں
 نے جو ادا کیا اللہ تعالیٰ سے سوائے تہ بے بے بے اور انہوں نے بعضا وہی جو انتظار کرتا ہے اور نہیں دیا والا انہی اور کوف
 یہ حدیث حسن ہے مجھے انس عن انس بن مالک ان عہ غاب عن قتال بل قال غبت عن اول قتال قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم المشرکین لکن اللہ اتھل فی قتالہ لشرکین لیرین اللہ کیف اصنع فلما کان یوم احد حملوا نسف الشہداء فقال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل الیک
 رماحاً واربہ ہنکاً یعنی المشرکین واعزذ الیک معاصمہن لای یعنی اصحابہ ثم قدم فلیقہ سعد فقال یا ارحمی ما فعلت انما فعلت
 لہ اسلحہ ان اصنع ما صنع فوجہ فبعضا وثارین بلی صریحہ لیسف وطعنہ ورمیہ لہم وکنا نقول فیہ وفی اصحابہ ترکلت
 فیہم من قتی عنہ وضوہن ینظر قال یزید یعنی لایہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ان کے چچا جب مدین میں حاضر ہوئے اور کہا
 انہوں نے براہ انوس کے حاضر نہا میں پہلے لڑائی میں کہ لڑے انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑا اللہ تعالیٰ مجھے جو کسی لڑائیں میں مشرکوں کے تو
 اللہ تعالیٰ کی کہ میں کیا کرتا ہوں ہر جب ہر کا دن ہوا شکست کہا لی مسلمانوں نے انہوں نے کہا یا اللہ میں یاہ انکام ہوں تو اسے اسے کہ جسے یہ لوگ لڑائی

یہی مشرک لوگ اور میں تیری طرف مزار کا مہون اس کام سے کہ ہر مہینہ ان لوگوں کے لیے اصحاب پروردگاری پر ہوا دھڑلے میں سدا دہا اسی سبب اور
 کیا کہ تھے میں تمہارے ساتھ ہوں مگر مجھے ہوسکا جو انہوں نے کیا اور انکی لاش ملی کہ اس میں اتنی برکت تھی کہ ہر مہینہ کی بارگاہ اور نیز کے ہونے کی اور تیر
 کے گئے کی اور ہم لوگ کہتی تھے کہ انہیں کج اور انکی بارون کی حق میں نازل ہوئی کہ ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ پورا کر کے اپنا کام اور بعض منظر میں نرید
 نے کہا اور اس آیت ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیحی اور اس بن مالک کے سچا کا نام ہی اس ہے اور وہ بیٹے ہیں نصر کے عن موسیٰ بن طلحہ
 قال دخلت علی معاویہ فقال لا الشیرک قلت بلی قال سمعت رسول اللہ علیہ وسلم یقول طلحہ ومن قضی حجة ترجمہ موسیٰ بن طلحہ سے روایت
 ہے انہوں نے کہا میں کیا معاویہ کے پاس انہوں کے کہا میں تمہیں ایک شہادت سناؤں میں نے کہا ہاں کہا سنا میں رسول خدا سے اللہ علیہ وسلم سے کہ وفائی تھے
 طلحہ ان لوگوں میں کہ جنکے حق میں اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جلتے ہم اسکو معاویہ کے گراسی سندھی اور اس کے ہنر
 کہ مروی ہوئی ہے یہ موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے روایت کی اپنی باب لیکن **طلحہ** ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا عمر کی جاہل
 سالہ عن من قضی حجة من ہوں وہاں لا یجہلون علی مسئلہ یوقوہہ ویطالعہ فی سالہ لا عمر کی وافر من عہدہ وافر من عہدہ
 ثم سالہ فاعرض عنہ ثم انی اطلعت مریداً لیحل علی کتبنا فحضر فلما راى النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انک انک الی عمر کی قطعہ حجة قال لا عمر کی انک انک رسول اللہ
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہذا ومن قضی حجة ترجمہ موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ رسول خدا سے اللہ علیہ وسلم کے بارون اب کو راہ دان سے کہا کہ
 آپ پر چہ کہ اللہ تعالیٰ نے جنکے حق میں فرمایا ہے کہ پورا کر کے اپنا کام وہ کون لوگ میں اور حضرت کے بارون جو اب تہی سوال کر کے وہ اپنی توقیر کرتے تھے
 اور تہی تو اسے لغوانی پر چہ اپنی انفاقت کیا اسی پر چہ اپنی انفاقت کیا میں ہر دو سب کے کلاخی افرا یا اور سب کے دہر سب کے
 تھے یہ جب جھگڑا آپ نے دیکھا فرمایا کہ اس سے وہ سائل جو چاہتا ہے ان لوگوں کو کہ اپنا کام پورا کر کے گوارے کہا میں ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی ہے وہ شخص کہ پورا کر کے اپنا کام **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے گارولس بن کبر کے روایت عن عائشة قالت لما
 امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحضر اوجہ بانی فقال ما عاشرت انی ذکرک امر فلا عیاش ان لا تنجی حتی تستقر فی بویک قالت وقد علمو
 ان ابوی لکم یونای مرانی یفرقہ قالت ثم قال ان اللہ یقول یا ایہا النبی قل لا واصل ان لکن یرون الحجة الدنیا وینہا متعالن حتی
 بلغہ فحسب ان من کن اخرج علیہا قالت فی ہذا سنا عروہی فانی اری اللہ ورسولہ والذ لا لا حرجا وفعل اذ ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کل
 ما حکلت ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب حکم ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مسیون کے اختیار دینی کہ راکہ جا میں دنیا اختیار کر میں اور
 رفاقت رسول چوڑ میں اور جا میں دولت معقبی الدین اور خدمت رسول (م) شروع کیا اپنی میرے ساتھ اور فرمایا اسی عائشہ میں سے ایک بائیکا ذکر کرتا ہوں تو
 تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا یہاں تک کہ مشورے لیا اپنی ماں باپ سے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ جانتی تھے کہ میرا ماں باپ کہتی تھیں مجھے حضرت سے
 ہر کام حکم مذہبی کے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہر ایسے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الدینی ہے ارجا علیہا لک یعنی نبی کہہ سے تو اپنی مسیون کو کہ اگر تم ارادہ کہتے
 ہو دنیا کی زندگی اور اس کے زینت کا تو اؤ میں تمکو کچھ دیدوں یعنی طلاق کا جہرام اور خضعت کو وغیرہ تو اچھی طرح اور اگر ارادہ کہتے ہو تم اللہ کا اور اس کے
 رسول کا اور اس کے گھر کا تو تیار رہا ہے اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکو کے لئے بہت جزا جو انتہی تب میں کہ میں اس میں کیا مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں
 تولدہ اور رسول اور اس کے گھر کی کو چاہتی ہوں اور پورا مسیون کے بھی ہی کیا جو میں نے کیا تھا یعنی میرے دیکھا کہ یہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح
 ہے اور مروی ہوئی ہے یہ زہری سے ہے انہوں نے روایت کی ہے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے مترجم ان آتہ تلواریات
 تخیر کہتے ہیں کہ اس میں اختیار دیا گیا حضرت کی عورتوں کو اور شان نزل اسکا نبوی وغیرہ فی یون بیان فرمایا ہے کہ مسیون کے آپ کے رشک سی حضرت سی نفعت
 زیادہ انکا اور تنک کیا حضرت نے خدہ ہوا کیا تاکہ بات ملی اور تم کہاں کی انکے پاس جائینگے ہر آیت اتری اور اس دن آپ کے پاس دُجور میں تہیں پانچ قریش
 میں کی عائشہ صدیقہ الی کہ صدیق کی ما صخرادی خضہ حضرت عمر کے بیٹی ام حبیبہ سفیان کی بیٹی ام سلمہ امیہ کی بیٹی سودہ زہد کی بیٹی اور غیر قریشیات

رہی یہاں تک کہ وہ جو ان ہو گئی اور کمزور بن چکے تھے سو اتاری اسے اللہ تعالیٰ باریت اودھم میں سے موند بولی ہوئی ہو چکا ہو گا اور انکی باپ کی طرف منسوب کر کے
یہی جگہ وہ فطرت میں ہی انصاف کے باجئے اللہ کے نزدیک ہر اک کو معلوم نہ ہونے کے باپ تو وہ ہمارا بہائی ہیں دین میں اور ہمارا رفیق ہیں یعنی یوں پکار کر
خدا رفیق ہے فلاں ہے کا اور فلاں بہائی فلاں کا چھٹی کے باجئے اللہ کے نزدیک ہے مد کے ف یہ حدیث مروی ہوئی، داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے روایت
کے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
آسانی سے کچھ چاہتے تو بیشک یہ کہتے جہاں تے وَاذْ تَقُولُ لِلَّذِي نَعْمَ اللَّهُ بِهِ خَيْرَاتٍ لِمَا دُرِيسَ حَاشِيَةَ وَلِوَالِ كَ سَا تَرِ رَا يَتِ مَنِ كِ يَ رُو يَتِ كِ
ہم سے حدیث مذکور عبد اللہ بن واصل کو فی نے انہوں نے عبد اللہ بن ادریس کے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے اور کہا زہد بنی خبری ہو محمد بن ابان نے انہوں
نے روایت کی ابن ابی عدس سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاہتے تو اس آیت مبارک کو چاہتے وَاذْ تَقُولُ لِلَّذِي نَعْمَ اللَّهُ بِهِ خَيْرَاتٍ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ع** ابن
عمر قال ما كنا نذكر عهدنا اذ كنا من المهاجرين حتى نزل القرآن اذ دعونا لا نأبى فنهض هو اقطعت عند الله ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے انہوں نے کہا کہ ہم بچاتے تھے زید بن حارثہ کی بچہ پکارتے تو یہی کہتے زید بن محمد یہاں تک کہ قرآن اتر کر پکارا تو ہم انکو انکے باپوں کی طرف منسوب کر کے
یہی انصاف کی بات ہے اللہ تعالیٰ کی نزدیک **ع** عامر الشعبي في قول الله تعالى ما كان محمد اباً احد من رجالكم قال ما كان يعطش لؤي
فيكم ولؤي لا يترككم عمن شرب ما كان محمد اباً احد من رجالكم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
کا صادق آجاسے کہ محمد کیسے اب نہیں تھیں مروی ہے **ع** ابو حمزة الثمالی عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما كان محمد اباً احد من رجالكم قال ما كان يعطش لؤي فيكم ولؤي لا يترككم عمن شرب ما كان محمد اباً احد من رجالكم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
پاس حاضر ہوئیں اور عرض کر کے کیا وجہ کہ میں بچتے ہوں کہ سب چیزیں مردوں ہی کے لئے ہی اور ترانہ عورتوں کا ذکر کہیں نہیں پس یہ آیت تیری ان مسلمان
آخر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب اور اس حدیث کو اس سند سے جانتے ہیں **ع** انس قال لما نزلت هذه الآية في ذلك ليلة خيبر
فلما قضى نداءها وطرأ زوجها قال فقلت لغيري على راس النبي صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لؤي فيكم ولؤي لا يترككم
سبحه سبوا ترجمہ انس کہاجب آیت تری زیببت حبش کے شامین کہ اللہ تعالیٰ فرمائی فلما قضى نداءها یعنی جب یامینی خواہش اس سے پوری ہو چکی تھی
سے باہر دینے لگوئے ساتھ کہا رونی کے کہہ رو فخر کرتی تھیں ارزاہ شکر کے حضرت سب بیویوں پر نکاح کیا تھا ہمارا تمہارا عزیزوں اور میرا نکاح کیا ہے اللہ تعالیٰ
نے کہ ساتوں ان آسمان کے اوپر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم اس حدیث صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ساتوں آسمان کے اوپر ہے اور
حضرت کی سب بیویوں کا جو امہات مؤمنین ہیں ہی عقیدہ تھا کہ سب اس کو سزا سپرد کرتی تھیں اب جو اس کے خلاف عقیدہ رکھی وہ انا خلف ہے **ع** ابو
ہاشم بن علی عن ابي طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبد الله بن مسعود
أجودهم وما ملكت يمينك مما آفأ الله عليك وبنات عمك وبنات عمك وبنات خالك وبنات خالك والآل والآل ما أجودهم وما ملكت يمينك مما آفأ الله عليك وبنات عمك وبنات عمك وبنات خالك وبنات خالك والآل والآل ما
مجھے نکاح کا پیغام دیا اور میں نے عذر کیا کہ میرے پاس چوٹی چوٹی ان کے میں روئے پیٹے انکو شاید انکو ماروں آپ میرا عذر قبول فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے
باریت اتاری انا ملنا اسے آخر تک ہم بانی نے کہا کہ میں آپ پر حلال نہیں ہوئی اسلئے کہ میں نے بوجہ نہیں کی تھی میں ان کو گوئیں تھی جو فتنہ مائے
اسلام لائے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو کہ سدی کے روایت سے اسی سند سے مترجم پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ فرماتے ہیں
کے یعنی تیرے لئی بیان تیری جبکہ تمہارے دینا اور دیکھنے والے پہلے تیرے ہاتھ لینے لو ڈان جو عنایت میں عنایت فرماؤ اللہ تعالیٰ نے جبکہ اور تیرے
چچا کی بیٹیاں اور تیری بیویوں کی بیٹیاں اور تیرے اموں کی بیٹیاں ان میں تیرے خالوں کی بیٹیاں ان میں سے جو بوجہ کر کے لیکن تیرے ساتھ لینے جنہوں نے

ہجرت نہیں کی وہ طلال نہیں آتا یہاں تک کہ **عَنْ** اَنْسَ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتَ هَذِهِ الْاَمْرَةَ وَتَخَفْتِ فِي نَفْسِكَ مَا لَمْ يَدْرِكْهُ قِيَسَانِ رَيْسَبَ بَنِي تَخْفِ
 حَاوِيَةً لَيْسَ لَكَ فِى هَؤُلَاءِ شَيْءٌ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ تَرْجِمُهُ النَّبِيُّ
 كَمَا جَبَّ يَأْتِيهِ تَرْسِي وَتَخَفْتِ فِي نَفْسِكَ يَنْفَعُ جَبَّ يَأْتِيهِ تَرْسِي اس جہ کو کہ امسک کر کہنے والا تھا اور یہ کہ تیرے بھتیجے کے شان میں اترتی اور یہ
 اُن کے شوہر سے اور اودھ کیا انہوں نے طلاق دینی کا اور مشورہ طلب کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اسے فرمایا رو کر کہ تو تم اپنی بیوی اپنی پاس لینے طلاق
 مت دو اور والدہ سے **ف** یہ حدیث میں صحیحی متبرجہ ہے یعنی حضرت کے والدین تباہ اگر زیادہ طلاق دیا تو میں اُن کے بھتیجے کے لئے اُن کی کج
 کرونگا مگر لوگوں کے شر کے ماری اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو طلاق دیا اس کے شریک نہیں ہے **عَنْ** اَبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ هُوَ رَسُوْلُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَصْحَابِهِ النَّبِيِّ لَوْ كَانَتْ مِنْ الْمُؤْمِنَاتِ لَمْ يَجِزْ لَهُ اَنْ يَخْلِكَ لَكَ النِّسَاءَ مِنْ بَعْدِ وَلَا اَنْ يَتَزَوَّجَ مِنْ اَرْوَاحِ
 وَلَوْ اَعْتَبَتْ حُسْنَهُنَّ وَلَا مَمْلَكَتَ يَدَيْكَ وَاحِدَ لَكَ اَلْفُ مَوَاتٍ وَامْرَاةٌ مَوَاتَةٌ وَهَبْتَ نَفْسَهَا لِنَبِيٍّ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتٍ دُونِ عِيْنٍ
 اَلَا سَأَلَ جَزَاءً وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ هَذَا حِطُّ عَمَلِهِ وَهُوَ فِي الْاَخِرَةِ مِنَ النَّارِ سَرِيْنٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَرْوَاحَ اللِّبَنِ اَلَيْتَ
 اُجُودَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ رَسَاۗءَ اَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ اِلَى قَوْلِهِ خَالِصَةً اَنَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَرَّمَ عَالِي دِيْنٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ تَرْجِمُهُ اَبْنُ
 عَبَّاسٍ کہنا منع کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو ان کی اقسام سے مگر جو منہ میں ہجرت کی فرمایا اللہ تعالیٰ کا یہ لایکل لک النساء من بعد یعنی طلال
 نہیں تجھے اس کے بعد اور جو تین اور نہ یہ کہ بدل ہی ان عورتوں میں سے لینے جواب تیرے نکاح میں ہیں اگر تیرے شوہر کو خیر خواہی ہو تو عورتوں کے مالک
 ہوں یا تیرے بابت (یعنی وہ طلال ہیں اور طلال کین اللہ تعالیٰ کی جان عورتیں ایمان والہاں اور وہ عورت ابائی کی کہ بخشتی اپنی جان نبی کو اور
 حرام کی ان سے اپنے بہن ابائی عورت کو اسلحہ کے پہ فرمایا اللہ تعالیٰ جو منکر ہوا ان کے مصالح ہو گئے اس کے عمل نیک اور خیر میں وہ نقصان والوں میں ہے اور فرمایا
 اللہ اسی نبی طلال کی جتنے تیرے لئے میماں تیری کہ جکا مہ تو نے دیدیا اور جو تیری ہاتھ کی ملک ہوں جو اللہ نے غنیمت میں عنایت فرمایا میں تجھ کو
 دینا کہ فرمایا خالصہ کہ یعنی یہ کہ عورت جو منہ بخشتی اپنی جان اور اودھ کسی نبی اس کے نکاح کا وہ طلال ہے نبی کو یہ حکم خاص تیرے لئے ہی نہ اور مومنوں کے لئے
 ایسے اور ذلک نکاح بغیر منہ نہیں ہو سکتا اور حرام کین اللہ تعالیٰ کی ان کے سوا اور تین عورتوں **ف** یہ حدیث صحیح ہے ہم اس کو عبد الحمید بن ہرلم سی کی روایت
 سے جانتے ہیں سادیک احمد بن حسن سے وہ کہتے تھے کہ احمد بن نائل نے کہا کہ عبد الحمید بن ہرلم جو روایت کرتے ہیں حوش ہے اُمین کہ یہ بھلا اللہ نہیں **عَنْ**
 اَبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اَحْلَلَ لَكَ النِّسَاءَ ثُمَّ تَرْجِمُهُ فَتَرَى عَائِشَةَ لَمْ تَزَلْ تَقُولُ مَا تَقُولُ فَتَرَى عَائِشَةَ لَمْ تَزَلْ تَقُولُ
 نَدْرَسُ اَبَ عَلَيْنَا سَمَ كِي مَاتَا كَ اَحْلَالَ اَبَ عَلَيْنَا سَمَ كِي سَبَّ عَوْتِيْنِ **ف** یہ حدیث صحیح ہے متبرجہ صحابہ کرام کا اختلاف تھا کہ آنحضرت پر
 اور عورتیں ہی طلال جو مین یا نہیں حضرت عائشہ کا نہ سب حدیث میں گذرا انس فرماتے ہیں کہ آخر عمر تک عورتیں آپ پر حرام ہی رہیں یعنی موجود ہیں
 کے سوا اور تیرے نکاح جائز نہ تھا جیسے فرمایا اللہ کے لایکل لک النساء میں بعد لینے اب ان کے بعد اور عورتیں تجھے طلال نہیں مگر وہ اوصاف کہتے ہیں کہ عدولت
 سے یہ مرد نبی کہ سوا ان عورتوں کے جکا ایہ اعلان لک ان کو ایک میں طلال ہونا مذکور ہے اور عورتیں حرام ہیں اور اختلاف کیا ہے علمانی یہ ہیں کہ
 نکاح باعظام مبرا کے حق میں جائز ہے یا نہیں شلا عورت کہی کہ نہیں لینے جان تجھے بہہ کی تو نکاح صحیح ہو گا یا نہیں یہ اکثر طرف سے کہیں کہ نکاح
 صحیح ہو گا جب تک نکاح یا تیرے ہر کا لفظ کہنا جاوے اور سید بن مسیب اور یہ ہی اور مجاہد اور عطا کا یہی قول ہے اور یہ سید اور مالک اور شافعی یہی کہنا ہے
 میں اور ایک جماعت یہ طرف سے کہ لفظ مبرا اور علیک بھی صحیح ہو گا یا نہیں اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور اہل کوفہ لینے اُخاف کا اور جس کے نزدیک نکاح بغیر
 لفظ نکاح یا تیرے ہر کے جائز نہیں ہونا ان کا اختلاف ہے نکاح میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گروہ تو کہتا ہے کہ آنحضرت کا نکاح باعظام بہہ ہی جائز ہو گا ہے
 اور یہ فامیہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خالصہ کہ میں دونوں اُمین اور دوسرا گروہ یہ طرف کیا ہے کہ صحیح نہیں ہوتا بغیر
 لفظ نکاح یا تیرے ہر کے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الا انہی ان یستکھما یعنی نبی کے واسطی ہی اللہ تعالیٰ کی نکاح کی لفظ فرمایا مگر مخصوص حضرت کے

ساتھ فقط ترک ہرے یعنی بغیر کے کچا نکاح درست اور باقی رہا لفظ نکاح نہیں آپ اور است دونوں ایک حال ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ کوئی نہ
 ہو سکتی تھے ایسی جنہوں نے اسے جان بیکر دی ہو یا نہیں عبد اللہ بن عباس اور مجاہد نے کہا ایسی کوئی نبی نہ تھی اور یہ بیان آپ کے پاس متین ہے
 منکرہ متین یا ملوکہ اور ان وقت نصہا جملہ طریقہ ہے اور وہ لازم الوقوع نہیں اور وہ سونے کہا جس کے آپ کے پاس موجود بھی متین ہیں اور اس میں بھی
 اختلاف ہے کہ: ممکن تھیں بھی کہ انہیں بنت خرمہ ملائکہ کہ انہوں نے اس کا نام لیا کہ جس نے بتایا تھا کہ وہی تھیں حارث متین علی بن حسین
 منہا کہ برتھ کے کہا کہ وہ ام شریک بنت جابر متین عروہ بن زبیر نے کہا کہ وہ خولہ بنت حکیم متین بنی سلیم کے قبیلہ سی بنی خلاصہ مافی النبی منوع تہ
 وناخر عن انس بن مالک قال سمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا مراء بن ساءہ فارسلنی فذعنوا فی انہما علی طعامہا کلاوا فی
 خرچہا فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منطلقا قبل بیت عائشہ وای رسولہا کائنہا فأنصرف راجعا فقام الرجل من خیر جافا فواللہ
 یا ایہا الذین آمنوا لا تکلوا أموالکم فی سبیل اللہ فی ما یفسد فی انفسکم ولا فی ما ینال فسادا ولا فی ما ینال فسادا ولا فی ما ینال فسادا
 زفاف کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے ایک عورت سی اور مجی ملا سبھا اور بنی ایک کر دے کہ وہاں کہا کہ یہ جب کہ کہا ہے اور بار بار بھی
 ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے ہوئی حضرت عائشہ کے کہ کھڑے سو دیکھا آپ نے کہ وہ شخص بیٹھیں پھر میں پیرک لوٹ گئی سو کہہ رہے ہوئی وہ دونوں
 اور بار بار چلے گئی پس آدمی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا سی خیرک یعنی ای ایمان والوں نہ داخل ہو کہ وہ میں نے کہ موجب وہ اجازت دیوں
 اور بار بار میں کہا کہ یہ کہ استعار کرتے رہو اس کے کہنی کا **ف** اس حدیث میں ایک قصہ بھی اور حدیث حسن غریبہ بیان کی روایت ہے اور روایت ہے
 ثابت فی النسب یہ حدیث اپنی طول کے ساتھ عن انس بن مالک قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی باب امراء عرس یومہا وادعوا
 قومہ فاطلق بعضی حاجۃ فاحسبہم یومہم ویدعوا فاطلق بعضی حاجۃ فاحسبہم یومہم ویدعوا فاطلق بعضی حاجۃ فاحسبہم یومہم ویدعوا
 فقال لا کان کا قول لیقول فی ہذا فی قال فذلک ایہ النجباء ترجمہ انس بن مالک نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا وہ آپ کی
 بی بی کے دروازے پر تشریف لائی کہ آپ انکو بیوی بنایا تھا سو ان کے پاس ایک کر دے کہ وہاں کہا کہ یہ کام کیا اور یہ لائی اور وہ لوگ باہر جا چکے تھے
 ان سے کہ کہا کہ یہ آپ داخل ہوئے اور سیر اور بنی مجین پر وہاں دیا کہا ان سے کہ یہ ذکر کیا میں اس کا بی بی طلحہ میں انہوں نے کہا اگر ایسی ہی جیسا تو کہتا
 ہے تو بنیک اس بارہ میں کچھ اثر لگا رہا ہے کہ یہ آیت حجاب اتری **ف** یہ حدیث حسن غریبہ اس حدیث اور عمر بن سعید کو انس نے کہتے ہیں
 متبرکم جن بی بی کا زفاف تھا وہ زینب بنت جحش تھیں اور حضرت کنی باری کے کہ یہ لوگ جو اس کہ میں بیٹھیں میں چلے جا میں اور امت حجاب وہی
 جو اور کے حدیث میں گذری ابن عباس سے ہوئی کہ یہ آیت نازل ہوئی ان مسلمانوں کے حق میں کہ منتظر رہتے تھے حضرت کی کہنا کہ میں نے یہ جب کچھ
 قبل چلنے کے مابینے اور کہا کہ باہر جاتے حضرت کو تکلف ہوئی ایک کوئی آرام کرنے کا مقام سوائے تھا میرا میرا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتری عن انس بن
 مالک قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل یاہلہ فوضعت اخی امر سلمہ حشا غصیلہ فی نور فقال یا انس اذهب بہذا الی النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فقل لہ بعث بہذا الی اخی وہی تقرات السلام وتقول ان ہذا لک وتاویل یا رسول اللہ قال قد بعثت بہ الی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ان اخی تقرات السلام وتقول ان ہذا لک فقلت ان ہذا لک فقلت ان ہذا لک فقلت ان ہذا لک فقلت ان ہذا لک
 ومن کفیت قسما رجلا قال فذعنوا من عی و من لفت قال فلت لا تلی علیہم کا کوئی قال فہذا لک انہ انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یا انس ہاتہ بالنور قال فذعنوا حتی ملأوا کتر الصفۃ واخرج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیستین عیشہ وعشرۃ ولبا کل انسان
 مہا لیک قال فذعنوا حتی شغلوا فدخلت طایفہ ودخلت طایفہ حتی اکلوا کلہم قال فقال لی یا انس ارفع قال فذعنوا فاذنوا حین وضع
 کان الزمر حین رفعت قال وجلس طویف مہر محمد بنون فی بیوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فی
 روضۃ مولیہ وجہہا الی الخاریط فقلوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علی راسہ ثم رجع فمد اراد

[illegible]

صحاب میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کیا رنگ ایک تارہ ٹوٹا اور روشنی ہو گئی آپ نے فرمایا کہ تم اسکو جاہلیت میں کیا کہتے تھے جب کہتے تھے کہ ہمارے ہاں ایک ہمارے ہاں کہتے تھے کہ جب کوئی شخص بڑا مرنے لے یا کوئی بڑا پیدا ہوتا ہے تب یہ ٹوٹتا ہے انھیں نے فرمایا کہ یہ کیسے موت و حیوٰۃ کے سبب نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا پروردگار کا کڑی کرت والا ہے نام اسکا اور بلند ہے ذات اسکی جب وہ حکم کرے کہ یہ کیسا کام کا تسبیح کرتے ہیں حاملان عرش پہرہ پہنتے ہیں اس آسمان الٰہی فرشتے جو عرش کے درجہ پر جو اس سے قریب ہیں سنا تک کہ شہزادہ غلامہ بچاں ابھڑ کا اس آسمان تک پہنچتا ہے پہرہ پہنتے آسمان کے فرشتے ساتویں آسمان لوگوں کو چیتے ہیں کہ کیا فرمایا تمہاری پروردگار نے پہرہ لگودہ خبر دیتے ہیں پہرہ سطر ہر نیچے آسمان کے اوپر کی آسمان لوگوں کو چیتے جاتی ہیں یہاں تک کہ دنیا کی آسمان پر خبر پہنچتی ہے اور جن ایک کڑا سنا دیتے ہیں سوائے ہر پرتی ہے اور وہ کچھ بات لا کر اڈتے ہیں اپنے یاروں کی طرف لے جاتا ہے کہ میں میں پر حکموہ جیسے ہی دہی ہی پونجائی ہر وہ خبر تو پہنچے ہے مگر وہ اسکو بدلتے ہیں اور بڑا ہلکا ہوتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وہی ہوئی ہے یہ حدیث زہری سے انہوں نے روایت کی علی بن حسین نے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے انصاف کے کئی مردوں کے ان انصار یوں سے کہا کہ ایک دن مافرتیہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آخر حدیث تک خاتمہ سورہ سبائین عمدہ عمدہ مضامین اس ترتیب سے مذکور ہیں کہ پہلے عہد تاریخی کی حد کے انکار کرنا کا فرد کا قیامت پروردگار عذرا غفرت اور ذر کا سونین صالحین کے لئے جانا مال کو لگا کہ قرآن حق ہے اور ہدایت کرتا ہے صراط مستقیم کے طرف تعجب کا فرد کا پر خبریوت کی قورانا کا فرد کو زمین بیٹھنے سے اور آسمان گرنے سے قصیدہ راؤ علیہ السلام کا اوستہم جال کے اس کے ساتھ اور قصیدہ اسلام کے مجسمہ و شام کے سیر کا اور تہائی کا چشمہ ہنا ان کے لئے اور تہائی کا کھارے اور تہائی اور جہان اور قدور و اسماں و غیر ذلک اور قصیدہ بل سب کا اور کیفیت ان کے باغوں کی تاک انہو معبودان باطل کا ایک ذرہ پر آسمان و زمین اور انہو شافعت کا لے اذن خدا کے کیفیت اللہ تک کے حکم از کی عرش سے قابل ہونا مشر کو لگا بھی اللہ تعالیٰ کی رزاقیت پر اور فیصلہ مشر کو لگا اور سونوں کا قیامت میں تمام ہونا حضرت کے رسالت کا کا کافر ناس کے لئے اور شہر و نذر ہونا ان کا اور جلدی کرنا کافروں کا قیامت کے لئے انکار کا فرد قرآن اور تہا سابقہ سے بکر کرنا ہر قریہ کے امیروں کا کثرت اموال و اولاد پر کشادگی اور تنگی رزق کی اللہ کے ہاتھ میں ہونا اموال و اولاد کا موجب قربا ہی ہونا سوا ایمان و عمل صالح کے و قید عذاب کے منکراتات کے لئے جو چہنا اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے لوگ تکوین سے تھے اور جواب ان کا کا فرد کی قرآن سننے کی وقت کہنا کہ یہ شخص سبک رہا ہر دادا کے مودوں سے روکتا ہے عقاب ہونا اہل کہ کو کوئی کتاب قبل نزول قرآن کے ہلاک ہونا ان کے جھلانا لولکا باوجود کثرت اموال و اولاد کے خطاب کا فرد کو لگا ایک ایک اور دود و فکر کرین ام رسول میں اور جانی لگا سے جن جن نہیں حق کا آنا آسمان سے حق آتی ہی باطل کا ہلاک جانا کہنا نے کا اگر میں گمراہ ہوں و مال مجھ سے سیر اطاعت میں تمہارا کیا انصاف کا فرد لگا گہرا آخرت میں **سُورَةُ الْفَاطِرِ عَنِ** اَبِي سَيِّدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَمْ نَدْنِ الْكِتَابَ الَّذِي نَضْطَغِنًا مِنْ عِبَادِنَا فَنَهَمُ ظَالِمُ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدًا وَمِنْهُمْ سَابِقَ الْإِحْرَافِ بِإِذْنِ اللَّهِ قَالَ هُوَ كَمَا هُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكَأَنَّهُمْ فِي الْحُتَّى تَرْجَمُ إِلَى سِجِّ دَارِ سَمَكٍ كَمَا نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفْرَأِ اسْ آتِہ کی تفسیر میں **لَمْ نَدْنِ الْكِتَابَ الَّذِي نَضْطَغِنًا** سے بِإِذْنِ اللَّهِ کہنے پر وارث کیا کہنے کتاب کا ان لوگوں کو لگا کہ پس کیا کہنے اپنے مذہب سے سوائے کہنے بعضے ظالم میں اپنے جان کے لئے اور انہیں سے بعضے متوسط میں اور انہیں سے بعضے لگے بڑھنے والی میں نیکو کے ساتھ اللہ کے حکم سے سو فرما اپنے پیہر سب اسلام میں برابر ہیں اور سب جنت میں ہیں **ف** یہ حدیث غریبہ حسن ہے مگر محکم سامع بن زہیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ تینوں گروہ اسی امت ہی میں اس آیت سے بڑے فضیلت قرآن پڑھنے والوں کی ثابت ہوئی اور عمر بن خطاب نے یہ آیت منبر پر پڑھی اور فرمایا کہ میں حضرت سی سنا ہی کو دلتے تھے کہ بڑھنے والی ہم میں کا وہ تو لگے بڑھنے والا ہے اور متوسط نجات پانی والا اور ظالم سنا سنا اہل کتاب سے روایت ہے کہ ایک فرد دہل ہوا مسجد میں اور اس نے دعائی لکھی اللہ رحم کر میری عزت پر اور اس نے ہی سیکر رحمت میں اور غایت کر مجھ کو ایک تلمیذ نیک سوا بود را جو صفا ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر تو نے سچی دل ہی یہ دعائی ہے تو میری محبت کے ہم زیادہ سعادت یا میں بنیت تیرے ہم گہا اور درانی سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھتی تیرے تم اور شرف اور فرمایا سابق باخیر داخل ہو گا جنت میں بغیر حساب کے اور قصہ کا حساب ہو گا آسانی سے اور ظالم لفسد کا جاوید کا قیامت کے میدان میں اور فکر میں پڑ جاوید کا داخل ہو گا

کے لگا لہی سے اور کچھ اور انگوٹھ کے باغ پیکر کشیدہ اور اس طرح جیسے نہر و لگا جاری کرنا اور دنگ راستے لگانا اور سورج کا جاری کرنا اور منازل فرم کرنا اور کشتی میں انسان کا چڑھانا اور اعراض کا فرو لگانا آیات قدرت کے اور حالات قیامت کے عاجز ہونا کا فرو لگانا وصیت سے اور پہنکنا سور کا اور کھانا لوگوں کا قرون سے اور کھینکنا اجنبیوں کا ایک پر ورسوہ خور کی لگی اور سلام اپنے اللہ کے طرف سے اور خطاب اللہ کا مشرکوں کی کہتے تھے عہد نہ دیا تھا کہ تم شیطان کو نہ پوچھا اور نہ ہوجاؤ گے مومنوں پر اور کلام انکے ہاتھ لگا اور گواہی لگے پیر و بکی اور تعلیم ہونا شیطان کے گھری کو بیان جاری ہونا تھا قادیان ہونا معبودان باطل کا اپنے عاہدہ کے نصرت پر حیرانیش انسان کا بیان سبزدوست کے آگ کھنے کا بیان لغت کا اثبات کہ ہے ہوجانا ہر خبر کا **سُورَةُ الصَّافَاتِ عَنْ ابْنِ**
ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ دَخَلَ إِلَى شَيْءٍ إِلَّا كَانَ لَهُ مَوْهُوٌّ فَأَيُّ مَوْهُوٍّ إِلَّا مَا لَهُ لَا يَفْقَهُهُ وَأَنْ دَعَى رَجُلٌ لِحُلْمٍ قَدْ دُفِرَ
قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ يَسْتَمِعُونَ مَا لَمْ يَلْمُوهَا لَمْ يَأْخُذُوا بِتَرْجُمَانٍ بَنِي مَالِكٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ كَلِمَةٌ إِلَّا لَمْ يَلْمُوهَا لَمْ يَأْخُذُوا بِتَرْجُمَانٍ
 کھیرف یسا نہیں جو رکھا ہوا تھا قیامت کے دن اور لازم ہوا سکودا ل کے دعوت کا ایسا کہ نہ چھوڑے اسکو اگرچہ ایک آدمی ایک ہی کو بلایا ہو اور اس سے وہ لوگ میں جو سما کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں (ہو) یہ آیت پڑھی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ و یقیناً تم سے آخر کی کلمہ کرو انکو یہ پوچھ جائیں گے اور کہا جاوگا کہ کیا ہوا ہے تمکو جو تم کہہ دو کہ کسی مدد نہیں کرتے **ف** یہ حدیث غریبہ **عَنْ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ**
قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَرْسَلْنَا إِلَى آلِ الْفِيلِ وَأَوْفِرْدُونَ قَالَ عَشْرُونَ أَلْفًا تَرْجُمَانِي بَنِي مَالِكٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ كَلِمَةٌ إِلَّا لَمْ يَلْمُوهَا لَمْ يَأْخُذُوا بِتَرْجُمَانٍ
 پہنچا تھے اسکو (یعنی ہوش کو) ایک لاکھ دو سو نو ملکہ زیادہ کی طرف فرمایا اپنے ایک لاکھ سے تیس ہزار زیادہ تھے **ف** یہ حدیث غریبہ **عَنْ**
سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ قَالَ حَامٌ وَسَامٌ وَيَافَاثُ ابْنُ نُوحٍ تَرْجُمَانِي بَنِي مَالِكٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ كَلِمَةٌ إِلَّا لَمْ يَلْمُوهَا لَمْ يَأْخُذُوا بِتَرْجُمَانٍ
 اللہ علیہ وسلم اس تک تفسیر میں فرمایا وجعلنا ذریئہ ہم الباقین یعنی جسے نوح ہی کی اولاد کو باقی رکھا فرمایا اپنے کہ وہ میں جیسے تھے نوح کے عام اور سام اور یافث
 شے سے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یافث اور یافث تے اور شے دونوں کہا جاتا ہے اور یقین ہی کہا گیا ہے یہ حدیث حسن ہے غریبہ نہیں جانتے ہم اسکو مگر
 سعید بن شبر کے روایت سے **عَنْ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامُ ابْنِ الْعَرَبِ وَحَامُ ابْنُ الْحِمْيَرِ وَيَافَاثُ ابْنُ نُوحٍ تَرْجُمَانِي بَنِي مَالِكٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ كَلِمَةٌ إِلَّا لَمْ يَلْمُوهَا لَمْ يَأْخُذُوا بِتَرْجُمَانٍ**
 بنی سلعہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام عرب کا باپ ہے اور حام حبش کا اور یافث روم کا خاتمہ جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی سے اترے سب لوگ جو آپ کے
 ساتھ تھے ہلاک ہو گئے مگر آپ کے تین بیٹے اور لڑکے میسائیل اب ساری دینا انہیں کچھ والا ہوئے تھے سورہ صافات میں یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں قسم صافات اور
 زاجرات اور آیات کے توحید الوہیت اور یسیت پر بیان آسان تر ہیں کا لکھا ہے اور صافات اہل شیطانیں سے میدا کرنا انکا پکڑتی مٹی سے بیان قیامت کا
 اور رواج کاری ظالموں کی بیان جنتیوں کا بیان روم کا دوزخ میں جانا سبب تقلید کے بیان حضرت نوح کے نجات کا اور روم کے ہلاک کا لکھا ہے ابراہیم علیہ السلام
 کے باپ سے اور روم سے قصہ ہجر اسماعیل علیہ السلام کا قصہ موسیٰ و ہارون علیہم السلام کا قصہ ایساں کا قصہ لوط کا قصہ یونس علیہ السلام کا رد ان مشرکوں کا
 جو خدا کے بیشان ٹہراتے ہیں کلام ملائکہ کا اور تسبیح انکے وعدہ علیہ عباد مرسلین کا تحریف کا فرو لگانے ساتھ خدا کے تئیر اور عزت باری تعالیٰ کی **سُورَةُ**
ص عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَضَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجَازَةً وَفَرَسَ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ حُلْسٌ رَجُلٌ فَقَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَبَعَثَهُ
قَالَ وَشَكَوْهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَرَضْتُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ ارْبِدْهُمْ كُلَّهُ تَدْرِي لَهُمْ يَهُودُ الْعَرَبِ وَنُوحِي إِلَيْهِمْ لِيَعْلَمَ خَيْرُهُ قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً قَالَ
كَلِمَةً وَاحِدَةً قَالَ يَأْتِيَهُمْ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاحِدًا مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْبَيْتِ الْآخِرِ قَالَ هَذَا الْإِخْلَاقُ قَالَ هَذَا الْإِخْلَاقُ قَالَ هَذَا الْإِخْلَاقُ قَالَ هَذَا الْإِخْلَاقُ
 بل اللہ نے کفر و فحش و فسق الیٰ الٰہی ہاں صاف لکھا ہے فی المآلہ الآخرہ ان ہذا الاِخلاق تَرْجُمَانِي بَنِي مَالِكٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ كَلِمَةٌ إِلَّا لَمْ يَلْمُوهَا لَمْ يَأْخُذُوا بِتَرْجُمَانٍ
 علیہ وسلم سے آئی اور ابوطالب کے پاس آ گیا آدمی کے بیٹے کے کہتے تھے سو ابوجل آٹھا کہ آپ کو منع کرے (یعنی ہاں بیٹے کو) راوی نے کہا کہ شکایت کی لوگوں نے
 آنحضرت کی ابیطالب سے انہوں نے کہا اے یہی ہے ہالی کعبہ بیٹے تم اپنے قوم ہی کیا جاتے ہو اپنے فرمایا میں جانتا ہوں ایک کلمہ کہ اگر اسکو قبول کریں تو عوب ریکام
 ہونا اور عجم سے خیر یونین ابوطالب نے کہا ایک کلمہ کہ اپنے فرمایا ایک ہی کلمہ کہ اپنے فرمایا اچھا کہ تو م لا اکرہ الا اللہ سے کوئی معبود نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے

سورۃ الصافات

ابو عباس

کہا انہوں نے کیا وجہیں ہم کیلے ایک امر کو کہنے تو یہ اگلی لوگوں میں نہیں سنا یہ بنائی ہوئی بات ہے اور جیسا کہ پہلے ان کے حق میں قرآن میں والقرآن ذی اللہ کے
 سے اخلاق تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترجمہ پوری آیتیں یوں ہیں میں من والقرآن ذی اللہ کہہ کر بل اللہ کے لئے وفی غیرہ وشفاعی حکم
 اہلکناؤن قبلہم من قرآن فنادوا ولات جہن مناص وعجبی ان جاءہم منذر منهم وقال الکفرؤن هذا یسر کذاب اجعل لہا لہا
 لہا واحدا چہ ان ہذا الشئ عجیب ہے واطلق للکلاء منہم ان امسوا واصبروا علی الصکر کعبہ ان ہذا الشئ براد ما سمعنا ہذا فی اللہ الاخر
 لان ہذا الا اختلاف یعنی قرآن نصیحت کر رہا لیکن بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں سرکشی میں ہیں اور ضد میں کتنی ہلاکت کے جنم سے پہلے ان سے
 شکستیں پس پکارتی رہتی اور نہیں تہا وقت خلاص کا اور عجب کیا انہوں نے کہ ان کے پاس قرآن والا نہیں کا اور کافروں کے کہا یہ جادو کر ہے جو ہر مال کا
 کر دیا ہے سب حدود کو تو ایک معبود بنیک یہ ایک چیز ہے تعجب کے اور طے سہرا کرنا ہے کہتے ہوئے کہ چلو اور صبر کرو اپنی معبود و سر تعجب اس بات میں کچھ غرض
 معلوم ہوئی ہے نہیں تھی ہے بات پہلی دین میں نہیں ہی یہ مگر دلی بنائی ہوئی بات **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم انا فی اللہ لریق تبارک وتعالی فی الخیر صوبہ قال حبیبہ قال فی المناہر فقال با محمد ہل تدبری فہم یخضع المراء الاعلی قال قلت
 لا قال موصیہ بدہ بن کعبہ حتی وحدت بدہا من تدابیر اوقال فی تحریفی فعلت ما فی السموات وما فی الارض قال با محمد ہل تدبری فہم یخضع
 المراء الاعلی قلت نعم فی الکفار والکفار ان المکت فی المسیح بعد الصلوۃ ولست علی لا فداہم الی الخ عات واستاغ الوصوف فی المکار ووف
 فہم ذلک عاتر بخیر و صا بخیر و کان من حلیہ کبیر و لکبیرہ امہ و قال با محمد اذ صلیت علی اللہ فی سائک وعل الخیرات و تبارک
 التکرات وحب المساکین و اذ اردت رعبا وک فتنہ فافضی لیک غیر مفتون قال والدجاء اثناء السلام و طعام الطہارہ والصلوۃ
 باللیل والناس ینکحون ترجمہ ابن عباس نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکو میلر پروردگار کیا چھی صورتیں راوی نے کہا ان کرنا ہو نہیں کہ اپنے
 فرمایا خواہ میں اور نہ راہی محمد جانتا ہی تو کہ کس میں جگہ کرتے ہیں بلند کردہ کی فرشتے میں کہا نہیں پیرا ہا ہا اللہ میرے شانوں کے چھین رکھا کہ پالی
 میں نے اسکی ٹہنڈک اپنے جہات میں یا فرمایا اپنی منسل میں سو معلوم کر لیا میں جو ہی آسمانوں میں اور زمین میں پھر فرمایا اسی محمد تو جانتا ہے کہ میں جگہ کرتے
 میں بلند کردہ کے فرشتے میں فی کہا ہاں کفاروں میں اور کفارہ مسجد میں بعد نماز کے ٹہر لے اور جاعو تکلیف پیدل چلنا ہی اور تکلیف نہیں و ضو کا پورا
 کرنا ہے جسے یا کام کیلئے ہمیشہ نذر و باخیر ہے اور خیر ہے اور اپنے گناہوں سے پاک رہا جیسے اسیدان مانج جانی پھر فرمایا اسی محمد جب تو نماز پڑھے
 تو کہ اللہ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھے نیک کام کرنا اور بے کام سے دور رہنا اور محبت مسکینوں کے اور جب ارادہ کرے تو اپنی بند و کو حکم
 کا تو مردی مجھے بغیر جگہائی فرمایا اپنی اور درجات سلام کا پہلا نام اور کہنا کہ انا اور رات کو نماز پڑھا جب لوگ سوئی ہوں **ف** ذکر کیا ہے بعضی
 روایت نے ابی قلاب اور ابن عباس کے چھین اکر وہ کس سند میں و قنادہ فی ابی قلاب سے روایت کی انہوں نے خالد سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہم سے محمد
 بن بشار نے انہوں نے معاذ بن شام سے انہوں نے اپنے انہوں نے فی قنادہ ہی انہوں نے ابی قلاب سے انہوں نے خالد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے
 نے صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آیا میرے پاس پروردگار میرا چھی صورتیں اور فرمایا کہ اسی محمد میں عرض کے حاضر ہو نہیں ہی رب میرے اور مستعد ہوں تیری بارگاہ
 میں فرمایا کہ میں جگہ کرتے ہیں کہ بلند کے فرشتے میں فی کہا اسی رب میں نہیں جانتا سو کہنا ہا ہا اپنا میرے شانوں کے چھین رکھا کہ پالی میں اسکی ٹہنڈک
 اپنے جہات میں سو جان لیا میں نے جو مشرق اور مغرب میں ہیں سو فرمایا اسی محمد میں عرض کی حاضر ہو نہیں اور مستعد ہوں تیری فرمان بردار میں فرمایا کہ میں
 جگہ کرتی میں کہ بلند کے فرشتے میں کہا اور رات میں اور کفار میں اور جاعو تکلیف پیدل جان میں اور تکلیف نہیں پورا وضو کر نہیں اور ایک نماز کے بعد
 دوسرے کے انتظار کر میں اور جو اس کے حفاظت کرے خیر ہے بھی اور خیر میری اور اپنے گناہوں سے اسباب کی رہی گویا اسیدان جانا اسکی مان **ف** یہ
 حدیث غریبہ حسن ہے اس سند اور روایت کے یہ حدیث معاذ بن جبل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی طول کے ساتھ اور فرمایا اپنی اس روایت میں کہ میں سو
 گیا اور خوب سو گیا تو میں نے کہا کہ اپنے کچھ صورتیں اور فرمایا اس تعالیٰ فی کس میں جگہ کرتے ہیں بلند کردہ کے فرشتہ آخر حدیث تک خاتمہ سورہ میں

سید اکبر اوقاتِ درگاہِ مدنی آوازِ نعتِ کلاستانِ ہی اترنا خاوی جو بی گنہگاروں کی قدر میں انکی جیسے ریا کا کام میں لگا ناکشتی کا چلنا اور خیر و مومنوں کو کام و سبک سے

معاذ اللہ! کیا حکم علی بدی کا بدلہ دے؟ نبی اسرائیل کی فضیلتیں اس نبی کو نہ بعثت کا غایت ہونا قرآن میں عبرت اور ہدایت اور رحمت ہونا یہ ان کا زمین آسمان کا پہلا
کوہ ہر ایک اپنی عمل کے جزا و سزا و بدست ہوا پر غصے والی فرقہ و پرہ کا رومندان نہ بعثت کا کہنا کہ سہارا بے گونہ کہ کرد و مالک ہونا اس آسمان و زمین پر دو بیکار

ہر ایک کے اپنی کتاب کے ساتھ خشتہ من حد اور بوبت اور کربا اور حکمت اس تعالیٰ شانہ کی **سُورَةُ الْاَحْقَافِ** عَنِ ابْنِ اَحْمَرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا رَأَى عُمَانُ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ سَلَمَةَ فَقَالَ لَهُ عُمَانُ مَا هَذَا بِكَ قَالَ حَيْثُ فِي نَصْرِكَ قَالَ اَلْحَرْبُ اِلَى النَّاسِ وَاطَرَدَهُمْ عَنِّي فَانْتَحَارَ

[illegible]

تُرْتَلُّ فِي لَيْلٍ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عَدَاكُمْ عَلِمَ الْكِتَابُ أَنَّ اللَّهَ سَيُعَذِّبُكُمْ وَلَسْنَا بِمُتَعَذِّبِينَ ۚ وَتُرْتَلُّ فِي لَيْلٍ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عَدَاكُمْ عَلِمَ الْكِتَابُ أَنَّ اللَّهَ سَيُعَذِّبُكُمْ وَلَسْنَا بِمُتَعَذِّبِينَ ۚ وَتُرْتَلُّ فِي لَيْلٍ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عَدَاكُمْ عَلِمَ الْكِتَابُ أَنَّ اللَّهَ سَيُعَذِّبُكُمْ وَلَسْنَا بِمُتَعَذِّبِينَ ۚ

[illegible][illegible][illegible]

عین بیانہ اتنے لغی بالند شہید ایسے ہی کو حکم ہوا کہ کبہ و کلا می جے والد کوہ شیر اور مہارے در میان اور جسکے پاس علم ہے کلاب کا مراد اسے عبداللہ بن سلام مہین اور والد کے ایک لک ارجہی ہوئی ہے تم سے اور فرشتے مہارے ہمایہ ہی میں اس تمہارے شہر میں لڑتے تمہارے خی بیان سو اور والد سے سو

دُرُودِ اللہ سے اس مرد کے (یعنی حضرت عثمانؓ کے) قتل کرنے سے کہ قسم ہے اللہ کی اگر تم نے اس کو مار ڈالا اور موجدانے پہلے مہاجرین کے فرشتے اور نکل آؤ گی تیرے قتلوار
 اٹکے جو جیسے ہوئی تھی تم سے یہ میان میں نجاؤ گی قیامت تک سولوگوں نے عبداللہ کی بات سن کر کہا ہاں اس یہود کو مارو اور عبداللہ بیٹے یہود تھے یہ ہوشربہ ظالم

ہوئے) اور اردو عثمان کو ف یہ حدیث غریبہ روایت کیا اسکو شعیب بن صفوان بن عبد الملک بن عمیر سے انہو نے ابن عبد بن عبد اللہ بن سلام سے انہو نے اپنی دادا عبد اللہ بن سلام سے عن عائشہ ؓ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا راى حِمْلَةً اقبل وادبر واذا مضت سري عنة قال قلت

[illegible]

سب سے پہلے فرمایا انہیں معلوم ہے محکمہ شادی و دیہاسی نہو جیسا اللہ فرمایا جب دیکھا انہوں نے ابرسانے اپنی نالوں کے ایک تینوں کہنے لگی یہ ابر سے میرے لئے اور اس میں سارے اُس غزل کا جو قلم عداوت آتا تھا الگو خفی متوا کرو دیہاسی / نڈ نہو ف ۔ ع۔ علقتہ وال قنت لاہو مسعود

هَلْ حَكَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أَحَدٍ مَا حَكَمَهُ مِنْ أَحَدٍ وَلَئِنْ أَفْعَدْنَا لَهُ دَاتٍ لَيْلَهُ وَهُوَ مَكَّةَ فَقُلْنَا أَعْيِلَ اسْتَطِيرَهُ

أَتَأْتِي دَاعِيَ الْجَنِّ فَأُتِيهِمْ فَتَقْرَأُ عَلَيْهِمْ فَأَنْطَلِقُ فَأَرَأَا أَنَا أَكْثَرُكُمْ وَأَنَا أَرِيكَ بِهِمْ قَالَ السَّخِيُّ وَسَا لَوْ أَنَا لَرَدُّوكُمُ لَوْ أَنَّ مِنْ جِزْئِ الْخَبْرِ لَرَدُّ هَآلَ كُلِّكُمْ

[illegible]

ہر سبت ایک ایک نورانی اختر خضابین منورہ لگی ہیں قرب قیامت کا اور انشاؤ قمر کا بیان حشر کا بیان کچھ حال نوح علیہ السلام کا آسان ہوا قرآن کا بیان
آیت سی جا بار بار ان ہوشم قوم ماد کی بلات کذب شوق کے اور ملاکت ان کی جان قوم لو ط کا بیان آل خنوخ کا بھی روزنامہ کے نوح محفوظ کو درجیات و
کا ذکر **سُورَةُ الرَّحْمٰنِ عَنْ** حابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم على أصحابه فقرأ عليهم سورة الرحمن من أولها إلى آخرها فسكنوا
فقال لقد قرأنا على النبي ليلة النحر فكانوا الرحمن ممدوداً ممدوداً كنت كلما أدبته على قوله فأتى الكاف ثم الكا بان قالوا كذا يعني من بعد ربنا كذا
فذلك التحذير ترجمہ جباری روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اصحاب کے طرف نقل اور ان کے الی سورہ رحمن اور اسے آخر تک پڑھی اور اصحاب چپے ہی سہاڑے
فرمایا یہ سورہ جنوں کے لئے پڑھی تو وہ بھی اچھا جواب دینی والی تھے تھسے جب میں ہو چکا تھا اللہ تعالیٰ کے اس قول پر بنیادی کاربند کس کس نعمتوں کو
اپنے رب کے جہلاؤ گے تم دونوں وہ کہتی تھی نہیں جہلاؤ گے میں ہم ترے نعمتوں میں کسی چیز کو ای رب سہکار اور سب تعریف تجھی ہی **ف** یہ حدیث عرب
میں نہیں جانتے ہم سلوک گردیدیں مسلم کے روایت ہے کہ وزیر بن محمد سے روایت کرتے ہیں اس میں منہ ہے کہ وزیر بن محمد جو شام کو گئے ہیں شاید وہ نہیں من
جیسے عراق کے لوگ روایت کرتے ہیں کہ اس کے کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ لوگوں کے انکا نام بدل دیا اس لئے کہ وہ لوگ اس سے منکر حدیث روایت کرتی ہیں سنا ہے
میں محمد بن اسماعیل بخاری کہتے تھے شاہ کے لوگ روایت کرتے ہیں وزیر بن محمد بنی منکر روایتیں اور اہل عراق انسی روایت کرتی ہیں حدیث میں قریب نصبت
خاتمہ سورہ رحمن ایک دفتر ہے حجت کا کہ اس میں تذکیر الایالاتی بہت کچھ مذکور ہے چنانچہ مضامین اس کے بہ ترتیب بیان مطہر میں تفسیر قرآن کی انسان کے
بیدار نشیمن و قمر و شجر کا بیان زمین کا بیان شکایت اللہ کی مستعملی جہلائی کی گیس مقام میں ایک سی پیدائش جن حاش اور ربوبیت
اللہ کے تینا دیا و انکا موتی و برجان کا کھنا کشید کا حنا زین کے فانی خرقابی ذات الہی دمدہ قیامت قادر بنوا انش و بن کا کہ انسان و زمین سے کھلی
اسکا کہ بشتا قیامت میں سوال نہوا جن و انس سے حال مجر مونکا دمدہ حجت کا ذکر نیا لوگ لئے اور بیان اس کے نعمتوں کا جیسے نہیں اور سیک اور فرشتہ اور
حور من اور نخل اور نازان اور عرف اور عقی ہے اور رکت اللہ کے نام کے **سُورَةُ الْوَاقِعَةِ عَنْ** ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وسلم يقول الله اعلمت بعباد الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر فاقران شئتم فلا تعلم نفس الا نحن لهم
من قوة اعلم جلاء ايمان كانوا يعلمون وفي الجنة تجري نهر اربعة اقطار ماء عام لا يقطعها واوقوا وان شئتم كل ممدود وموضع سوط في الجنة خابر
بين الدنيا وما فيها واوقوا وان شئتم من نخرج عن النار وادخل الجنة فقد فارط وما الحيوة الدنيا الا استمتاع العرف بر ترجمہ
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرما ہے تیار کی ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے اسی
چیز کو نہ کہے آنکھ نے دیکھی ہے اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی دل میں اسکا خیال آیا ہے تمہارا جی چاہے تو یہ لو فلا تعلم نفس الا نحن
جانا کوئی جی جو کہ تیار کی ہے اس کے لئے انکھوں کی تہہ کی سی بلا اس کے علون کا اور حجت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں
سورس تک پہنچا جاوے اور اسکو طے نہ کر کے تمہارا جی چاہے پڑے لو وظل ممدود یعنی جنیوں کے لئے ہے سایہ دراز اور ایک کوٹرا کھنے کی جگہ حجت
میں بہتر ہے دنیا سے اور جاس میں ہے تم جا ہو تو پڑے لو فمن رجع عن النار حوض در کیا گیا دروغ سے اور دخل مواجبت میں وہابی مڑا کو پڑا
اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی مٹی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان في الجنة
لشجرة يسير الراكب في ظلها مائة عام لا يقطعها واوقوا وان شئتم وظل ممدود وما موضع كعب ترجمہ جباری سے ہے
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سورس پہنچا جاوے اور اس سے طے نہ کر کے تمہارا جی
چاہے تو پڑے لو وظل ممدود و موضع کو پڑے اور ان کے لئے ہے سایہ دراز اور ابی ہریرۃ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں ابی ہریرہ
سے بھی روایت ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله وفرض مرقى علة قال ربي عفاكم باين السماء والا ارض ومسيدة
ما بينهما حساة فترجمہ ابی ہریرہ سے ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سورس پہنچا جاوے اور اس سے طے نہ کر کے تمہارا جی

یہودی تفسیر کا اور کات و انانہ کے دستور کا تفسیر کی حکم راضی رہی کہ رسول کے عطا ہونے کے بعد انصاری مہاجرین اور انصار کے اور حسن نصرت انصاری صفات
 ان مؤمنوں کے کہ بعد انصاری مہاجرین کے آئیں گے منافقوں کا وعدہ کرنا بھی نصیر کے یہو سے کہ ہم تمہارے رفیق ہیں اور تقویٰ اور فکر آخرت کا اور یہی امدادی مائل
 ہوئے فاش اور متعدد مہاجرین کا اگر اسی قرآن آئے توحید الوہیت اور اسامی الہی یعنی ملک و قدوس اور سلام و موتن و ہمیں غر و جبار و تکبر
 وغیرہ تشبیہات و ارض کے سورۃ الممتحنہ عن طریق ابی بکر بن ابی شیبہ یقول بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا و انما و المقلدہ
 بن الا سواد فقال لظلمنا حتی اتوا روضہ خارجہ فان بها طغیہ معانکاب محمد و وہا فانونی بہ فخر جانا سعدی بہا خیلنا حتی ابدنا
 الروضہ ما داکھن بالظلمۃ هذا الحرجی الکتاب فقلت مامعنی من کتاب فقلت لکھن حتی الکتاب او لکھن ان کتاب قال ما حرجہ منی علیہ
 قال کانتا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کھن من حاطب بن ابی بلتعہ الی اناس من الشریکین مملکۃ فخرکم بغض امیر الہدی صلی
 اللہ علیہ وسلم فقال ما لک یا حاطب قال لا تفعل علی یا رسول اللہ لانی کنت امرأ مصلحاً فی قریش و کون ان من انفسہا و کان من معک من
 المکرجین کھن و انات یحون بہا کلہم و اموالہم مملکۃ فاحببت اذا فتمتی ذلک من لیب فھن ان ائخذ فیھن لیکھن بہا و انی
 و ما عدت ذلک لکفر و انرا دعن دینی و لا رضی بالکفر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق فقال عمر بن الخطاب دغنی یا رسول اللہ
 احببت علی هذا النفاق فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ قد شھدنا لک انما بد ربک لعل اللہ اطلعک علی اھل بدیہ فقال علما ما شھتم
 صدقتم لکم قال و قہ انزلک ہذا النسخ لا یابا الذین امنوا لا یخجل و اعزونی وعد و کھن و لکھن انفسہم اموات کھن و قال
 عمرو قد رایت ان ابی لکفر و کان کا مائل علی ترجمہ علی بن ابی طالب کہتے تھے کہ یہی حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور زبیر اور مقداد بن اسود کو لکھا
 جاؤم یہاں تک کہ پہنچو جو منہ خان میں (اور وہ نام ہے ایک مقام کا) اور وہاں ایک عورت ہے اوش بسوا اس کے پاس ایک خط ہے سولہ اس سے اور یہ
 پاس ملا وہ پہنچے ہم دور تھے تھے گہوڑے پہر پہنچے ہم یہاں تک کہ ہم روضہ میں پہنچے تو ہکو ایک عورت ہوج میں ملی اور ہم نے کہا نکال تو خط
 آئے کہا یہ پاس تو کوئی خط نہیں ہے کہا تو خط نکال نہیں تو سب کپڑے اڑا کر کہا اونچے کہ یہ رکلا اس نے اپنی جوٹی میں کہا لائی ہم وہ خط آپ کے پاس آدرا
 حاطب بن بلعہ کا لکھا ہوا تھا شرکان کے مکے نام خبر دی تھی وہ اس کے ذریعے آنحضرت کی کسی بیگمے تباہی فرمایا گیا ہے اسی عاٹب بنون کے غرض کے کہ طبع
 کہ میں آپ بھیجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں لایا آدمی ہون لایا قریش میں اور نہیں ہون لکے قوم کا اور اور لوگ جو آپ کے ساتھ میں مہاجرین کے ان کے قربت والی میں
 کہ میں کدو حایت کرتے ہیں ان کے اہل اولیٰ حجب میرا کوئی نسب نہیں ہے تو میں نے جا کا لاپز کوچہ احسان کروں کہ اس کے مرد سے دیکھ کر غریب کی حمایت
 کریں امداد کام میں کفر و ادا کی راہ سے نہیں کیا کہ اپنے دین پہر گیا ہوں اور نہ کھڑے راضی ہو کر جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاطب ہے سچ کہا کرتے
 عرض کے کہ اجازت دیجی مجھ کو امی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گردن ماروں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنگ بدر میں حاضر ہو چکا ہے سو تم کیا
 جانو نہیں ہے کہ اللہ نے جہان کلمہ بدر والہ اور فرمایا تم کوچہ یہی کرو میں نکو بخش چکا کہا اونچے اور اسی باب میں یہ آیت اتری یا ایہا الذین امنوا لیتے ای ایمان
 والو کھن اور اپنے دشمن کو دوست بناؤ انکو خاتم پیغمبر مود و دوستی سے آخروہ کہ عمر جوادی حدیث میں کہتے ہیں دیکھا میں نے ابی رافع کے بیٹے کو اور وہ کا تب
 تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں عمر اور جابر بن عبد اللہ کہ ہے روایت ہے اور و اس کے کئی لوگوں نے یہ حدیث لکھی
 سفیان بن عیینہ سے اور ذکر کیا انہوں نے یہ لفظ کہ علی اور زبیر وغیرہ نے کہا نکال تو خط نہیں تو انار سب کپڑے اور یہی حدیث مروی ہوئی ہے ابی عبد اللہ
 سلمیٰ دو روایت کہتے ہیں علی بن ابی طالب سے انداسی روایت ہے اور ذکر کیا ابو سعید نے کہ انہوں نے کہا تو خط نکال نہیں تو ہم تجھے نکال کریں گے عن
 علیہ ناکل ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحییٰ الایا لایہ الی قال اللہ اذا جاءکم المؤمنات فامتنن علیہن ما لکم علیہن الا ما لکم علیہن و ما لکم علیہن الا ما لکم علیہن
 ابن کھن عن ابنہ قال ما كنت یکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکر امراؤ الا امراؤا لیکھن ترجمہ ام المؤمنین مائتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ آسانی تھے مگر اسی سے اذا جاءکم المؤمنات عمر نے کہا خبر دی مجھ کو ابن عمار بن عاص نے اپنے پاس کہ کہا ان کے اپنے نہیں

[illegible]

لوگ حورو کو داتی تھی ہر جب مدین میں آئی تھیں ایسے لوگ بائی خلیج و تین داتی تھیں اور ہر عورتیں ہی انکی عادتیں پکینے لگیں سو میں انکے انبی عورت پر قصہ
 جو اور وہ مجھے جواب دینی لگی تھیں بہت بُرا لگا اُنسی کہا ملک کو یوں بُرا لگا اُنسی کی قسم حضرت کی بی بیان تو حضرت کو جواب دینی میں اور ان میں کی ایک ایک حضرت سے
 خفا رہتی ہے وہ دن رات تک حضرت عمرؓ سے کہا کہ ہر شیخ حضرت سے کہا کیا تو جواب دیتی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنسی نے کہا ہاں اور خفا رہتی ہے ہم میں کی
 ایک ایک دن رات تک شیخ کہا بیشک جسے ایسا کیا تم شیخ وہ تو خراب گئی اور نقصان پایا کیا تم شیخ ہر ایک اس بات سے نہیں ڈرتی کہ اللہ اس پر عرصہ ہو
 اپنے رسول کے عرصہ کے سبب اور وہ ہلاک ہو جاوے پس حضرت مسکراتی اور میں نے کہا حضرت سے مت جواب دے تو کہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دست ہلاک
 اُنسی کوئی چیز اور مجھے بھی ایسا لیا کہ جو میرا جی چاہے اور اس خیال میں مت رہ کہ تیری سوت تھے خود غیبت اور خبیثی ہے رسول اللہ کی یعنی تو اُنکے برابر ہی نہ کر
 حضرت ہر مسکراتی ہر شیخ حضرت سے کہ یا رسول اللہ میں آپ کا دل پہلاؤں تجھے فرمایا ہاں میں سر اُٹھا کر دیکھا تو کہ میں کچھ نظر نہ آسا تین چوڑوں کے میں شیخ غور
 کی اسی رسول لنگہ دیکھ لیا کہ وہ کُشاوگی دی اُنکی اُمت کو اُنسی کُشاوگی دیتی فارس اور روم کو اُنکے وہ عبادت نہیں کرتے ایسی ہر آپ اُٹھ
 بیٹھے اور کہا تم ایسی تک شک میں ہو اسی ابن خطاب وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ انکی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں مل گیا کہا حضرت عمرؓ سے کہ اپنی قسم کہاں تھی کہ انہی
 عورتوں پاس بخا دین ایک مہینہ تک سو خواب کیا آپ اللہ تعالیٰ اور حکم کیا اُنکو کفارہ کا زہری لپی کہا کہ عرصہ مجھے خبر دی کہ عائشہؓ نے کہا جب گذشتی تھیں
 دن آئی ہر پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور شروعی کی جو بیچ اور فرمایا اسی عائشہ میں تھے ایک بات ذکر کر لیا ہوں تم اس کا جواب بغیر ایک شے کی نہ دینا
 پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اسی نبی کہ وہ اپنی بی بیوت سے آخرات تک حضرت عائشہؓ نے کہا قسم ہے اللہ کی وہ خوب جانتے تھے کہ میرے ماب بھی اون کو چھوڑ دیا حکم کر لیا
 تو میں نے کہا امین ماب سے مشورہ لینا کیا ضروری میں اللہ اور رسول کو اور آخرت کی فکر کو اختیار کرتی ہوں بمعزل سے کہا خبر دی مجھے اُنکے کہ عائشہؓ نے کہا
 اسی رسول اللہ کے اپنی بی بیوت کو آپ خبر دیتی تھی کہ میں نے آپ کو اختیار کیا حضرت فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ پیغام ہو چکا ہے لہٰذا یہاں سے نہفت میں اللہ کے لہٰذا
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریبہ اور کئی سندوں سے مروی ہے ابن عباسؓ سے **خاتمہ** سورۃ التحریم میں یہ مضامین حسب تفصیل ذیل مذکور ہیں خطاب

سنے کہ کہ حلال کو یوں اپنے اور چراگم کرے ایسے قسم کہ جسے سبب ایک طلال کو چراگم کرین گئے کہ ہونی کا حکم حضرت نے جن مضامین بات کہی اپنی بی بیوت سے
 اُنکا بیان تو یہ کہی کہ غریب عائشہ اور حصہ کو رضی اللہ عنہا دوستی اور حمایت خلا اور جبریل اور صالحان مومنین کی نبی کے ساتھ نبی اگر عطا دی تو اس سے
 بہتر بی بیان ملین دوزخ کا بیان کا فردنکا عذر قبول نہوتا تو یہ بوضوح کا حکم عزت نبی کی قیامت میں بطریق نور کا بیان کا فردن اور منافقون پر جہار
 اور سختی کا حکم تو ح اور لوط کی بی بیوت کا حال فرعون کی بی بی اور مریم علیہا السلام کا حال **سُورَةُ الْمُلْكِ** کے تفسیر اگرچہ مؤلف نے بی بیان نفر مالو
 مگر مضامین اُنکے حسب تفصیل ذیل میں برکت اور ہمت اور قدرت الہی کا بیان موتہ اور حواہ کا بیان خلق سموات کا بیان جہنم کے خراب کا بیان وعدہ
 مغفرت اور اجر کا خدا سے دُعا والوں کے لئے اللہ کے علم کا بیان اللہ کا آسمانوں پر مہر نامکذبان سابق کے ملاک کا بیان چڑیوں کے ہوا میں اڑنے کا بیان اصر
 و زائق نہون کا کیا سوال اُنکے نیک راہ اور گمراہ کا بیان سمیع والبصار واُفہدہ کا بیان عذرا کرنا کا فردنکا قیامت کے لئے قادر ہوا اُس تعالیٰ کا ملاک کا بیان اُنکے
 ایمان اور توکل کا حکم باقی سکھادینی کا بیان **وَمِنْ سُورَةِ نُورٍ وَالْقَلَمِ** عن عبد الواحد بن سلم قال قد مت من مکة فقلت
 عطاء بن ابي رباح فقلت له يا ابا محمد ان ناسا عندنا يقولون في القدر فقال عطاء فقلت فلو كنت من عبادة من الصائمات فقال
 بنی ابي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول ما خلق الله القلم فقال له انكنت في حشره ما هو كائن الى الابد و
 في الحد يثو فقتة ترجمہ عبد الواحد بن سلم نے کہا میں مکہ آیا اور عطاء بن ابی رباح سی ملا اور میں نے کہا اسی ابا محمد سے کہ بیان کیجہ لوگ تقدیر کا انکا کرتے ہیں
 عطاء نے کہا میں ولید بن عباد سے ملا اُنہوں نے کہا میرے پاس ہے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی فرماتے تھے کہ پہلا اللہ نے قلم کیا اور
 اُس سے کہا کہ ہر جو مرقعہ والا ہے ابداً اُس نے کہا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریبہ ابن عباسؓ سے سند ہی **خاتمہ** رو
 نون میں حسب تفصیل ذیل مضامین مذکور ہیں قلم اور مکتوب کے قسم نفی جنوں کے نبی سے جانا اُس تک کا نیکیوں اور بدوں کو نبی چھوٹی اور سست

نہ پہنچیں اپنے نبی سے (یعنی مسلمان ہونے کی بات نہیں) یہود تو اس پر کھڑی دینی کی بات اپنی نہیں ہے جو کہ کلمہ اور دیکھو کہ لکھا لاؤ اللہ کے دشمنوں کو
 میں اپنی پوجا میں کہ جنت کی مٹی کا چمکی ہے اور وہ بندے پر چرب ہوئی آپ کے پاس اپنی پوجا ہی ابو العاصم جہنم کے مزاجی تھے میں اپنے ہاتھ سے اشارہ فرما کر
 ایک آدمی کو لکھ کر اور ایک بار نوٹ سے (یعنی انیس سو) انہوں نے کہا ہاں یہ حضرت نبی کے پوجا کہ جنت کی مٹی کا چمکی ہے وہ تو بڑی درجہ پر مہربانی پر کہنے لگے
 روئی کی ہے اسی مال اللہ سے حضرت نے فرمایا مدد کی روئی ہے **ف** اس حدیث کو نہیں سمجھ کر کسی سندسی حاملہ کے روایت سے **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ عنہما
 اللہ عنہما اللہ عنہما قال فی ہذا ولا یأثم من اهل التقویٰ و اهل العفوة قال قال اللہ تبارک و تعالیٰ انا اهل ان انھی من تقانی فہو
 یجعل منی اہلنا انا اهل ان العفو کہ ترجمہ ابن بن مالک سی روایت کے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں ابو الیقوی نے فرمایا
 کہ لائق ہی کہ اس سے ڈر میں اور لائق ہے بخشنے کی فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ فرمایا کہ میں لائق ہوں کہ بندے مجھے ڈرین اور جو مجھے ڈر اور میرا کسکو و محدود
 نہ ہو یا تو مجھے لائق ہے کہ میں اسے بخشنوں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور سہل سمجھ تو ہی نہیں حدیث میں اور سہل ہے یہ حدیث ثابت ہے روایت کی ہے
خاتمہ سورہ مہر میں ہے ڈر ایک حکم اور دیگر طہارت اور ترک شرک کا اور نبی نفس سے بہت شکرا کے نفع مند اور تکلیف تیا کے کلمات ایک فرسے کے ساتھ
 ولید بن مغیرہ تھا اور اس نے اپنی جنت کی قیامت کا بیان جاہلین کے قورق سے بہا لکھیں وہ کہے ہیں سخت ترس اور مغفرت کا جو بار و دکان کا
وَمِنْ سُورَةِ الْقِيَمَةِ **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ فَحُجَّ بِهِ بِأَنَّهُ يُبْدِي أَنْ
 يَحْطَهُ فَأَنَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تُحْجَرُ لَهُ بِأَنَّكَ لَيَحْجَلُ بِهِ قَالَ فَكَانَ يُحْجَرُ بِهِ شَقِيذٌ وَحَرَكٌ سُفْيَانٌ شَقِيذٌ وَمَعْمَرٌ ابْنُ عَائِشَةَ كَمَا رَوَاهُ
 مسلمہ علیہ وسلم قرآن تلازل ہوا اپنی زبان ہلاتے کہ اسکو ملو کہ لکھیں سوائے اللہ تعالیٰ اناسی یہ آیت مت ملاحظہ فرمائی زبان کو تو جلدی کرے قرآن کی ساتھ سے
 جو آدمی میں ملاتی تھا اپنی دونوں ہونٹ اور غیاث کے ہاں اپنے ہونٹ (یعنی اس طرح حضرت ہلاتے تھے قبل نزول آیت کے) **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
 بن مہدی نے کہا جلی بن سید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری بہت اچھا کہتے تھے موسیٰ بن ابی عائشہ کو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ الْقُرْآنُ فَحُجَّ بِهِ بِأَنَّهُ يُبْدِي أَنْ يَحْطَهُ فَأَنَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تُحْجَرُ لَهُ بِأَنَّكَ لَيَحْجَلُ بِهِ قَالَ فَكَانَ يُحْجَرُ بِهِ شَقِيذٌ وَحَرَكٌ سُفْيَانٌ شَقِيذٌ وَمَعْمَرٌ ابْنُ عَائِشَةَ كَمَا رَوَاهُ
 الاصححہ عدو لا وعشہ لفرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحو لا یحکم لخاصہ الی ذلک ناظر کہ ترجمہ میں عمر کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قرآن آتی درجہ والا دیکھتا ہے اپنے باغ اور بیویوں اور خادموں اور بھتیگوں کو ہمارے کہہ دے اور انہیں جسے تیرہ والا اللہ کے نزدیک و خوش
 جو دیکھتا ہے کہ منہ پر کھیر صبر اور شام پر پڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یامیہ وجوہ سے آخر میں نے بہت سے منہ پر آئین ازہ مونک اور اپنے رب کو دیکھتے
 ہونگے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور بعض کے یہ کہی لوگوں نے بہت سے مثل کے مرفوعا اور روایت کے عبدالملک بن ابیجہ نے نويسے انہوں نے ابن عمر سے قول انکا اور مرفوع
 لکھا اسکو اور روایت کی انجی نے سفیان انہوں نے نويسے انہوں نے مجاہد ہی انہوں نے ابن عمر سے قول انکا اور مرفوع لکھا انہوں نے اس سند میں مجاہد نام
 نہیں لیا سو اگر کسی **خاتمہ** سورہ قیامت میں مذکور ہے قیامت کا اور نبی قرآن جلدی ہنسنے سے اور آداب نزول وحی کے کئی شکایات دنیا کی محبت کی مٹا لے
 کا بیان سکران موت کا بیان شکایت انسانی عدم تصدیق کی اور ترک علوۃ اور تکذیب اور ہونہ موثر کی تہدیش انسان نبی سے اور ثبات بعث کا سورہ
دھر کا خلاصہ مضامین میں بیان طقت انسان کا شاکر کا فرما انسان کا وعدہ سلاسل و اغلال کے کا فرد کے لئے عفات براہ کے جزائی نیکان نجات اور
 سرور و نصرت و رحمت و غیرہ میں چیزیں نزول قرآن کا بیان آئمہ نصیر مذکور و سجدہ و تسبیح و تہمت و محبت دنیا کے اور غفلت کے لئے آتوں سے خلق انسان کا مانا
 موقوف ہونا ہدایت کا مشیت یزدی پر وعدہ عذاب الیم کے خالوں کے لئے غرض اس سورت میں جنت کا بیان نہایت تفصیل سے ہی **سورة والمسلک**
 میں قسم ہے فرشتوں کی اور آسمان میں قیامت کے اور خدایا کے جھٹلانیوں کو کہ دس جگہ اور ملاک مجراں اولین و آخرین انسان کے پیدائش کا بیان سجا جانا مایا اور
 موتی کا میں میں قیامت میں جو قیامت میں جو گا قبول ہونا مذکر کا فرد کا قیامت میں آدراج ہونا اولین و آخرین کا آمدن تلازل اور عین
 دوا کہ کا وعدہ عقوبت کے لئے تھوڑی بجز داری جو ہر منو کی اور انکار انکار کو سے **سورة نباء** میں پوجہ پاچہ اور خلاف لوگوں کا قیامت کے باہر اس کے

سورہ قیامت کے تفسیر

سورہ قیامت کے تفسیر

سورہ قیامت کے تفسیر

سورہ قیامت کے تفسیر

یا خلیفہ یا کونین فلیقل علی واکمل ذلک من انشاء ھدین ترجمہ الی میر مکتبہ تہ جڑ ہے وہ تین اور پڑ ہے البس الہد باکم الحاکمین تو یا جسک کہے وانا علی انک سے
 آخر کتبے میں اپنی گواہ ہوں **ف** یہ حدیث اسی سناد سی موصی اس عربی سے یعنی حوالی ہر کہ روایت کرتا ہے اور کما نہیں لیا گیا خاتمہ اور اس سورتہ
 میں تہ ہے ابھر کے اور تون اور طوسینین اور بلدہ جک اور بیان اس انکی پیدایش کا اور نسل اس فلین کا اور حکم الحاکمین موارب العالمین کا **سورۃ یوسف**
یا سوسر یا کونین ابن عباس سند الزبائیہ قال قال ابو جھل لکن مرایت محمد یصلی لکھان علی عقبہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سکر کو فعل کاخذ نہ انکلا نکہ عیاناً ترجمہ بن عباس اس کے تفسیر میں کہا سند الزبائیہ نے ملائیکہ میں ہر دوزخ کے فرشتوں کو کہا انہوں نے کہ ابو جھل بولا
 اگر میں مجھ کو نماز پڑھنے دیکھوں تو اس کے گردن لالتون گردن کہنے فرما کر اگر وہ ایسا کرے تو فرشتے اسکو دیکھنے ہی کیلین **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے
عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فجاہ ابو جھل فقال لہ انا لکھان عن ہذا النور انک عن ہذا النور انک عن ہذا النور
 لانی صلی اللہ علیہ وسلم فرما ہذا قال ابو جھل انک لکھان عن ہذا النور انک عن ہذا النور انک عن ہذا النور انک عن ہذا النور انک عن ہذا النور
 عباس بن اللہ کو دعا دیا کہ لاخذ نہ الزبائیہ اللہ ترجمہ بن عباس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہی ابو جھل آیا اور کہنے لگا کیا میں تجھ کو اس سے نہیں
 کیا میں تجھ کو اس سے نہیں کیا کیا میں تجھ کو اس سے نہیں کیا کیا میں تجھ کو اس سے نہیں کیا کیا میں تجھ کو اس سے نہیں کیا کیا میں تجھ کو اس سے نہیں کیا کیا میں تجھ کو اس سے نہیں
 اللہ کے اپنے یہ آیت اتری کہ وہ اپنے منہ میں ملائی میں بن عباس کہا اللہ قسم اگر وہ اپنی منہ میں کو ملتا انا اللہ تعالیٰ کے فرشتے
 اسکو دیکھتے **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس میں الی ہر کہ روایت کرتا ہے **خاتمہ** سورہ افراسین مذکور ہے کہ اس سے قرات کرنا اور اس کا بیکار
 کا اور حکم کا بیان اور تعجب نماز کے مانع ہر اور خیر میں ہر اور کافرون پر فرشتوں کے لایا کہ بیان اور حکم سورہ کا **سورۃ القدر** **عن** یوسف
 بن سعد قال قال عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصلی من بعد ما یبع معاویہ فقال سوذت وجوہ المؤمنین فقال لا یصلی من بعد ما یبع معاویہ فقال سوذت وجوہ المؤمنین
 علیہ وسلم ارفی نبی امیہ علی معاویہ قال لا یصلی من بعد ما یبع معاویہ فقال سوذت وجوہ المؤمنین فقال لا یصلی من بعد ما یبع معاویہ فقال سوذت وجوہ المؤمنین
 اذ ذلک قال لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شہر عیدک بعدک بمو امیہ یا محمد قال لیس فیہم قعدہ ناھا فاذا ہو الف شہر لا یصلی من بعد ما یبع معاویہ فقال سوذت وجوہ المؤمنین
 وکأنقص ترجمہ یوسف بن سعد کہا ایک شخص حسن بن علی یاس کہہ اموا بعد اسکے کہ اس میں حبت کر چکے تہ معاویہ اور اسنے کہا تونے مومنوں کے موبہ میں کہ
 لگا دی آپسے فرما تو مجھ پر ازام کہ بعد اس حبت کرے یہ فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی امیہ نے نہر نظر کے تاکو پر الگا اللہ نے یہ آیت اتری یا اعلینا لکھو
 اسی جہاد کو کرے مراد نہر سے حبت کے اور یہ آیت اتری یا انا انزلنا فی لیلۃ القدر فیہ عینا انا قرآن شب قدر میں اور تو کیا جانے شب قدر کیسے ہی شب قدر میں
 سے بہتر ہے کہ سلطنت کو لکھتے ہیں بقیہ نبی امیہ یوسف کا خاتم کہ لکھتے لکے یا سلطنت کو لکھنا تو ہر نبی میںے یا ایا لکھن کم نہ زیادہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں طبع
 ہر سکولاسی سند سی قاسم بن فضل کے روایت کے ابو یوسف نے کہا روایت ہے قاسم بن فضل کے وہ روایت کرتے ہیں یوسف بن اوزن سے اور قاسم بن فضل حدیثی لکھ
 میں یحییٰ بن سید اور عبد الرحمن فی الکوفہ کہا ابو یوسف بن سعد ایک شخص جمول ہے اور ہر ماسح ش کو ان الفاظ سے نہیں جانتے لکھی اس سے مترجم اس شخص کو
 الامم بن نبی اللہ کا بیت کر لیا حضرت معاویہ لکھو لکھو اور سلمانوں کے جو حضرت امام کے امام کے سوتی سبکی مانی حالانکہ اس حبت ہی ٹرانسدا
 ہوا اور ہر دین مسلمانوں کی جان بکلی اور خلاصہ جواب امام کا یہ کہ میں اس حبت میں مجبور ہوں کہ منظور الہی ہے کہ ان کو ان کی سلطنت ہر ہر ایک کی
 اللہ نے سورہ قدر میں ایک خبر دی **عن** ابن عباس سند الزبائیہ قال قال ابو جھل لکن مرایت محمد یصلی لکھان علی عقبہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 لیلۃ القدر قال یعمر اللہ لانی عبد الرحمن لکھان عن ہذا النور انک عن ہذا النور انک عن ہذا النور انک عن ہذا النور انک عن ہذا النور انک عن ہذا النور
 الناس ثم حلف لا یتسبی الی اللہ سبع وعشرین قال قلت لہ یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم لانی عبد الرحمن لکھان عن ہذا النور انک عن ہذا النور انک عن ہذا النور
 وسلم اور اعلیٰ القرآن الشمس نکلہ یومید کاشعاع لکھان ترجمہ بن عباس کہتے تہ کہ میں ابی بن کعب کہا کہ عبد اللہ بن مسعود تھا کہ ابی کہتے ہیں کہ جلال
 ہر جگہ شب قدر کے الی ہے کہا عبد اللی عبد الرحمن کو کہتے ابو یہ کہتے ہے عبد اللہ کہ وہ جانتے ہیں کہ آخر کے دس یا چوبیس رمضان کے شب قدر ہے اور

ابو جھل

ابو جھل

ستائیسویں رات ہے۔ لیکن انہوں نے چاہا کہ لوگ اسی پر ہوسا کر بیٹھیں۔ پہلی قسم کہاتے تھے بغیر ہشتاکی کہہ ستائیسویں رات ہے۔ میں نے کہا کیوں کہتے ہو تم
 اسی اوائلہ رات ہونے کا اس نشان کے سبب جسے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج کی بجھو نکلتا ہی اور کسین شمع نہیں جوتی **ف**
 یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۃ القدیمین نزول قرار کا شب قدیمین اور پھر مونا اسکا نر مہینے کی راتوں ہی اور نزول ملائکہ درج مذکور ہے **سورۃ**
لحم یکن عن النحر ابن فضل قال سمعت انس بن مالک یقول قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یا خبر اللہ یہ قال ذالک انما یہم ترجمہ مختار
 بن فضل نے کہا کہ میں نے انس بن مالک کو کہتے ہی کہ کہا اکیڑنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی نام مخلوق سے بہت کہنے فرمایا وہاں ہم علیہ السلام میں **ف** یہ
 حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۃ لکم من مذکور سے ضرورت نبی کی انکی اور صحیفہ مطہر کے اثر کی اور خبر ہے اہل بیت کے متفرق ہو چکی ہیں کہنے دلیل کے
 اور امر خلاص اور نصیحت کا اور طاقت معلومہ اور تار کو تہ کا وعدہ جہنم کے کفار اہل کتاب اور مشرکین کے لئے اور شہرہ بہہ انکا اور خیر البرہمونا۔ مونا ساجد
 کا اور وعدہ جنت اور رضا علیہ کا ان کے لئے **سورۃ اذ انزلت عن ابي ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا ہذا ایۃ یؤتی اللہ
 حدیث اخبارہا قال انزلت عن اباہا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فارت اخبارہا ان شہد علی کل عبد وامة بما عمل ظہر ظہر یقول علی بن نویر
 کذا ذاک وکذا ہذا اخبارہا ترجمہ بی ہریرہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھے اُس دن بیان کیے یعنی زمین پر نبی خیرین فرمایا اپنی قیامت ہو کہ
 اسی خبرین کہ میں لوگوں کے کہا اور رسول اسکا خوب جاننے اپنے فرمایا خبریں انکی یہ میں کہ لوگوں کی وہ ہر نہ بے رحمت ہو یا مردانگی علوی عبادت اس کے
 پیہر پر کے ہیں کیسی اسنے فلانے دن ایسا ایسا کیا ہے یہی انکی خبریں ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** اس میں یوں نزل زمین کا مذکور ہے
 اور جہاں دنیا اسکا اپنے دینیوں کو اور تعجب ساز کا اسکا اور ہر ایک ظاہر ہونا علی اسکا خیر و شر سے **سورۃ العادیات** میں مذکور ہے قیامت
 ملائکہ کی یا نازیوں کے گھوڑوں کی اوشکیات انسان کی ناشا کی اور محبت مائی اور غفلت اس کے باعث سی **سورۃ الفاکرۃ** میں تحریف قیامت سے اور مذکور ہے
 لوگوں کی آمد اور اٹھنا ہماروں کا آمدن اور جزا و سزا معلوم کی مذکور ہے **وَمِنْ سُوْرَةِ الْاٰلِکَافِ التَّکْوِيْنِ** عبد اللہ بن ابی شیبہ
 ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقرء الْاٰلِکَافِ التَّکْوِيْنِ قَالَ یُقَالُ ابْنُ اَدَمَ مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتُ فَاصْبِرْتُ اَوْ اَكَلْتُ
 فَاصْبِرْتُ اَوْ لَبِثْتُ فَاصْبِرْتُ ترجمہ عبد اللہ بن ابی شیبہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ابو الہیکم اسکا ترجمہ ہے پھر ابی بنی آدم کا کہنا کہ یہ میرا مال ہے
 یہ میرا مال ہے ابیسا مال کو میرے ہجے کہ جسے صدقہ دیتے اور جاری کر دیا گیا یا تو نے اور فاکر دیا دینا تو نے اور دیا فاکر دیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
عَنْ یحییٰ قال ما نزلت فی عذاب القبر حتی نزلت الْاٰلِکَافِ التَّکْوِيْنِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کو نواب قبر میں شک تھا یہاں تک کہ اترے
 ابی الکاف التکاف ابی بنیسا میں کہا یہ آیت عمرو بن ابی قیس نے انہوں نے دیکھے ابن ابی لیلی سے انہوں نے منہاں ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
عَنْ زید بن العواقر قال لما نزلت نزلت لَنَا اَنْ یُعَذِّبَ عَنِ النِّعَمِ قال لا یذیر رسول اللہ وای النعم نزل عَنْہُ وَاَتَاهَا الْاَسْوَانُ التَّمَرُّو
 الدُّرُ قَالَ اَمَّا اَلَا سَبِکُوْنُ ترجمہ بن عوام سے دیکھے کہ جب زید بن اتری نے لٹا لٹا کر یہ ہو چھ جاوے کہ تم اُس دن نعمتوں سے عرس کی خبر لی کہ ای رسول
 کے کوئی نعمت کا جسے سوال ہوگا ہمارا پس سوا کچھ اور پانی کے اور کیا ہے اپنی فرمایا یہ لب ہوگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ہر لب ہوگا کے دعوی
 میں ایک یہ کہ نعمتیں اب تو لوگوں کے گورے گورے کاب منہ ہوئی اور تمام راحت میں ہو جاوے دوسرے کہ سوال ضرور ہوگا کہ کوئی وقت بندہ مر اسانہ
 کرنا یہاں ہمیں اس نعمت حق کے موجود ہونے موت اور زندگی اور ہم وہی کہتے ہیں نعمتیں ہیں **عَنْ** ابی ہریرۃ قال لما نزلت ہذا ایۃ لم یسأل
 یوسف عن البغیر قال لَنَا یَا رَسُوْلَ اللہ عن ابی البغیر نَسْأَلُ وَاَتَاهَا الْاَسْوَانُ وَالْعُدُوْ وَحَاجِرُوْ سُبُوْا فَاَعْلَا عَوَاتِقًا قَالَ اِنَّ ذٰلِکَ
 سَبِکُوْنُ ترجمہ ابی ہریرہ کہاب یہ آیت اسی لٹا لٹا کر یہ سوال ہوگا کہ تو نے نعمتوں کو گونج عرس کے اسی رسول اس کے نعمت کا سوال ہے ہوگا ہر
 میں دو چیزیں ہیں کچھ اور پانی اور دشمن ہمارے ہر ہے اور لوگوں ہمارے دوش پر اپنے فرمایا ضرور ہوگا کہ یہی نعمتوں کا مایا سوال **ف** حدیث ابن مہینہ
 کے جو محمد بن عمرو سے مروی ہے (یعنی جو اس سے اوپر گزری) امیر نزدیک زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے اسلے کہ سیف بن عیینہ زیادہ یاد رکھنے والی اور بہت

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا اللہ اس پر غصہ ہوگا **ف** اور روایت کیے کہ کسی لوگ کہے انہوں نے ابی ملیح سے یہ حدیث اور نہیں جانتے ہم اس کو گوارے نہیں دیتے اس کے بعد اسحاق بن منصور انہوں نے ابو عامر سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد **باب** جامع فی فضل الذکر **ابن** کے فضیلت میں **عن** عبد اللہ بن بکر ان رجلاً قال قال رسول اللہ ان شریعتہ لا تزلہ ولا تزلہ کثرت علی فاخبر فی نبی التثبوت **ہم** قال لا یزال لسانک رطباً من ذکر اللہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اسی رسول اللہ اسلام کے حکم بہت ہو گئے سو مجھے بتائی ایسی چیز کہ لازماً ہر دن اپنے فرمایا ہمیشہ تیرے زبان تیری اللہ کے ذکر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب **باب** مشہ **باب** دو اس میں **عن** ابی یاسین **عن** ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ائی الصاۃ افضل درجہ عند اللہ فی حق الفقہاء قال الذکرین اللہ کثیراً قال قلت یا رسول اللہ ومن الغار فی سبیل اللہ قال لو ضربت سبیغہ فی الغار والمشرکین حتی یسکروا ویختضب دماً لکان الذکرین اللہ کثیراً افضل منہ **دج** ترجمہ علی سعید خدری روایت ہے کہ کسی نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی بندہ افضل ہے وہ میں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اپنے فرمایا اللہ کو یاد کرنا اور اللہ کے کہانی رسول اللہ کے اور وہ غازی ہے سبب افضل ہے اپنے فرمایا کہ غازی اپنی تلوار سے کافور شکر کرنا گوارا ہے یہاں تک کہ تلوار ٹوٹ جاوے اور وہ خون آلود ہو جاوے تو یہ اللہ کا یاد کرنا والا اس سے افضل ہوگا درجہ میں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے علم کے مگر درج کے روایت سے **باب** منہ **عن** ابی الدرداء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا انکم تحبوا انکم والذکر عند اللہ کثیراً وارضعوا فی حد جانیہ وحذر لکم من ان تلقوا عدوکم فصرخوا عتاقہم ویصرخوا عتاقکم والواہی قال ذکر اللہ قال معاذ بن جبل مائی من النبی من عذاب اللہ من ذکر اللہ ترجمہ ابی الدرداء نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خبر دو مہینہ تک سب علوں سے بہتر کام کے اور نہایت پاکیزہ کے اپنی مال کے نزدیک اور بہت بلند کرنا تو یہاں تک کہ جو دن کو اور بہتر نہاں لے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے اور بہتر تلوار سے کہ لو تم اپنے دشمن سے اور تم گردنیں اور دھڑا لگی اور گردنیں میں ہمارا انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا وہ ذکر خدا کا معاذ بن جبل نے کہا کوئی خدا کے فایز نہایت والی ذکر لے سہی **ف** روایت کے بعض نے یہ حدیث عبد اللہ بن سعید سے نقل کی اس کے اسناد سے اور روایت کے بعضوں نے اس کو بھی مرسل کہا **باب** ما جاء فی القوم یحییون فیما کون اللہ ما لہم من الفضل **اب** جلس ذکر کے فضیلت میں **عن** ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہما شہدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہما قال ما من قمر یدرون اللہ الا احصت یومہم الملوکة وغیرتہم الرحمہ ووزلت علیہم التکینہ و ذکر اللہ اللہ جہنم عندہ ترجمہ ابی سعید خدری سے اولی ہر ہے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی جماعت ایسی نہیں کیا کرتے ہو اللہ کو گواہی دیتے ہیں اس کو فرشتے اور ہاں پہنچتے ہو ان کو رحمت اور ترقی ہے ان پر تسکین دیا کرتا ہے ان کو اللہ کے پاس والوں پر فرشتوں کے آگے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہما شہدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہما قال ما من قمر یدرون اللہ الا احصت یومہم الملوکة وغیرتہم الرحمہ ووزلت علیہم التکینہ و ذکر اللہ اللہ جہنم عندہ ترجمہ ابی سعید خدری سے اولی ہر ہے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی جماعت ایسی نہیں کیا کرتے ہو اللہ کو گواہی دیتے ہیں اس کو فرشتے اور ہاں پہنچتے ہو ان کو رحمت اور ترقی ہے ان پر تسکین دیا کرتا ہے ان کو اللہ کے پاس والوں پر فرشتوں کے آگے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہما شہدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہما قال ما من قمر یدرون اللہ الا احصت یومہم الملوکة وغیرتہم الرحمہ ووزلت علیہم التکینہ و ذکر اللہ اللہ جہنم عندہ ترجمہ ابی سعید خدری سے اولی ہر ہے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی جماعت ایسی نہیں کیا کرتے ہو اللہ کو گواہی دیتے ہیں اس کو فرشتے اور ہاں پہنچتے ہو ان کو رحمت اور ترقی ہے ان پر تسکین دیا کرتا ہے ان کو اللہ کے پاس والوں پر فرشتوں کے آگے **ف** یہ حدیث حسن ہے

ابن ماجہ

ابن ماجہ

ہو مین تر اچا گئے تیرے لئی کان میرے اور اکٹھے میرے اور گودا میرے اور تیری ہیکر ہر چہ سزا شائستہ فراتی اللہم ربنا سے من شیئی کہ یعنی اے اللہ رب ہر چہ سزا شائستہ
تعریف آسمان اور زمین اور جو کچھ چاہیے اور معنی جو چاہے شے بد پر چہ ہی دہرتے فراتی اللہم ربنا سے من شیئی کہ یعنی اے اللہ رب ہر چہ سزا شائستہ
تجہ پائیاں لایا مین اور تیری تابع جو اسے کیا میرے منہ سے اسی لئی جنی سے بایا اور اسکے نصیر کرینچی اور اسکے کان اور کہیں کہوں سو تیری برکت والا ہی سب
بنائی والوں اچھا ہر چہ آخروں تیرے بعد اور سلام کے قبل فراتے اللہم غفر لی آخرتک یعنی اے اللہ غفر لی آخرتک یعنی اے اللہ غفر لی آخرتک یعنی اے اللہ غفر لی آخرتک
جو کہ ہوا اور جو مجھے زیادہ جانتا ہے میرے علم میں ہے تو ہی ہے مقدم کرنا والا اور جو کرنا والا کوئی معبود نہیں تیرے سوا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن**
عَنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلدُّنْيَا وَالْأَرْضِ حَيْثُ وَأَنَا مِنَ الْمَشْرِقِ
إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَعَاقِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ
ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي إِلَى صِرَاطِكَ الَّذِي لَا يَهْدِيهِ لَكَ خَلْقٌ إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي
سَيِّئَاتِي لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَاتِي إِلَّا أَنْتَ لَيْتَ بَكَ وَاعْتَدُ بِكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَالْبَرَكَاتُ تَبَارَكَ رَبُّنَا وَتَعَالَى لَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ
إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ طَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ رُغِمْتَ بِذَلِكَ أَمِيتُ وَلَيْتَ اسْأَلُكَ خُشْعًا لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعَظْمِي وَدَاخِلِي قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مَلَأَ السَّمَاءَ
مَلَأَ الْأَرْضَ وَمِلَأَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلَأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ ذَلِكَ اسْجُدْ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمِيتُ وَلَيْتَ اسْأَلُكَ سَجْدًا وَجْهِي لِلدُّنْيَا فِي خَلْقِكَ وَ
صَوْرَتِكَ وَسَقَمَتِكَ وَبَصْرِكَ تَبَارَكَ اللَّهُ لَعَنَ الْفَاسِقِينَ ثُمَّ يَقُولُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَاللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا
أَعْلَنْتُ وَمَا أَعْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ **ترجمہ** یا اللہ تیرے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سرور صلاۃ اللہ علیہ وسلم
کہے ہوتی نا زمین یعنی بعد تکبیر تیرے ذرات و جہت و جہی و اتوب الیک تک اور معنی اس کے اور گدڑی لگائی گدڑی سے تیری نزدیکی حاصل نہیں تو میں تیرے ہی اور دعا کو کرنا
میں تیرے خدمت میں اور وفات کی نیلے تیرے اطاعت کی ساتھ اور خیر بالکل تیرا ہوتا ہے میں اب تیرے تیری نزدیکی حاصل نہیں تو میں تیرے ہی اور دعا کو کرنا
اسی رب ہمارے اللہ ہے و مغفرت ملے مومن میں تجھے اور تو کہ مومن تیرے لئی ہر چہ کہو کرتے اللہم ربنا سے من شیئی کہ یعنی اے اللہ رب ہر چہ سزا شائستہ
میں گدڑی ہر چہ ہی دہرتے فراتے اللہم ربنا سے من شیئی کہ یعنی اے اللہ رب ہر چہ سزا شائستہ
آخر تک اور معنی اسی ہی اور کہے حدیث میں گدڑی سے قطع اس میں ایک لفظ دہا تیرے زیادہ اور کہے حدیث میں گدڑی سے قطع اس میں ایک لفظ دہا تیرے زیادہ اور کہے حدیث میں گدڑی سے قطع اس میں ایک لفظ دہا
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** اللہم ربنا سے من شیئی کہ یعنی اے اللہ رب ہر چہ سزا شائستہ
رسمانندی نہیں ملتی یا تیرے طرف چڑھتا نہیں اور خیر تیری طرف چڑھاتی ہے اور اس کلمہ میں تعلیم ہے اور کہے گدڑی کو لازم ہے کہ شر کا ترک سنا ہی کو
جائے اور خیر اللہ کی طرف سے تجھے کہ اسکی توفیق اسی کی جائے ہوئی یہ مقصود نہیں کہ شر کی تقدیر خالق کے باہر ہی بلکہ یہ عرض ادب ہے اور اسی غرض سے
لے گا کو کتون یا سوز کار باریا یا اگرچہ وہ رب العالمین اس حدیث معلوم ہو کہ بعض بات وہی ہے مگر اسکی تعمیر میں ایک سوا ادب ہے پس اس تیرے
اتر لازم ہے اور یہاں غلطی سلجھت سو فیہ کی معلوم ہو لئی کہ جو کلام انکا شعر سوا ادب کا ہے اس سے اتر لازم ہے اور ایک یہ بھی منہ ہو سکتے ہیں کہ شر
نسبت تیری طرف نہیں لیکن اگرچہ تو خالق شر کا ہے مگر خلق شر کا نہیں تیری لئی جیسے کتاب اور کتاب شر کا ہے اس کے شر ہے **عن** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْنُوبَةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذَّ وَنَكَبَهُ وَيَضَعُ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قَوْلَهُ وَارْدًا
بِكَبْرِهِ وَاصْنَعَهُ إِذَا رَفَعَهُ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ وَلَا يَرَفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ لَكَ ذِكْرًا فَلْيَرْفَعْ
حِينَ يَقْنِطُ الصَّلَاةَ بَعْدَ التَّكْبِيرِ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلدُّنْيَا فَطَرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَيْثُ وَأَنَا مِنَ الْمَشْرِقِ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَعَاقِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي إِلَى صِرَاطِكَ الَّذِي لَا يَهْدِيهِ لَكَ خَلْقٌ إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِي لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَاتِي إِلَّا أَنْتَ لَيْتَ بَكَ وَاعْتَدُ بِكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَالْبَرَكَاتُ تَبَارَكَ رَبُّنَا وَتَعَالَى لَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ
إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ طَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ رُغِمْتَ بِذَلِكَ أَمِيتُ وَلَيْتَ اسْأَلُكَ خُشْعًا لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعَظْمِي وَدَاخِلِي قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مَلَأَ السَّمَاءَ
مَلَأَ الْأَرْضَ وَمِلَأَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلَأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ ذَلِكَ اسْجُدْ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمِيتُ وَلَيْتَ اسْأَلُكَ سَجْدًا وَجْهِي لِلدُّنْيَا فِي خَلْقِكَ وَ
صَوْرَتِكَ وَسَقَمَتِكَ وَبَصْرِكَ تَبَارَكَ اللَّهُ لَعَنَ الْفَاسِقِينَ ثُمَّ يَقُولُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَاللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا
أَعْلَنْتُ وَمَا أَعْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ **ترجمہ** یا اللہ تیرے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سرور صلاۃ اللہ علیہ وسلم
کہے ہوتی نا زمین یعنی بعد تکبیر تیرے ذرات و جہت و جہی و اتوب الیک تک اور معنی اس کے اور گدڑی لگائی گدڑی سے تیری نزدیکی حاصل نہیں تو میں تیرے ہی اور دعا کو کرنا
میں تیرے خدمت میں اور وفات کی نیلے تیرے اطاعت کی ساتھ اور خیر بالکل تیرا ہوتا ہے میں اب تیرے تیری نزدیکی حاصل نہیں تو میں تیرے ہی اور دعا کو کرنا
اسی رب ہمارے اللہ ہے و مغفرت ملے مومن میں تجھے اور تو کہ مومن تیرے لئی ہر چہ کہو کرتے اللہم ربنا سے من شیئی کہ یعنی اے اللہ رب ہر چہ سزا شائستہ
میں گدڑی ہر چہ ہی دہرتے فراتے اللہم ربنا سے من شیئی کہ یعنی اے اللہ رب ہر چہ سزا شائستہ
آخر تک اور معنی اسی ہی اور کہے حدیث میں گدڑی سے قطع اس میں ایک لفظ دہا تیرے زیادہ اور کہے حدیث میں گدڑی سے قطع اس میں ایک لفظ دہا تیرے زیادہ اور کہے حدیث میں گدڑی سے قطع اس میں ایک لفظ دہا

حسن غریب اس سند میں عمرو کی روایت **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ الْاَكْثَلِ وَالْاَهْمَرِ وَالْجَائِلِ وَالْفَجَلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ روایت انس کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اللہم اخرج منی البلاء من غیر ما یبوء الناس من البلاء اور بڑا ہے اور نام کی اور بخیر اور فتنہ سے مسیح سے دجال کے اور عذاب قبر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی عقد النکاح بالید یا اخیون الخ لکے کے بائین **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ النِّسَاءَ بِيَدِهِ ترجمہ روایت عبد اللہ بن عمرو کہ انہوں نے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے اخیوں پر ہاتھ لگاتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب اس سند میں کہ وہ عطا سے روایت کرتے ہوں اور روایت شعبہ اور ثور بن حی ہی حدیث عطا بن سائب سے بڑے طول کے ساتھ اور بائین میں نسبت یا سے ہے روایت **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ دُحُلًا قَدًا جَهْدًا حَتَّى صَارَ مِثْلَ فَوْخٍ فَقَالَ لَهُ اَمَا كُنْتَ تَدْعُو اَمَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَاقِبَةَ قَالَ كُنْتُ اَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي فِي الْاُخْرَةِ فَصَحَّحْتَنِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ اللَّهَ اِنَّكَ لَا تَطِيقُهُ وَلَا تَسْطِيقُهُ اَفَلَا كُنْتَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْاُخْرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ عَذَّبَ النَّبِيُّ ترجمہ روایت انس کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت ایک سال کی کہ وہ سخت ہلارتے کہ اندر چرائے کی بجائے کہ وہ عطا سے روایت کرتے ہوں اور ان سے ثابت نہیں لگتے تھا انہوں نے عرض کی کہ میں کتابا تھا یا اللہ جو تجھے مذاب کر اچھیرت میں ہے وہ دنیا ہی میں کرے سو فرما نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہانہ لہو تو انہیں کہہ سکتا ہے نہیں ہو سکتا تو کیوں نہیں کہتا کہ یا اللہ سے مجھے دینا میں خوبی اور آخرت میں خیر ہے اور مجھے مذاب و ذوق سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب اس سند میں کہ وہ جوئی سے کہی وجہ سے انس سے دو روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** **عَنْ** أَبِي الدُّدَاوَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَنْ دَعَا وَدَعَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اِنَّا اَسْأَلُكَ الْحَيَاةَ وَحَيَاةَ حَيَاتِكَ لَعَلَّكَ تَبْلُغُنِي حَيَاتِكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حَيَاتَكَ حَيَاتِي مِنْ نَفْسِي وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ قَالِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُرِّدَا وَدُعِيْدَا عَنْهُ قَالَ كَانَ عَبْدُ الْبَشْرِ ترجمہ روایت ابی الدرداء سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ داؤد علیہ السلام کے دعائیں یہ کہ کہہ جاتے تھے اللہم سے الما ابدا بارک ذک یعنی یا اللہ میں اتم ہوں تجھ سے محبت تیرے اور محبت اُمی جو تو دعا ہے اور وہ عمل کرے جو نجات دہنے سے محبت تک یا اللہ کرے اپنی محبت تیرے زیادہ یا میری حاجت اور اس سے اور میرے گد والوں اور ہنڈی پانی سی کہا اور اسی کہ حضرت جب ان کا کرتے فرماتے وہ سب آمینوں کی زیادہ عبادت کرتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب **باب** **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْزُوقٍ الْجَلْمِيّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ ارْزُقْ حَيَاتِكَ وَحَبِّ مَنْ يَبْغِي حَبْلَ عِنْدِكَ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِنْهَا احْبَبْ فَاجْعَلْهُ قِيَامًا لِي فَمَا احْبَبُ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي عَنْ مِمَّا احْبَبُ فَاجْعَلْهُ قِيَامًا لِي فَمَا احْبَبُ ترجمہ روایت عبد اللہ بن مرزوق کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دعائی اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ سے مجھے محبت اپنی اور محبت اُمی جو نفع دی مجھ کو تیرے دگاہ میں یا اللہ جو دیا تو نے مجھے پیار یا خیر و برکت سو کرے اسکو قوت اُس چیز سے تو محبت کہتا ہے اور جو رک لیا تو نے مجھے یہ یا خیر و برکت سو کرے اسکو موجب فراغت کا اُس چیز کے لئی ہے تو دوست کہتا ہے نے مجھے وہ تیرے مزیات اور محبوبات میں خرچ ہوا جو جو جاوہ سب بڑی غالی اور فارغ نہ کیا کہ میں تیرے مزیات میں مشغول رہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ابو جعفر غلی کا نام عمر بن زید بن خثیمہ ہے مترجم حقیقت میں یہ عامیوں اور غلوں کو ایسا پاش پاش کرتے ہی جیسا سنگ گران شیشہ نازک کو اور فوات اور حصول غاۃ کے وقت اس قدر لذت بخش دل و جان ہو کہ کہہ کہ حاطہ تیرے باپ سے اللہ تعالیٰ ہر مومن کو ایسے لذت غایت فرماو اور اس فقیر کو بھی آمین یا محبوب الداعین + **باب** **عَنْ** شَيْبَانَ بْنِ حَمْدٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي تَقْوَى مَا تَقْوَى ذِيهِ قَالَ فَاحْذَرِ الْبَغْيَ فَقَالَ قُلْ اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَشِيَّتِي يَعْنِي وَفِي ترجمہ روایت شعبہ کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی میں کہ مجھے کوئی تعویذ ایسا بتائی کہ میں اسکو پڑا کروں سو اپنے پیر یا تیرے پیر فرما یا کہ اللہم سے مینی کہ اپنے میں نہ یا انما ہوں تیرے ساتھ لینے کا نون اور انکھ اور زبان اور دل اور منی کے شر سے اور اور منی فرج ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب بہن جانتے تھے مگر اسی سند میں روایت کے کہ وہ بلال بن رباح سے روایت کرتے ہیں **باب** **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

النفیون کہنے کے یا میں

مختلف دعا میں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

روایت ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص دعا کرتا تھا وہ انگلیوں سے تو آنحضرتؐ فرمایا ایسے دعا کر ایسے دعا کر **ف** یہ حدیث غریبہ اور محدث کی ہے کعبہ اشارہ کرے
 آدمی حاضر ہے نہ نہیں تو ایک انگلی سے اشارہ کرے **احادیث شنی من ابواب الدعوات متفرق حدیث دعا و دعا گو عن**
رفاعة قال قال ابو بكر بن الصديق رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اقول على المذبح ثم بكاء فقال صلى الله عليه وسلم والعقوة والعقوة وان احب
العبادة بعد الفقيهين خيل من العافية ترجمہ روایت ہمارے کہا ابو ہریرہؓ کہ کہہ رہے ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھ روئے اور فرمایا کہ کہہ رہے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم پندرہ سال میں نے جو کہ پھر روئے اور فرمایا کہ اے اللہ سے حضور اور عافیت سے کہ بعد یقین کہ کہہ کوئی چیز نہ ملی تہر عافیت سی **ف** یہ حدیث حسن غریبہ
 اس سنہ سے ابی ہریرہ سے **باب عن** ابی بکرؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اصر مني استغفر وكو حله في اليوم سبعين مرة ترجمہ روایت
 ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے استغفار کہنے کا وہ دن کہ وہ نہیں ستر بار **ف** یہ حدیث غریبہ نہیں بخیر
 ہر ایک کو ملے نصیر کی روایت اور اسناد کے موسیٰ نہیں **عن** ابی امامہؓ قال ليس عمر بن الخطاب شقيا باحدنا فقال الحمد لله الذي كافي ما اوارى
 به عورتي واكمل به في حياتي ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ليس شقيا باحدنا فقال الحمد لله الذي كافي ما اوارى به عورتي
 واكمل به في حياتي ثم قال لا انتوب الى خلق قصدي به كان في كف الله وفي حفظ الله وفي سيرة الله حيا وميتا **ترجمہ** روایت ابی امامہ سے کہ حضرت عمرؓ
 نیالڑ گیا اور کہا اے محمدؐ کی جان تک پہنچا کرنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا کہ تیرے جو بیٹے نیالڑا اور کہے سب تعریف اس سے کہو کہ میں نے اسے مجھ پر ایسا
 کیا کہ چھپا ہوا میں اس سے پاس سے اور اسواریا میں اس سے اپنے منگلی میں بہر پرانے کچھ عہدہ دیدیا ہو گا وہ اللہ کی حفاظت میں اور پاد میں اور پردہ میں زندگی اور موت
 میں **ف** یہ حدیث غریبہ اور روایت یحییٰ بن ابی یوسف نے عبد اللہ بن زحر سے انہوں نے روایت کی علی بن زید سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابی امامہ سے **عن**
 عمر بن الخطاب ان النبي صلى الله عليه وسلم نعت بعثا قبل جعلهم اعداء كبرياء واستعوا الرجعة فقال رجل ممن لا يضرهم ولا ينافيهم رجعة
 ولا افضل عيئة من هذا البعث فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا ادلكم على قوم افضل عيئة واسترجع رجعة قوم شهدوا صلاة الصلوة ثم حبسوا ايدوا
 الله حتى طلعت الشمس فاولئك اشجع رجعة واصضل عيئة **ترجمہ** روایت عمر بن خطابؓ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک انگلی کی طرف اور انہوں نے سب کی سب
 حاصل کیں اور عبد بن ابی اسودؓ نے ایک شخص سے کہا جو ان کے ساتھ نہیں نکلتا تھا کہ میں نے کوئی شکر ایسا نہیں دیکھا جو ایسا جلد لوٹے اور ایسی عمدہ غنیمت لاویں اس سے بڑا ہو فرمایا
 نے سب اللہ علیہ وسلم نے کیا میں بتاؤں تو کہ ایسے لوگ جو اسے افضل غنیمت لائی ہوں اور نے جلد لوٹے ہوں اور وہ لوگ میں جو حاضر ہوئے نماز میں میں نے جہاں سے
 پہنچا اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ کتاب نکلا سو وہ لوگ میں نے جلد تر لوٹی ہیں اور نے افضل غنیمت لائی ہیں **ف** یہ حدیث غریبہ نہیں ہمارے ہر ایک کو ملے
 اسی سنہ سے اور حامد بن ابی حمید و محمد بن حمید من وروا ابو الیثم السدوسی مدنی من اور وہ ضعیف من حدیث میں **عن** عمرؓ انما استاذن النبي صلى الله عليه وسلم
 وسام في الغمرة فقال اني اشر كفا في دعاك ولا تكتبنا **ترجمہ** روایت حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے اجازت مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر کو تو اپنے فرمایا کہ میرے
 جوئے سہاٹی شریک نہ کرنا بلکہ سب دعا میں اور ہونا نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** علي بن مكاين جاءه فقال اني قد تجرعت عن كافي
 فاعني قال لا اعلتك جمان علي بن رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان عليك مثل جبل جلد دينا ادا الله عنك قال قل اللهم اني محزون عن
 واغثني بفضلك **ترجمہ** روایت حضرت علیؓ سے کہ انہوں نے پاس ایک مکان میں آئے کہا میں نے اپنا دانت کتاب سے عاجز ہو گیا سو میرے کو کچھ آپ نے فرمایا میں تجھے
 ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو کہہ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مجھ پر میرے بارے میں موت و حیات و توبہ اللہ سے آواز دینے کا اور وہ کہہ کر
 اپنے آرام سے ملال کر دے اور کہے جہاں کہنے سے **ف** یہ حدیث حسن غریبہ **عن** علي بن مكاين قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اقول
 اللهم اني محزون قال فاصبر فاصبري وان كان من اجرا فاصبري وان كان بلا فاصبري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت قال فاعاد
 عليه ما قال قال فاصبر فاصبري وقال اللهم عافه او شفه شعبه انك اهل ما استسكنت وحبني بعد **ترجمہ** روایت حضرت علیؓ سے کہ میں نے تیرا دعا اور حضرت
 سے اس پر تشریف لائے اور میں نے کہا تیرا اللہ کیسے موت قریب آج ہو تو مجھے راحت دے اور اگر موت دور ہو تو مجھ پر آمنا دے مجھے تندرست کر دے اور اگر امتحان غصہ غم ہو تو

صبر سے سرفروما آجی کو کہہ کر کہا تو نے کہا ہاں ہے میری بی بی بات سدا اٹھ کر اپنے پیسے اور فرمایا اے اللہ کو عافیت دی یا فرمایا شادی شہر جو ادبی حدیث
ہیں انکو شک ہے فرمایا حضرت علیؓ نے کہ میری بی بی اپنے مرض کے شکات نہیں کہنے تھیں کہ میری بی بی اپنے پیسے اور فرمایا اے اللہ کو عافیت دی یا فرمایا شادی شہر جو ادبی حدیث
آذہب اناسم ربک الناس شفاء انت الشافی لا تشفاء الا تشفاء لو تشفاء ما لا یفاد شفاء ترجمہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کے
عیادت فرماتے تو اذہب سے آخر تک پڑھتے تھے یا اللہ دو کر میں کو لے رہا دو صبر کے اور شادی تو بی بی شفاء دینے والا نہیں شفاء اگر تیرے دی مولیٰ ایسی شفاء
دے کہ کوئی مرض باقی نہ رہے یہ حدیث صحیح ہے عن علی بن ابی طالبؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی وجعہ اللہم انی اعوذ برضاہ من یحطک واعوذ بمعافا
من یعفوہ منک لا اعوذ بک منک لا اعوذ بک منک انما انت علیک انما انت علیک علیہ ترجمہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کے عیادت فرماتے تھے تو اذہب سے آخر تک پڑھتے
یا اللہ تیرے رضا کی پناہ میں آتا ہوں تیرے عفو سے اور تیرے بخشش کے پناہ میں آتا ہوں تیرے عافیت میں پوری تعریف تیری نہیں کر سکتا تو ویسا ہی جیسی تعریف
آپ کی اپنے رضا کے مبارک ہے یہ حدیث صحیح ہے غریبہ نہیں مانتے ہم سو کہ اگر کسی سند میں حدیث کے بارے میں روایت ہے عن سعد کان یقول کان یعلم نبیہ وھو لک
الکلمات کا یعلم الکتاب العزائم و یقول لئن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتقو ذیون ذر الصلوۃ اللہم انی اعوذ بک من العجب واعوذ
بک من الجبل واعوذ بک من اذی النعم واعوذ بک من فتن الدنیا وعذاب القبر ترجمہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات سکھاتے تھے جس کی تکمیل کرکے
کو سکھاتا ہے اور کہتے تھے کہ حضرت علیؓ علیہ السلام کے ساتھ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد اللہ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیرے پناہ میں آتا ہوں نامزدی سے اور تیرے
پناہ میں آتا ہوں غیبی سے اور تیرے پناہ میں آتا ہوں ہر ایک قسم سے یعنی جہنم عقل باقی ہے اور پناہ مانگتا ہوں میں فتنہ دنیائے اور عذاب قبر سے ف کہہا ہے
لے کہ عبد اللہ ابی اسحاق محمد بن اسحاق کہتے تھے ہر نماز میں کہتے تھے ہر نماز کے بعد اللہ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیرے پناہ میں آتا ہوں نامزدی سے اور تیرے
حسن ہے اس سے عن سعد کان یقول کان یعلم نبیہ وھو لک الکلمات کا یعلم الکتاب العزائم و یقول لئن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتقو ذیون ذر الصلوۃ اللہم انی اعوذ بک من العجب واعوذ
بک من الجبل واعوذ بک من اذی النعم واعوذ بک من فتن الدنیا وعذاب القبر ترجمہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات سکھاتے تھے جس کی تکمیل کرکے
یہاں فقال لا احب ان یمامھو اکر علیک من ہذا او افضل سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد ما
خلق وسبحان اللہ عدد ما هو خالق واللہ اکبر من ان یقول انک الھم اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک ترجمہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات سکھاتے تھے جس کی تکمیل کرکے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت کے پاس آئے کہ گھسائی بانگیا جبکہ وہ اپنے سیم کرتی تھیں تو آپ نے فرمایا کہ میں تمکو اس سے سہل یا افضل تبسم کہلاؤ
یعنی ثواب میں اس سے جنت و اوفیون میں کم سبحان اللہ میں آخر تک یعنی یا اللہ میں تیرے پناہ میں آتا ہوں نامزدی سے اور تیرے پناہ میں آتا ہوں غیبی سے اور تیرے پناہ میں آتا ہوں ہر ایک قسم سے
اس مخلوق کے برابر جاؤ و وسیلہ کرنا اے میرا خدا کا اور تیری سے اس کے برابر جاؤ و وسیلہ کرنا اے میرا خدا کا اور تیری سے اس کے برابر جاؤ و وسیلہ کرنا اے میرا خدا کا اور تیری سے اس کے برابر جاؤ و وسیلہ کرنا اے میرا خدا کا
عوض میں ہے غریبہ سہلی روایت ہے عن الزبیری عن العوام قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من صلیب یضرب العبد الا ماضی بیلادی یسبح اللہ
القدوس ترجمہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بی بی نہیں کہ ایک بچہ یا لڑکھن چکاتا ہے کہ تبسم کہو کہ ملک تو دے کہ ف جبر
ناب ہے عن ابی عباسؓ انہ قال یلمن عن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء علی بن ابی طالبؓ قال یا ابی انت واری فقلت ہذا القرآن من
صدری فما احدث فی قلبی علیہ فقال لا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابی الحسنؓ فلا یحک لک ان یتفکک اللہ یھون و یعمر یھون من علمہ و یثبت
ما علمت فی صدرك قال اجل یا رسول اللہ فیکفی قال اذا کان لیلۃ الجمعة وینا سطر من ان یفوم فی لیلۃ اللیل الاخر فانھا عامۃ مشھودۃ و
الدعاء فیہا فستجاب وقد قال اخی یعقوبؓ لینیہ سوف استغفر لک فی یقول حتی تافی لیلۃ الجمعة فان لم تستطع فقم فی وسطھا فان لم تستطع
فقم فی اولھا فصل اربع دعوات تقرأ فی الزکوة الاولی و یأخذ من کتاب وسورۃ لیس فی الزکوة الثانیۃ یأخذ من کتاب وسم الدخان و فی الزکوة الثانیۃ
یأخذ من کتاب والتم تزیل التحدی و فی الزکوة الرابعۃ یأخذ من کتاب و یبارک الفصل فاذا قومت من التھن فاحمدا للہ و احسن الشاء علی اللہ وصل
علی و احسن و علی سائر النبیین واستغفر للی منین و لعل منین ولا حول الا باللہ فیقول لا یا لیان لم قل فی اخر ذلک اللھم احسنی بک و لا یأخذ من المعاصی الا
ما یقبل و احسنی ان کلف ما لا یقبل و ارزقنی حسن النظر فی رخصک عینی اللھم بدوہ السموات و الارض و الحلال و الا لک و العزۃ انی لا ترام

اور بہتر ذات میں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کے نسیان ثورحی زید بن ابی زیاد اس حدیث کی مانند جو ہمیں بن ابی خالد سے مروی ہے اور انہوں نے زید بن ابی زیاد سے روایت کی انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی اس حدیث کے جوہر کو مروی **عَنْ** **وَالِدِ بْنِ أَسَقَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لِنَاكَ مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْطَفَى هَاشِمًا مِنْ قُرَيْشٍ وَأَصْطَفَى فِي هَاشِمٍ مَنْ بَنَى هَاشِمًا تَرَجِمَهُ اسکا پھر **كَذَاف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى وَجِبَتْ لَكَ التَّبَاقُ؟ قَالَ وَادَّ مِنْ أَيْنَ الرَّوْحِ وَالْحَبْدُ تَرَجِمَهُ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا جو جان ہی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جب واجب ہوئی آپ نبوت آپے فرمایا جب آدم کی جداد و روح طیار ہو رہی تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی ہریرہ کے روایت سے نہیں جانتے ہم اسکو گمراہی سند سے **عَنْ** **الْحَزَنِيِّ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ حُرُوجًا وَإِدْبَارًا وَأَوَّلُ مَا تَبِعَهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَآخِرُ مَا تَبِعَهُمْ إِذَا رَجَعُوا لَيْسَ لِي فِي هَذَا مِنْ عِلْمٍ بِيَوْمِ الْيَوْمِ وَلَا أَدْرِي عَلَى رَأْيِي وَلَا خَيْرٌ تَرَجِمَهُ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں سے پہلے نکلنے والا ہوں جسے قبر سے اور میں غصیل کا کاجب وہ اللہ کے درگاہ میں حاضر ہوئے اور میں جو غمخیز سنائے والا ہوں ناگوجب وہ اسیہ ہوں حمد الہی کا نیز قیامت میں سیکر ماتم میں ہوگا اور میں ساری اولاد آدم سے بہتر ہوں اللہ کے نزدیک اور کچھ نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَشَقَّقَتْ عَنْهُ الْأَرْضُ فَاسْكِيَ لِحْجَةً مِنْ حُلِّ الْحَجَّةِ ثُمَّ أَقَامَ عَنِ النَّعْرَشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي تَرَجِمَهُ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں پہلے ہوں زمین کا جسکے قبر چری جاوے گا اور پہلا نماز کا مجھے ایک جگہ اور ایک جگہ جوڑوں کے پیر کا ہونا میں عرش کے دہنی طرف کوئی وہاں کٹر انہو کیٹھا ہوا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَوُا لِي الْوَسِيلَةَ فَأَوَّاهَا لِي اللَّهُ وَمَا الْوَسِيلَةَ قَالَ عَنِّي أَدْرَجْتُ فِي الْجَنَّةِ لَا يَأْتِيهَا إِلَّا الْأَوْصَالُ الرَّجْوَانُ الْكُونُ أَنَا هُوَ تَرَجِمَهُ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارا وسیلہ سے جسکے وسیلہ کو کون عرش کے وسیلہ کیا جیسے آپ نے فرمایا ایک درجہ سے جنت میں کہ نہ بیٹا نہ کسیکو گمراہی شخص کو اور امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کعب بن جریج نے میں میں وہ مشہور شخص نہیں اور ہم کسیکو نہیں جانتے کہ ان سے روایت کے ہوا الیث بن ابی سلیم کے **عَنْ** **أَبِي بِنْدَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَتَى فِي النَّبِيِّينَ كَمَلَتْ جِلِّي إِذَا دَارَا فَاسْتَصْطَا وَأَجْمَلَهَا وَأَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ تَجْعَلُ النَّاسَ يَطْفُونَ بِالْبَنَاءِ وَيُجْبُونَ مِنْهُ وَيَهْوُونَ لَوْ تَرَكُوا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبَنَةِ وَأَنَا فِي النَّبِيِّينَ مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبَنَةِ وَهَذَا لَا رَسَدًا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ أَمَامَ النَّبِيِّينَ وَحُطِّبُهُمْ وَصَاحِبِ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرُ خَيْرٍ تَرَجِمَهُ روایت ابی بن کعب کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میری شان میں یہ کہ میں ایسی کہ جسکے جسے ایک محل بہت خوبصورت اور چہا اور پورا بنایا اور میں ایک اینٹ کی بلکہ چھوڑی اور لوگ میں بہت سے تھے اور تعجب کرتے تھے اسکی خچہ کو دیکھا اور کہتے تھے کہ جسکے بلکہ ایک اینٹ کی بلکہ چھوڑی اور لوگ میں بہت سے تھے اور تعجب کرتے تھے اسکی خچہ میں امام موزکا پیغمبر کا اور ہونگا خطیب اور صاحب شفاعت اسکا اور کچھ خیر نہیں ہے باب شفاعت اول میں کہہ لو **كَاف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** **أَبِي سَعِيدٍ خَدِجِيٍّ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ الْإِدَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا خَيْرَ وَبَيْنَهُ لَوْ أَنَّ النَّاسَ وَلَا خَيْرَ وَمَا مِنْ كَيْفٍ وَمَنْ يُؤْمَرُ إِدَامَ فَمَنْ سِوَاهِ الْأَخْتِ لَوَانِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَشَقَّقَتْ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا خَيْرَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةُ تَرَجِمَهُ روایت ابی سعید کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں سرور ہوں اولاد آدم کا قیامت کے دن اور کچھ خیر نہیں اور میرے ہاتھ میں نیزہ حمل الہی کا اور کچھ خیر نہیں اور کوئی نبی نہیں آدہم موزکا ہونگے سارے سارے نبی کے نیچے ہوگا اور پہلے میرے زمین شش ہوگی اور کچھ خیر نہیں ہے سب اطہار سے اللہ کے فضل کا اور یہ بیان خیر نہیں کہ انہی میں انہو موزکا اور اس حدیث میں ایک ہے **ف** اور یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** **عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَكْرَمٍ** وَأَنَّهُ سَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا آمِينَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَوْضِعُ عِشَائِكُمْ ثُمَّ سَلُّوا الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَوْضِعُ الْحَبَّةِ لَا تَبْغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَارْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ وَمَنْ سَأَلَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ تَرَجِمَهُ روایت عبد اللہ بن عمر کہ کہنا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جب تم مؤذان کو کہو موزکا

ہوئے حضرت عثمان انہیں دونوں حاضر خدمت ہوئے بخلاف اور مہاجرین جس کے کہ وہ بعد اقد غیب کے لئے اور جب جہاد شروع ہوا صحیح غزوات میں آپ کے ہر کاب ہی کو
 اہل کے کہ اس میں جہاد داری رقیہ میں شامل تھے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لئے ابرو وغیرت دونوں کا وعدہ کیا اسلئے دیر میں بیٹھے شام کے اور جب غزوہ بدر میں ذرا
 صحابہ میں باپو رحمت آہن کے انکا تدارک کیا اور اس خطا کو بذیل خدا اللہ بفرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس صلیبی کے لئے کہ انکو مکہ روانہ کیا اور وہ
 عسکر مشرکین میں آئے اور ابان بن سعید بن العاص نے انکو ان ہی اور مکہ جاکر ہر مسلمان کو تسلی دی اور پیغام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچایا اور جب صلح حدیبیہ میں آئے
 انکو مکہ روانہ فرمایا اور انکو قتل کا بل نہ ہوا وہی باعث ہر اہل بیتہ الرضوان کا اور آپ نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا رکھا کہ یہیت عثمان ہے اور اسلئے مدد دیکھو وہاں رضوان
 میں اور جب رقیہ نے انتقال فرمایا آپ نے اپنے کچھ مین لم کھنوم دین رضی اللہ عنہا اور عجب غنیمت تھی کہ ان کے سوا کسی کو میر سترین اور جہلم کھنوم کا یہی تھاں ہوا
 تو آپ نے فرمایا ان کے کچھ کے تجر کر دو کہ اگر یہی پاس چالیس بیٹیاں ہر تین تو تین ایک ایک بیٹا ہوتا ان کے ساتا اگرچہ ایک نہ تھی اور جیش عسرت کی تہر میں نصیب
 اونی اور اکل انکو غایت ہوا اور حضرت انکولاسی مین بشارت دی کہ اب کوئی عمل انکو نقصان نہیں کہ انوشیل کے انہوں پیر ویکے اور توسیع کی مسجد بنو کی
 ایک مرتبہ خرید کی جس باپچس ہزار کو اور عروہ تبوک کے مجھے شہید کو ایک فافہ کا فافہ قوت و طعام و آدم کا حضرت کے خدمت میں خرید کے حاضر کیا اور آپ نے اُسے دیکھ کر
 آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ یا اللہ میں عثمان کے راضی ہوا تو یہی راضی ہو جاؤ اللہ عنہا بخیر اور نبی عا کا راضی عنہ اور اکثر احیان کتاب دی آپ نے کی ہے
 اور وہ اول شخص ہیں کہ انہوں نے حضرت کے لئے فیض کیا اور وہ ایک تم ہے طوخی کے کہ اُسے دیکھنے اور شہد پکارتے ہیں اور حضرت نے بہت پسند کیا اور کہا یا اللہ ان کے
 لئے دعا کی اور باض نصر میں آئے کہ ایک حضرت کے گھر مین عسرت ہوئی اور اُس کے رخصت کے اور حضرت کے گھر جانا پڑتے اور دعا کے کہ حضرت عثمان حاضر ہوئے اور
 اسپر مطلع ہو کر دیا کہ اب کہا اور چند ہوجے آنا اور گریون اور کچھ راو چند بکریاں چلے چلائی اور تین سو ویرہ راہ کیا اور کہا گیا اذیر مین تیا ہوگا اسلئے روئی اور
 بہت ہوا اگر تھی ہی سہا اور حضرت جب گھر مین تشریف لائے اور اسپر مطلع ہو کر باہر نکلے اور وہ دونوں ہاتھ اور دعا کی کہ یا اللہ میں راضی ہوا عثمان سے سو تو یہی نحو
 ہو و داری ہی دعا کی اور کئی بار ایسی دعا کا اتفاق ہوا اور اعمال تقرب سے خط و افراد نصیب کامل اللہ انکو غایت فرمایا تیا چاہے حضرت کے زمانہ مین انہوں نے
 حقون حفظ کیا اور غایت قوی لفظ ہے اور طہارت کے ہمین آشنائی کامل رکھتے تھے چاہے نہ شہر کے اور ایک جات کے جو صحیحین مین ہے اسپر شاہ عادل ہے اور میان
 و قیام مین یہ طوے رکھتے تھے چاہے مولات سے عثمان کے مروی ہے کہ آپ صوم دہر رکھتے تھے اور قیام میں بجا لاتے تھے یعنی ساری رات جاگتے تھے سو اول شب کے
 کہ تہوڑا سا سو جاتے تھے اور صدف کا یہ حال تھا کہ انکیا خلافت الی بک مین مدین میں قیام ہوا اور ابو بکر نے کہا شام تک اسد تہا بے تکلیف کہو لو گناہ چرب دوسرا دن
 ہوا نہ شرب و نہ طعام کے حضرت عثمان کے بیان شام سے آئے اور تا طراو کے پاس آئے اور سن گونگ بارہ اور چودہ اور بندہ کے دام دینے لگے آپ نے فرمایا اور
 لوگ اس سے زیادہ بچھڑتے ہیں لوگوں نے کہا وہ کون ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ سب صدقہ ہے فقار مدینہ پر لاکھ اسکا دخل گنا دینے کا وعدہ کیا ہے عبداللہ بن
 عباس مروی ہے کہ اس شب میں خواب میں دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرخ کپڑے پر سوار مین اور ہاتھ مین ایک نورانی چہرے سے اور وہ عین آپ
 آپ کے مین مین کہتے آئے کہ اللہ کے شادی حور سے آئے شادی جنت مین ہے اور انہوں نے خراوش اللہ کے راہ مین صدقہ کے مین اور اللہ نے اُسے
 عثمان کے شادی مین جاتا ہوں کہ اللہ نے ایک حور سے آئے شادی جنت مین ہے اور انہوں نے خراوش اللہ کے راہ مین صدقہ کے مین اور اللہ نے اُسے
 قبول کیا ہے اور اسطرح افاق مین پایہ بلند کہتے تھے چاہے فرمایا انہوں نے کہ جب مین اسلام لایا کوئی محمد نہیں گند کہ بیش ایک غلام آزاد کیا اور اگر کوئی
 جمعہ ناعدہ ہوتا تو جمعہ آئندہ مین اسکو جمعہ کرنا اور اداسی چہرہ مین ہر ہاتھ اسکا کہ یہی حال تھا کہ اکثر ایسا ہوتا کہ آپ عروسے آئے اور ابان نہ آتے اور
 ہر چہ جاتے اور ملہ رحم مین پہنچانے اور اس کے متناہے چاہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے لَقَدْ قُلْتُ لَوَ كُنْتُ اَبَا بَكْرٍ لَوَضَعْتُ يَدِي فِي رَقَبِهِ لَوَضَعْتُهَا
 لَوَضَعْتُ يَدِي فِي رَقَبِهِ لَوَضَعْتُهَا لَوَضَعْتُ يَدِي فِي رَقَبِهِ لَوَضَعْتُهَا لَوَضَعْتُ يَدِي فِي رَقَبِهِ لَوَضَعْتُهَا لَوَضَعْتُ يَدِي فِي رَقَبِهِ لَوَضَعْتُهَا لَوَضَعْتُ يَدِي فِي رَقَبِهِ
 كَالْيَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ لَوَ كُنْتُ اَبَا بَكْرٍ لَوَضَعْتُ يَدِي فِي رَقَبِهِ لَوَضَعْتُهَا لَوَضَعْتُ يَدِي فِي رَقَبِهِ لَوَضَعْتُهَا لَوَضَعْتُ يَدِي فِي رَقَبِهِ لَوَضَعْتُهَا لَوَضَعْتُ يَدِي فِي رَقَبِهِ
 اَبُو بَكْرٍ دَوْمَرِ الْجَحَن قَالَتْ لَوَضَعْتُ يَدِي فِي رَقَبِهِ لَوَضَعْتُهَا لَوَضَعْتُ يَدِي فِي رَقَبِهِ لَوَضَعْتُهَا لَوَضَعْتُ يَدِي فِي رَقَبِهِ لَوَضَعْتُهَا لَوَضَعْتُ يَدِي فِي رَقَبِهِ

مکرم اور نہ ہلاک ہو جائے اور قیامت تک زمین پر کئی نصرانی کا وجود ہوگا اور بہترین حضرت عروض کے ہم مناسب ہوتے ہیں کہ آپ سے مباہلہ کریں اور آپ ہلو سکر
 دین پر اور ہم کو اپنی مین چوڑی حضرت نے فرما کر دیا مباہلہ سے تمہیں انکار تھی تو سلام لاؤ کہ جو مسلمانوں کا حق ہے وہ تمہارا حق ہو اور جو ان پر واجب ہے وہ تم پر واجب ہو اور اگر تمہیں
 اسلام انکا ہے تو ہم سے لڑنے کا انہوں نے کہا ہلو سکر ہے لڑنے کی طاقت نہیں مگر آپ سے مسلح کرتے ہیں لگا کر آپ سے نہ لڑیں اور ہمارے دین سے بہرین تو ہم کو ہر سال
 دو ہزار مائدہ کریں ایک ہزار صفر میں اور ایک ہزار ربیع میں ہر ایسی پہلے میرے اور مباہلہ ہے یا رہے چنانچہ بن تہیمہ وغیرہ امتداد میں نے سکران صفات سے کر
 و تمام کے عین مباہلہ کرنا چاہا مگر وہ بھی بخیر نیک طرح مباہلہ سے ڈر گئے میں اور عثمان صفات مباہلہ کر کے **باب** عَنْ الْوَلَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْتَنَ وَأَمْرًا عَلَى أَحَدِ عُلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْأَجْرِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَقَالَ إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَقُلْ قَالَ قَاتِمٌ عَلَى حُصْنًا فَاتَّخَذَهُ جَارِيَةً
 فَكَلَبَ مَعِيَ خَالِدٌ كَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِهِ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ الْأَنْدَاءُ مُقَاعِرِينَ ثُمَّ تَرَفَّعَ قَالَ مَا دَرَى فِي
 رَجُلٍ مِثْلِي اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَنَحْنُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَلَمَّا عُدُّ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبٍ رَسُوْلُهُ فَوَعَا أَنَا رَسُولُكَ فَكُنْتُ تَرْجِمُهُ رَجُلٌ بَرٌّ عَارِفٌ
 کہ سچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر دیکھ کر اور ایک پہلی کو میرا دوسرے پر خال کو اور فرما جب لڑائی ہو تو حاکم علی میں ہونے کیا حضرت نے ایک فداور لی لایا کہ
 اپنے مال خیر سے سوکھ بیٹھا میرے ساتھ خال نے ایک خط حضرت کی خدمت میں کہ جنہوں نے کہ میں نے حضرت علی کی سو میں آیا آپ کے پاس اور آپ نے خط پڑھتے ہو کہ
 سنا اور دیکھا کیا تمہیں جو کیا اور میرے فرما لیا چاہتا ہی تو اس شخص حق میں جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول کو دوست رکھتے ہیں میرے
 کہا اللہ کی پناہ میں آؤ میں اُنکی اور اُنکے رسول کے غضب اور میں تو فادہ ہوں میں نے میرا کیا تصور آپ جب ہو کہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں ہوتے ہم اسکو
 مگر ایسی سند سے کہ حدیث صحیحہ ہے اگر کو اختیار تھا اگر ایک نوڈی پہلی تو کیا مبادا اور حضرت نے حکم ہے اپنے سے جائز کہا حاکم کو اختیار ہے کہ مال خیر سے جو
 چاہے کہ میرے حسن خدمت نظر سے دیوے اور حضرت خال کو یہ سن کر مسلم ہوگا اسلی حضرت کے اعلان کردی **باب** عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ لَوْ أَنَّ الطَّائِفَ كَانُوا كَالنَّاسِ لَقَدْ كَانُوا كَالْحَيَّةِ عَلَى الْوَلَدِ عَمَّ هَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْبَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَخْبَاكَ
 ترجمہ راجع ہے کہا انہوں نے کہ لایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو طائف کے دن اور اُسے سرگوشی کے رسول کو کہنبی لگے آج اپنے اپنے عجیب بہائی کے
 ساتھ بہت دیکھ کر گوشی کے تو اپنے فرمایا میں اُنسی سرگوشی نہیں کہ اللہ خود اُنے سرگوشی کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں ہوتے ہم اسکو مگر بلو کی روایت
 سے اور دیکھ کے ابن فضیل کے سوا اور کو گوشی سچا جمع سے اور اواس قول کے کہ اللہ خود اُنے سرگوشی کی سبب کہ اُنے سمجھو حکم دیا کہ میں اُنے کان میں کچھ کہتا ہوں
باب عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بَا عِلَى كَلَّحِلُ كَلَّحِلَانِ تَجِدُنِي فِي هَذَا الشَّجَرِ عَائِزَةً وَعَائِزَةً قَالَ عَلِيُّ بْنُ
 الْمَدِينَةِ قُلْتُ لَوْ كُنْتُ رَجُلًا مِثْلَكَ لَكُنْتُ نَظِيرَ قَهْ جَبَا عَائِزَةً وَعَائِزَةً ترجمہ راجع ہے ابی سید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے حضرت علی سے کہ جائز نہیں میرا اور تیرے سوا کسی کو کہ جب ہے اس مسجد میں علی بن منذر نے کہا میں نے ضرر بن مرو سے اس کے سنے چہ تو انہوں نے
 کہا اس سے مراد یہ کہ حال میں نہیں کسی کو کہ حالت غایت میں اس مسجد سے گذرنا کہ حضرت اور علی کے سوا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں ہوتے ہم اسکو
 مگر ایسی سند سے اور محمد بن اسماعیل بخاری نے اس حدیث کا مضمون سنا اور غریب جاتا ترجمہ غریب ہے کہ جب سیدہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت علی کا کہ
 وہ حالت غایت میں مسجد نبوی سے ہر پہلے جادین اور کسی کو جائز نہیں **باب** عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَشْثَيْنِ وَصَلَّى عَلَى
 يَوْمَ الْأَشْثَيْنِ ترجمہ راجع ہے انس بن مالک سے کہ سبوت ہونے سے صلا اللہ علیہ وسلم و شبہ کو اور ناز پڑے حضرت علی نے شبہ کو **ف** یہ حدیث غریب نہیں ہوتے
 ہم اسکو مگر عور کے روایت ہے اور مسلم اور محمد بن قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث مسلم سے انہوں نے روایت کی جب سے انہوں نے علی اُنڈے
 اسکے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِّ بْنِ أَبِي لَيْطٍ أَنْتَ مِثْلُ لَقَدْ هَا دُونَ مِنْ مَوْسَى ثُمَّ رَجَعْتُ سِدَّةً كُنْتُ مِثْلُ
 علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے تم میرے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ سے میں نے خلیفہ ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے سچ ہے اور مروی ہوئی یہ سند سے نہیں
 نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی سند صحیحہ اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت ہے یہ غریب بھی جاتی ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

مناقب عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

مناقب عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

فرمایا تو اس سے سرگوشی کرتا ہے اور اکیس ہجرت سے اڑ گیا اور ظالم لوگ اپنے زیرِ غرض جب انکو و حدیث یاد آئی اپنی سواری جنگ سے پہری اور اسی سے ہزار
راہ میں ایک شخص نے انکو شہید کیا غرض صحابہ میں جو اختلاف اور قاتل باہمی ہوا ہے وہ برابر تھا و ہا و مجتہد کو خطا میں ہی ایک نواب سے پس ہرگز وہاں لوگ
تاکل میں نہیں بلکہ سب مروج و منقول و مرقوم ہیں رضی اللہ عنہم و رضو عنہ **مناقب عبد الرحمن بن عوف** رضی اللہ عنہ عوف بن عبد عوف بن الزہری رضی اللہ عنہ
اللہ عنہ **مناقب عبد الرحمن بن عوف** رضی اللہ عنہ عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوہ
فی الجنة و عمر فی الجنة و عثمان فی الجنة و علی فی الجنة و طلحة فی الجنة و الزبیر فی الجنة و عبد الرحمن بن عوف فی الجنة و سعد بن ابی وقاص
فی الجنة و سعید بن زید فی الجنة و ابی عبیدة بن الجراح فی الجنة ترجمہ روایت عبد الرحمن عوف سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ابوہ کبر حنت
میں ہیں اور عمر حنت میں ہیں اور عثمان حنت میں ہیں اور علی حنت میں ہیں اور طلحہ حنت میں ہیں اور زبیر حنت میں ہیں اور عبد الرحمن بن عوف حنت میں ہیں
اور سعد بن ابی وقاص حنت میں ہیں اور سعید بن زید حنت میں ہیں اور ابی عبیدة حنت میں ہیں یعنی یہ دسوں جنتی ہیں اور انہیں کو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں
ف روایت ہے ابو سعید کہ کڑا ہا انہوں نے عبد الغزیز بن محمد کے آگے انہوں نے روایت ہے عبد الرحمن بن حمید کہ انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن
سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز کا اور نہیں ذکر کیا اس میں عبد الرحمن بن عوف کا اور مروی ہوئی یہ حدیث عبد الرحمن بن حمید کہ انہوں نے
روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن زید کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے اس کے اور یہ صحیح ہے حدیث اول سے **عن** سعید بن زید فی کفر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عشرۃ فی الجنة ابو بکر فی الجنة و عمر فی الجنة و عثمان و الزبیر و طلحة و عبد الرحمن و ابی عبیدة
و سعد بن ابی وقاص قال حدیث ابوہ السبعة و منک عن العائشہ قال العائشہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہذا
الاخوة فی الجنة قال سعید بن زید بن عمر و بن فضال ترجمہ روایت ہے سعید بن زید سے کہ انہوں نے چند لوگوں میں بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا دس شخص جنت میں ہیں ابو بکر حنت میں ہیں اور عمر حنت میں ہیں اور عثمان اور زبیر اور طلحہ و عبد الرحمن اور ابی عبیدة اور سعد بن
ابی وقاص کہا روایت کی کہ ہرگز انہوں نے ان کو شخصوں کو اور چپ ہے دسویں پر ہر لوگوں کے کہا قسم دیتے ہیں ہم تم کو ایسا بالا اور دوسواں کو ان سے تو انہوں نے
کہا تھے مجھ کو تم ہی آدمی کہ ابوالاعور حنت میں کہا روایت ہے وہ سعید بن زید بن عمرو بن نعل بن **ف** سائب بن محمد سے کہتے تھے یہ زیادہ صحیح ہے حدیث
اسی **باب عن** عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول ان امرئ کما یتقین بغیرہ و کن یتقین علیک الا الصابرون قال
ثم یقول عائشہ فقرا لہ ابوہ ان من سلبک الجنة و زید عبد الرحمن بن عوف و قد کان و صل اذ و لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما یستقیم
یا زید النبی ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنی بیویوں سے کہ تمہارا کام ایسا ہے کہ مجھے تم میں اتنا
ہے کہ بعد میرے کہا ہو گا یعنی حال تمہارا اور نہ صبر کرے گا تمہارا ادائی حقوق اور خدمت میں مگر صابر بن کہا روایت ہے کہ ابراہیم المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ
کہ انہوں نے تیرے باپ کو سبیل جنت سے سیراب کر ہی مراد تھی تبیں عبد الرحمن بن عوف کو اور انہوں نے سلوک کیا تھا حضرت کے بعد چونکہ سارے ایسے مال ہی جو چاہے
ہرگز کہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب **عن** ابی سلمۃ ان عبد الرحمن بن عوف و اوصی بجدہ یقۃ کما ہا تھا المؤمنین و یعت یا زید کما لہ الف
ترجمہ روایت ہے ابی سلمہ سے کہ عبد الرحمن بن عوف نے وصیت کی کہ میری مالیات کی ہا کہ کجا شاید حدیث اول میں دنیا اور اس حدیث میں دوسرے
مراد میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب **مناقب ابی انصاف سعد بن ابی وقاص** رضی اللہ عنہ و انہوں نے وقاص مالک بن نویر
مناقب سعد اور کنیت ابی ابی بن عوف و وقاص کا مالک ہے وہ بھی میں و یہ **عن** سعد بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
اللہم اشجع لہ بعد اذ عاک ترجمہ روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ منزل سکھ و عاکو ہے تجھے و عاکری **ف** مروی ہوئی یہ حدیث پہلے انہوں نے
روایت کی تیس کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ منزل سکھ و عاکو ہے تجھے و عاکری **باب عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا
خانی فلان فی فراخا ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ کہ رسول تو ہی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا یہ کہ اسوں میں ہلا کوئی دیکھا مجھ پنا اسوں نے جیسے کہ اسوں میں ایسا کہ

اور وہ ایک سائب تھا کہ لوگوں میں سی ہو کر آیا اور عبد اللہ بن زیاد کے جنھوں میں تھوڑی دیر گھسار باہر نکلا اور چلا گیا اور غائب ہو گیا پھر لوگوں نے کہا کہ کیا
 آیا اور پھر گھسار پھر تین بار گیا اور بار بار یہ میخوڑ تھا اس کے منہ پر اس کا کھار کے واسطے **ف** یہ حدیث حسنہ ہے **عن** **عبد اللہ بن مسعود** **رضی اللہ عنہ** قال سالت النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ما لی بہ عہد منذ کذا کذا فقلت متی فقلت لھا عینی فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصبحی
 معہ المغرب واسأله ان یتغفر لی والک فالتیبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصليت معہ الغر فصلی حتی صلی العشاء ثم انصرفت فبتعنتہ فہم صو
 قائل من ہذا حدیثہ قلت نعم قال ما حاجتک عنہ لک ولما یتک قال ان ہذا ملک لولیلہ لا دھن وط قبل ہذا واللیلۃ استاذن ربہ ان
 یتسکرم علی ولید یشر فی بان کا حۃ سیدکۃ نسا اھل الجنۃ وان الحسن والحسین سیدنا شباب اھل الجنۃ ترجمہ دیتے ہیں کہ کہہ دیا کہ مجھے یہ
 بات کہہ دو کہ حدیث میں کب آیا کہ اسے میں کہا اتنی روزوں کے میں کوئی حاضر کیا وقت مقرر نہیں لینے اگر غیر حاضر رہا ہوں تو وہ مجھے بہت ظاہر میں کریں
 کہا اب جانی دو میں جنس کے حدیث میں حاضر ہو کر غریب کے ساتھ بیٹھو گا اور حضرت کے سوال کر دگا کہ میرا اور تمہاری اپنی مغفرت الین میں ہیں ان کے پاس حاضر ہوا
 اور غریب کے ساتھ بیٹھ کر ہر آپ نوافل پڑھتے رہے یہاں تک کہ عشاء پڑھے اور کوئی اور میں لکے ساتھ چلا سیکر آواز سنئی اور فرمایا کون خلیفہ میں نے کہا جی فرما
 تمہارا کیا مطلب ہے مجھے تم کو دعا دے دو اور ہماری ناکو اور فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا کہ زمین پر کبھی نہ اترا تھا انکی بات سننے بارت انکی یہ کہ مجھے سلام کرے اور شہادت
 دی کہ ظاہر میں درج ہے کہ تو نے جو اس حسن و حسین و مراد میں جس کے جو انوکے لینے جو دنیا میں جو ان تہی **ف** یہ حدیث حسنہ ہے غریبے نہیں جانتے ہم
 اس کو گمراہی کے روایت ہے **عن** **البراء بن رزوق** **رضی اللہ عنہ** قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انصر حسانا وحسانا فقال اللہم انی ارجوہما فارجوہما ترجمہ دیتے ہیں
 ہمارے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا حضرت امام حسن اور امام حسین کو اور کہا کہ یا اللہ میں انکو دوست رکھتا ہوں تو یہی انکو دوست رکھے **ف** یہ
 حدیث حسنہ ہے صحیحہ **عن** **ابن عباس** **رضی اللہ عنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحزن من علی علیہ السلام فقال رجل نعم انک ربک رکبت
 یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم انک اکیہم ہو ترجمہ دیتے ہیں کہ ابن عباس کے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں بن علی کو اپنے کہ نبی پر لے ہوئے
 سو ایک شخص نے کہا کیا خوب سوار بنائی تو نے اسی لشکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سوار بنی کیا خوب ہے **ف** یہ حدیث غریبہ نہیں جانتے ہم اس کو گمراہ
 سند سے اور مزید میں صلح کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے سبب سے حفاظت کے **عن** **البلدین** **عزیز** قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واضع الحزن
 بن علی علی عاتقہ وهو یقول اللہم انی ارجوہ فارجوہما ترجمہ دیتے ہیں کہ ابن عباس نے انہوں کو کہا دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ حسن بن علی کو اپنے
 کہ ہے پر لے ہوئے اور فرماتے تھے یا اللہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں تو یہی اسکو دوست رکھے **ف** یہ حدیث حسنہ ہے صحیحہ **مناقب اھل بیت**
بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناقب اہل بیت **عن** **جابر بن عبد اللہ** قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم فی حجۃ یوم عرفة وهو علی ناقہ القصواء یحلب فیمنعہ یقول یا ایھا الناس انی ترکت فیکم من ان احدکم یرہ کن یصلوا لکما جاء اللہ
 وعزلی اھل بیتی ترجمہ دیتے ہیں کہ جابر بن عبد اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو میں عرفہ کے اور دو اپنی اونٹنی پر تھے جکا نام قسوی تھا اور خطبہ
 پڑھتے تھے سو سنا میں کہ فرماتے تھے اسی چیز جو کہ بتا ہوں کہ جب تک تم اسے کہنے دو کہ کہیں گمراہ نہ ہو کہ ایک کتاب اس کے
 دوسرے مرتبہ اہل بیت انہی **ف** اس میں ابن ابی ذر اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور زید بن اسدی ہی روایت ہے یہ حدیث حسنہ ہے صحیحہ اس سند
 سے اور زید بن اسدی میں بیان اور کئی اہل علم نے دیکھے ہی مترجم تو پیشی فی کہا کہ حضرت کسی منی میں سلیم حضرت فرما دیا کہ اس اہل بیت میں اگر
 صلح ہو گا کہ قصو اس اہل نسل اور بی بیان اور قرآن مجید الی میں دیکھتی ہے صحیحہ ہے انکی محبت رکھنا اور انکی حرمت کی حفاظت کرنا اور انکے دیانت پر
 عمل کرنا اور انکے اقوال میں سے عقائد کرنا اور یہی صلح کتاب سے کہ اسکی حرمت کا رکھنا اور یہ عمل رکھنا اور کو بجالانا اور نواہی سے باز رہنا **عن** **عمر**
 ابن ابی سلمہ **رضی اللہ عنہ** قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما یرید اللہ لیدھب عنکم اھل البیت
 یطہرکم تطہیرا فی بیت اقرسلہ فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ وحسانا وحسانا لجلالہم **بیت** **و** علی خلف ظہرہ ورجلہ کما یرہ

صاحب المناقب

اسے ایذا ہوئی یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے **عن** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ أَحَبَّ النَّبَاؤِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَبَنُ الرَّجُلِ عَلَى قَالَ
 أَبُو هُرَيْرَةَ مَعْنَى مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِمْ تَرْجِمَهُ رَايَ بَرِيَّةً كُرَّ نَهْوُهَا كَمَا سَبَّكَ زَيْدٌ بَارِي عَمْرُوتٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ تَبْنِي أُمُّهُ وَبَنِي هُرَيْرَةَ
 ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ لِيُخْبِرَ عَنْ بَيْتِهِمْ **ف** یہ حدیث حسنہ غریبہ نہیں جانتے ہم اسکو گرا سی سند **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ بَيْتَ أَبِي جَبَلٍ فَلَمْ
 ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِثِّي يُؤْخِرُنِي كَأَذَاهَا وَيُصِيبُنِي مَا نَصَبَهَا تَرْجِمَهُ رَايَ بَرِيَّةً كُرَّ نَهْوُهَا كَمَا سَبَّكَ زَيْدٌ بَارِي عَمْرُوتٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ تَبْنِي أُمُّهُ وَبَنِي هُرَيْرَةَ
 علی نے ذکر کیا ابی جبل کے رکے سے بلکل کا اور بنی علی امہ کو غیر ہونچی اور فرمایا آپ کے کہ فاطمہ میرا جگر گھر ہے اذیت دیتی ہے مجھے جیسے جیسے اذیت دی اور تپ بنی علی
 ہے مجھے جیسے تپ بنی علی **ف** یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے اسطرح کہا ابوبکر کہ روایت ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الزبیر اور کسی لوگوں نے
 کہا روایت ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں صحیحہ ہے اور رجال سے کہ ابن ابی ملیکہ نے دونوں روایت کیا ہوا سکوا اور وایتے عمر بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے
 انہوں نے مسور بن نضر سے روایت کی کہ **عن** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحُسَيْنَ وَالْحُجَّاءِ النَّخْرُ وَبِ
 لَيْنٍ حَارِبُهُمْ وَلَكِنْ سَأَلْتُمْ تَرْجِمَهُ رَايَ بَرِيَّةً كُرَّ نَهْوُهَا كَمَا سَبَّكَ زَيْدٌ بَارِي عَمْرُوتٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ تَبْنِي أُمُّهُ وَبَنِي هُرَيْرَةَ
 اسے جسے تم روادنے والا ہوں اسے جسے تم **م** **ل** **و** **ف** یہ حدیث غریبہ نہیں جانتے ہم اسکو گرا سی سند ابوبکر مولی ام سلمہ کے کہہ کر عرف نہیں **عن**
 أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةُ كُنَّا مَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ هَذَا أَهْلُ بَيْتِي وَحَاضِي أَهْذِبْ عَنْهُمْ الشَّيْءَ
 وَطَهِّرْهُمْ طَهْرًا فَقَالَ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ تَرْجِمَهُ رَايَ بَرِيَّةً كُرَّ نَهْوُهَا كَمَا سَبَّكَ زَيْدٌ بَارِي عَمْرُوتٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ تَبْنِي أُمُّهُ وَبَنِي هُرَيْرَةَ
 امام حسین اور علی اور فاطمہ پر پیر فرمایا امہ یہ لوگ میرے جگر والی ہیں اور خاص لوگ ہیں میرے تیرا کی نجاست دور کرے اور آپ کے کہے کو بخوبی بخیر طلاق خیر ہے
 عادت زلیہ سے دور کہہ سوا تم علیہ عرض کے کہ میں بھی انکے ساتھ ہوں اسی رسول اللہ کے آئے فرمایا تم خیر ہو **ف** یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے اور ابن ابی
 روا تو غیر صحیح ہے بسا بہین را با ہمین انس اور عمر بن ابی سلمہ را ابی ہریرہ سے ہی روایت کی **عن** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَبَّ سِتْرًا وَدَا
 وَهَذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِيَامِهِ وَهُوَ يَرَاهُ مِنْ فَاطِمَةَ بَيْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَأَنِّي إِذَا دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَيَّ هَاتِلًا
 وَأَجْلَسَ فِي عَجْرَةٍ كَأَنِّي دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَحَلِّهَا هَاتِلًا وَاجْلَسَتْ فِي عَجْرَةٍ فَلَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ فَاطِمَةَ
 فَأَكْبَتْ عَلَيْهِ هَاتِلَةً ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَهَكَذَا تَرَكْتِ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَتَحَنَّنَتْ فَقُلْتُ إِنَّ كُنْتُ لَا ظَنَّ أَنَّ هَذَا مِنْ عَقْلِ نِسَاءٍ وَأَذَاهُ
 مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ حِينَ أَكْبَيْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَعْتِ رَأْسَكَ فَبَكَيْتِ ثُمَّ أَكْبَيْتِ قَرَعْتِ رَأْسَكَ
 فَتَحَنَّنَتْ فَاحْكُمِي عَلَيَّ أَلَا قَالَتْ لَيْتَنِي إِذْ لَبِيتُ رَأْسَ أَخِي إِذَا مَنَيْتُ مِنْ وَجْهِهِ هَذَا فَبَكَيْتِ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَبِي إِسْرَافِيلَ أَهْلًا خَوْفًا قَامَ هَذَا وَجْهِ تَحَنَّنَتْ
 تَرْجِمَهُ رَايَ بَرِيَّةً كُرَّ نَهْوُهَا كَمَا سَبَّكَ زَيْدٌ بَارِي عَمْرُوتٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ تَبْنِي أُمُّهُ وَبَنِي هُرَيْرَةَ
 فاطمہ سے زیادہ جو مہی ہیں آپ کی اور حضرت کے یہ عادت تھی کہ جب وہ آئیں آپ انہیں کہہ کرے کہ میرے محبت کی راہ سے اور کہا ہوسکتے اور اپنی نگاہ میں مہبت اور حضرت کے
 جب انکے پاس تشریف لے دے اپنی جگہ سے اٹھ کر مہی ہوتیں اور ہوسکتیں اچھا اور مہبتیں انکو اپنے نگاہ میں ہر جب حضرت سے کہہ کر حضرت فاطمہ میں اور آپ کے کہہ کر
 اور ہوسکتا اچھا پھر اپنا سر اٹھا یا اور رونے لگیں ہر آپ پر گرین اور سر اٹھا کر شہے لگیں سوچے تو میں جانتی تھی کہ یہ سب عورتوں کے زیادہ عقل والی میں گرا کے شہے
 پر بھی کہ وہ بھی آخر عورت ہے تو میں نے یہ کونسا موقع شہے کا ہے ہر جب حضرت کے وفات ہوئی میں نے اُسے پوچھا کہ کیا سب تھا اسکا کہ میں نے تلو کہہ کر تم گرین
 حضرت پر اور سر اٹھا کر رونے لگیں ہر گرین اور سر اٹھا کر شہے لگیں انہوں نے کہا میں نے حضرت کے حلوہ میں یہ سید پشیا یا کہ انتقامی را زار چکان سب نہیں بات یہی
 کہ پیچے اپنے مجھے خبر دی کہ اٹھا تھا حال ہونے والا اس مرض میں ہر مجھے خبر دی کہ انکے کہہ دھون میں سب اول میں نے لگوئی ہوا میں نے شہے **ف** یہ
 حدیث حسنہ غریبہ ہے اس سند اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت عائشہ سے **عن** جُبَيْرِ بْنِ مُغَيْلٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَائِشَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ لَنَا كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجَاهَا كَانَا مَعَهَا مَعًا رَايَ بَرِيَّةً كُرَّ نَهْوُهَا كَمَا سَبَّكَ زَيْدٌ بَارِي عَمْرُوتٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ تَبْنِي أُمُّهُ وَبَنِي هُرَيْرَةَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْلَمَهُ كُلُّ أَحَدٍ مِنْ ذَاتِ الشَّلَاكِسِ قَالَ فَأَيُّهُنَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ النَّاسُ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مَنْ مِنْ رِجَالِي قَالَ أَبُو هَارِثٍ عَمْرٍو
 عاصم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکر پر امیر کیا اور انہوں نے کہا جب میں ان کو میں عرض کے یا رسول اللہ کو شخص زیادہ پیارے یا نبی فرمایا عائشہ سے عرض
 کے مردوں میں فرمایا اکابر اپنے ابو بکر **ف** یہ حدیث حسن ہے ترجمہ **ع** عمرو بن العاص انا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب الناس إلي قال
 عائشة قال من الرجال قال أبو هارث ترجمہ **ر** عاصم کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون شخص آپ کو بیش از حد زیادہ پیارے ہے
 فرمایا عائشہ انہوں نے عرض کے مردوں میں اپنے فرمایا اکابر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سی اس میں کے روایت کے کہ وہ قیس کے روایت کرتے ہیں **ع**
 التبر بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فضل عائشة على النساء كفضل الفرد على سائر الطعام ترجمہ **ر** ابن بن مالک سے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فضیلت عائشہ کی سائر عورتوں پر ایسے ہی جیسے فضیلت گوشت اور دلی کو تمام کھانوں پر **ف** یہ حدیث حسن ہے
 اور ابی موسیٰ سے ہے روایت ہے **ر** عاصم بن محمد سے اور عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عمر کی کہیت ابو طلحہ لا انصاف لرجل اور وہ فقہ ہیں **ع** عمرو بن غالب ان
 رجلاً قال من عاتق عبد عمار بن ياسر قال اعزبت مقبوحاً مقبوحاً اني خذت حبيبة رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ **ر** عاصم کہ ایک
 شخص نے عمران یا کھر کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کچھ کہا تو عمار نے فرمایا جان دو بدتر تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو ایذا دینے **ف** یہ حدیث
 ہے صحیح ہے **ع** عبد اللہ بن زیاد لا سئل قال سمعت عمار بن ياسر يقول هي زوجة في الدنيا ولا خيرة في الآخرة ترجمہ **ر** عاصم کہ عمار بن عبد الرحمن
 زیاد سے کہ کیا عائشہ عمار بن یاسر کو کہتے تھے کہ وہ نبی ہیں اور نبی کے دینا اور نبی کے نبی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا **ف** یہ حدیث
 حسن ہے صحیح ہے **ع** انس قال قيل يا رسول الله من أحب الناس إليك قال عائشة فكل من الرجال قال انبيها ترجمہ **ر** عاصم کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ
 سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کون زیادہ پیارے آپ کو ان میں اپنے فرمایا حضرت عائشہ لوگوں کے عرض کے کہ مردوں میں اپنے فرمایا عائشہ ابو بکر
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سی اس میں کے روایت کے متبر محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین میں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو رتبہ عالی عنایت
 فرمایا کہ قرآن عظیم شان میں سورہ نور ان کی برائی سے نوری نور کیا کہ قیامت تک برات اور طہارت ان کی بلکہ سائر اہل بیت کی حفاظت اور ان کی زیارت صلوة و
 خطاب میں پڑھی جاتی ہے اور اسی ہی علماء اسلام نے فرمایا کہ طاعن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کافر مرد و کافر سنی کہ وہ منکر قرآن ہے اور اللہ تعالیٰ نے
 آپ کو کمال نفع اور زہد و ورع و تقویٰ عنایت فرمایا تھا اور بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مرت مدینہ کا صحابہ انہی احادیث رسول کی سماعت
 اور ابی ہریرہ سے حضرت کے سب زیادہ کثیر روایت ہیں اور صحابہ کو جو اشکال پیش ہوتا آپ کے پاس اس کا غرض نہ تھا اور فوراً وہ شکر علیہ صل جوا جی خلیل
 عنابر خوار **فضل خديجة رضي الله عنها باب بجزئی سعدنا کی فضیلت میں عن عائشة قالت ما عرفت علي احد من**
انوار النبي صلى الله عليه وسلم ما عرفت علي خديجة وكلني ان اكون اذكر كنهها وما ذالك الا لذكر فضل رسول الله صلى الله عليه وسلم لها وان كان
ليدبر الشاة فينتبر بها صدامي خديجة فيدبرها ترجمہ **ر** عاصم کہ حضرت عائشہ سے کہ انہوں نے کہا ان اشکال مجھ کی نبی پر نہ آیا حضرت کی بی ہریرہ سے
 جتنا خیر رضی اللہ عنہا پر رشک تیار کیا حال ہوتا میرا کہ میں ان کو اپنی اور رشک کا سبب سمجھتا تھا بجز اسکے کہ حضرت کو مادیت کرتے تھے اور میری فوج کرتے
 تھے اور وہ ہونڈ و ہونڈ کر خدیجہ کے دستوں کو ہر دیتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **ع** عائشة قالت ما عرفت
 امرأة لاحد من خديجة وما تزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم الا بعد ما ماتت وذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نذرنا هابيت
 في الخبة من قصب لا يحب فيه ولا نصب ترجمہ **ر** عاصم کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا ان اشکال مجھ کو کسی پر نہ آیا جتنا میرا پراد میرے تو
 حضرت جب مجھ کو کیا تھا کہ رہا تھا ان فرما چکے تھیں اور رشک کا سبب یہ تھا کہ حضرت ان کو بشارت دی ایک لڑکی جو ایک مہولی سے بنا ہوا ہے نہ اس میں
 علی غبار ہے نہ ناز و تکلف **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ع** علي بن ابي طالب يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خديجة ايتها
 خديجة بنت خويلد وخبرني ما مررت بفت عثمان ترجمہ **ر** عاصم کہ حضرت علی سے کہ انہوں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ

کوئی اپنے ہاتھ کی پھینکنا ہی اور فرما کہ انصار کے سب گہروں میں خیر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور وہی پہلی یہ حدیث حسن ہے اور کچھ میں ابی سید
 ساعدی سے روایتی علی علیہ السلام سے **عَنْ** اَبِي سَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورٍ لَا نَصَارَ دُورُهُ دُورُ أَبِي الْخُبَيْرِ ثُمَّ دُورُ أَبِي
 عُبَيْدٍ ثُمَّ دُورُ أَبِي الْحَارِثِ ثُمَّ دُورُ أَبِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ لَا نَصَارَ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ
 عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ رَجَعُوا إِلَيْكُمْ **و** ابی سید ساعدی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے سب گہروں میں خیر ہے کہ میں پہلے
 عبدالاشہل کے پہرے ہیں اس حارث بن الخزرج کے پہرے ہیں ساعدی کے اور سب گہروں میں انصار کے خیر ہے سو سعد کہا میں کہتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیشک آپ ہی
 دیکھ ہم راہ لوگوں کو تو لوگوں نے انہی کہا کہ انکو بھی تو فضیلت دی گئی بہت لوگوں پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابی سید ساعدی کا نام ابی مالک بن ربیعہ ہے
عَنْ سَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورٍ لَا نَصَارَ دُورُهُ دُورُ أَبِي الْخُبَيْرِ ثُمَّ دُورُ أَبِي الْحَارِثِ ثُمَّ دُورُ أَبِي سَاعِدَةَ
 کہ انصار کے سب گہروں میں بہتر دُورِ انصار کے گہروں میں **ف** یہ حدیث غریبہ ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورٍ لَا نَصَارَ
 دُورُهُ دُورُ أَبِي الْخُبَيْرِ ثُمَّ دُورُ أَبِي الْحَارِثِ ثُمَّ دُورُ أَبِي سَاعِدَةَ جَابِر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالاشہل کے ہیں **ف** یہ حدیث غریبہ ہے اس سند
 باب ما جاء في فضل المدينة باب مدنية نضيل من **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ
 يَوْمَ النَّصِيَةِ أَلْقَى كَاتِبُ عَبْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَوِي بَعْضُكُمْ قَوْصًا ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقَبِيلَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ
 إِنَّ بَرَاءَتَهُمْ كَانَ عَبْدًا وَحَلِيلًا وَدَعَا لَهْلَ مَكَّةَ بِالْبُرْكَ وَانَا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَدْعُوكَ لَا هِلَ لِدِينِي أَنْ تَبَارَكَ لَهُمْ فِي مَدِينِهِمْ وَصَلَّاهُمْ
 وَنَحْنُ بَابُكَ لَا هِلَ مَكَّةَ مَعَ الْبُرْكَ بَرَكَتَيْنِ ترجمہ دیتے حضرت علی کہم اللہ وجہہ کہا کہ کچھ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھیان کہ جب پہنچے ہم
 حوزہ قیامین جو نام ہے ایک مقام کا قریب مدینہ کے اور وہ محلہ تھامہ بن ابی وقاص کے وہاں فرمایا آپ نے کہ وضو کا بائی مجھے لا دو پہر وضو کے قبلہ رخ کہے ہوئے
 اور فرمایا کہ اب اس پر تیرا بندہ اور دوست تھا اور اُس نے دعا کی کہ واللہ کئے برکت کی اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں دعا کرتا ہوں مدینہ واللہ کئے برکت سے تو
 اُنکے درمیان میں اُس برکت سے دونی جو کہ واللہ ہے اور حرکت کے ساتھ دو رکعتیں اور بیٹے کہ واللہ کئے جو کئی برکت غایت کہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور
 اسباب میں عائشہ اور عبداللہ بن زید اور ابی ہریرہ روایت ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْتُنِي وَمَنْ لَيْتُنِي
 دُورُهُ دُورُ أَبِي الْخُبَيْرِ ثُمَّ دُورُ أَبِي الْحَارِثِ ثُمَّ دُورُ أَبِي سَاعِدَةَ جَابِر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گہروں میں میرے جہنم کے جہنم ایک باغ ہے جنت
 کے باغوں **ف** یہ حدیث غریبہ ہے حسن ہے اس سند روایت ہے محمد بن کامل مروزی نے ابیہوں عبدالغفر بن ابی حازم سے ابیہوں کثیر بن زید سے ابیہوں
 ولید بن بلح سے ابیہوں ابی ہریرہ ابیہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ میرے گہروں میں میرے جہنم کے باغوں سے اسی ہمدانی مروی
 سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ابی ہریرہ فرمایا ایک نماز میرے اس مسجد میں بیشہ ہزار نمازوں کے اور مسجد میں گھر مسجد امام یعنی مسجد حرام کے ایک نماز میرے مسجد ہزار
 نمازوں کے باوجود چنانچہ ذکر کیا اہلوان الملک ہے یہ حدیث صحیح ہے اور وہی پہلی ہے صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند ہی سوا کے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَطَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلَيْتَ بَعَا قَاتِي أَشْعَمَ لَنْ يَمُوتَ بِهَا **و** ابی سید ساعدی ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جس کو ملے کہ مدینہ میں سحر تو بہین سحر سلی کی میں شفاعت کرو گا اکی جو وہاں **ف** اسباب میں سیدہ بنت حارث بن علیہ سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن
 ہے صحیح ہے غریبہ ہے اس سند ابیہو غنیانی کی روایت ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْتُنِي وَمَنْ لَيْتُنِي
 قَالَ فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِكَ لَهُ هَذَا شِدَّةٌ عَلَى الْكُفَرِ مَا وَاقِيَ أَرْبَعًا خَيْرٌ لِي أَلَا أَرَى
 وَنَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ میں عمر سے روایت ہے کہ ایک مولاد اُلمی کہیں اور کہنے لگے کہ مجھ پرانہ کی گردش ہے اور میں تجھی ہوں کہ عراق کو جانوں ابیہوں کہنا نام
 کو نہیں جانتی تم کہ وہ زمین ہے حشر و نشر کے اور میرا ہی نام اوان سلی کی چن سنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو میرے مدینہ کی نفی اور
 ہو کہ پر میں اُسکا گواہ اور شہید ہو گا قیامت کے دن **ف** اسباب میں ابی سید و غنیان ابن زید اور سیدہ سلمیہ سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریبہ

نصف

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرُ قَوْمٍ مِنْ قَوْمٍ لَا يَسْلَمُونَ حَرَامٌ الْمَدِينَةُ تَرْجُمُهُ رَأَيْتُمُ ابْنَ بَرٍّ كَفَرًا بِرَسُولِ خَدِيعَةَ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ شَرُّ رَجُلٍ سَبَّ أَخِيهِ مِنْ جَوْدِرَانِ بَوَّكَاءَ وَدُنِيَّةٍ **ف** يَهْدِي حَسَنٌ غَرِيبٌ نَهْنِمْ جَانِمْ بِمِاسِكُو كَرَادِهِ رَأَيْتُمْ كَدَّ مَشْهُمٍ رَوَيْتُمْ
 كَرْتُمْ مِنْ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَاعْلَمُوا أَنَّ عَرَفَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَيْسَ بِمَعْنَى فَلَمْ يَجِبْ لَكَ عَرَفَةَ فَقَالَ أَلَيْسَ بِمَعْنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَدِينَةَ
 كَالْكَافِرِ يَتَّقُ جَدُّهَا وَتَضَعُ حَبْلَهَا تَرْجُمُهُ رَأَيْتُمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كُنَّا نَسْتَعِزُّ بِرَسُولِ خَدِيعَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ
 أَوْ عَرَفَةَ كَلَّ جَبَلُ بَنِي حَبِشَةَ بِمَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ
 سَوْفَ يَأْتِي مَدِينَةَ بَنِي حَبِشَةَ سَبِي وَدُرُّ دِيَارِ بَنِي حَبِشَةَ كَرَاتِيَا سَبِي كَرَاتِيَا سَبِي كَرَاتِيَا سَبِي كَرَاتِيَا سَبِي كَرَاتِيَا سَبِي كَرَاتِيَا سَبِي كَرَاتِيَا سَبِي كَرَاتِيَا سَبِي
 دَلِيلُهُ **ف** اسبابہن الی ہر سہ ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ كُنَّا نَدْعُو الرِّبَاءَ نَرْجُمُ الْمَدِينَةَ مَا نَدْعُوهَا
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ لَابَنِيَّاهُ حَرَمٌ مَكَّةَ وَفِي حَرَمِ مَكَّةَ لَابَنِيَّاهُ تَرْجُمُهُ رَأَيْتُمْ ابْنُ بَرٍّ كَفَرًا بِرَسُولِ خَدِيعَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ
 زَمِينِ نَابِتٍ أَوْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 مَتَمِّحٌ مَحْمُودٌ أَوْ مَقْتَدِرٌ كَابِي غَرِيبٌ كَدِينِي سَبِي حَرَمٌ جِيسَا كَدِينِي سَبِي حَرَمٌ جِيسَا كَدِينِي سَبِي حَرَمٌ جِيسَا كَدِينِي سَبِي حَرَمٌ جِيسَا كَدِينِي سَبِي حَرَمٌ جِيسَا
 أَوْ ابْنِ سَبَّحَانٍ بَنِي حَبِشَةَ أَمْرٌ أَوْ بَنِي حَبِشَةَ حَرَمٌ مَدِينَةُ كَابِيَا نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ
 طَلَمٌ كَدِينِي سَبِي حَرَمٌ مَدِينَةُ كَابِيَا نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَسَا كَدِينِي سَبِي حَرَمٌ مَدِينَةُ كَابِيَا نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ
 أَوْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ
 قَالَ ابْنُ اللَّهِ أَوْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ
 فَرَمَا كَدِينِي سَبِي حَرَمٌ مَدِينَةُ كَابِيَا نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ
 اسكوكو فضل بن موسی روایت ہے اسكوكو روایت ہے اسكوكو روایت ہے اسكوكو روایت ہے اسكوكو روایت ہے اسكوكو روایت ہے اسكوكو روایت ہے اسكوكو روایت ہے اسكوكو روایت ہے اسكوكو روایت ہے
 الْمَدِينَةُ وَنَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ
 بَوَّكَاءَ وَدُنِيَّةٍ أَوْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ
 مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَمَا كَدِينِي سَبِي حَرَمٌ مَدِينَةُ كَابِيَا نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ
 بن حدیث کہ انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حوزہ کی ایک بڑی عورتی اور فاطمہ کے گھر میں آکر کھانا کھا کر پھر ان کے گھر میں آکر کھانا کھا کر پھر ان کے گھر میں
 اگر میں نکال دیتا تو بڑا عجیبہ سے باہر نکلتا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ كُنَّا نَدْعُو الرِّبَاءَ نَرْجُمُ الْمَدِينَةَ مَا نَدْعُوهَا
 نے ابی ہریرہؓ سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے عبدالمذہب بن عدی بن حمراسی سے کہا کہ میں نے یہ حدیث سنی ہے
 مذکور ہے کہ انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے عبدالمذہب بن عدی بن حمراسی سے کہا کہ میں نے یہ حدیث سنی ہے
 مَا كُنْتُ عَمِلُهُ تَرْجُمُهُ رَأَيْتُمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كُنَّا نَسْتَعِزُّ بِرَسُولِ خَدِيعَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ يَوْمَ نَزَلْنَا مِنْ مَدِينَةِ
 کھانسی تو میں ساترے کہیں نہ رہتا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے **باب فضل العرب** کے فضیلت میں

اسكوكو فضل بن موسی

اسكوكو فضل بن موسی

عن سلمان قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا سلمان لا تبغضني ففارقت بينك قلت يا رسول الله كيف أبغضك وبك هذا في الله قال
بعض العرب يبغضني ترجمہ ہے سلمان کہا کہ مجھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اس سلمان نہ بغض نہ کر مجھے کہ تیرا دین ہمارے جانازے میں ہے عرض کیا کہ یا رسول
 میں آپ کو نہ بغض کہوں گا اور آپ کی سبب اللہ مجھے ہدایت کی فرمایا جب تو بغض رکھ گیا عرب تو بغض رکھ گیا مجھے **ف** یہ حدیث صحیح غریب نہیں
 جلتے ہم اسکو گرا لی بدشجاع بن ولید کی روایت ہے **عن عثمان بن عفان** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غش العرب لم يؤيد حل في شفاعتي
 وكرهتلكه مؤذني ترجمہ ہے عثمان بن عفان ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو خیانت کرے عرب سے نہ داخل ہرگز میرے شفاعت میں نہ اور بغض نہ ہوگی
 اسکو محبت سے **ف** یہ حدیث غریب نہیں جلتے ہم اسکو مگر حصین بن عمر حمصی کی روایت ہے کہ وہ بخاری سے روایت کرتے ہیں اور حصین محدثین کے نزدیک کچھ تو
 نہیں **عن محمد بن ابی ذر** عن ابن عباس قال كانت أم الحري تراءى أمات أحد من العربيا شتد عليها فقيل لها اننا نراي أمات الرجل من العربيا شتد
 عليها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال محمد بن ابی ذر عن ابن عباس قال شتد على العرب قال محمد بن ابی ذر عن ابن عباس قال شتد
 قال ترجمہ ہے محمد بن ابی ذر کہ انہوں نے روایت کی اپنی اس کہ انہوں نے کہا حری کی ہاکا یل تھا کہ جب عرب سے کسی کو مارتا تھا تو کو نہایت غم ہوتا تھا لوگوں نے
 کہا ہم سمجھتے ہیں کہ جب کسی نے عرب سے نہ ہو کر نہایت غم ہوتا ہے انہوں نے کہا میں سناتی ہوں کہ وہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی
 قریب ہونے کی نشانی ہے عرب کا غم نہ ہونے میں ابی ذر کہنے والے ہیں **ف** یہ حدیث غریب نہیں جلتے ہم اسکو مگر سلمان بن حرب کی روایت ہے **عن**
أمر شريك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليقرب الناس من الدجال حتى يلحقوا بالحيال قال أم شريك يا رسول الله وأين العرب يومئذ
 قال هم قليل ترجمہ ہے امر شریک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ بہا کیسے دجال سے یہاں تک کہ کو بہتا سنیں جادہ کی شریک نے عرض کیا کہ
 یا رسول اللہ عرب اس دن کہاں ہوں گے آپ نے فرمایا وہ آمنون بہت کم ہوں گے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیحہ غریب **عن** سمور لا بن جندب أن رسول
 الله صلى الله عليه وسلم قال ساء أبو العرب وياؤ أبو الروم وحاتم أبو العيش ترجمہ ہے سمور بن جندب کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساء
 عرب کے اور ایت روم کے اور عام مشرک کے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ایت کو بافت میں تار شتد سے اور قیث ہی کہتے ہیں **فی فضل العجم** **ابن عمر**
 کی فضیلت میں **عن ابن عمر** يقول ذکرنا أن أبا عامر عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا يهضر
 أبو بعضهم وأبو مولى يهضر ترجمہ ہے ابی عمر کہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عمر کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا مجھے ان کے بغض کا ریا داروں سے
 بہ نسبت تھا **ف** یہ حدیث غریب نہیں جلتے ہم اسکو گرا لی بکر بن عیاش کے روایت ہے اور صالح و مہیشہ میں مہرا کے مولیٰ ہیں عمرو بن حرث کے **عن**
ابی هريرة قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم حين أنزلت سورة الجمعة فلقاها فلما بلغوا آخرة من سورة الجمعة قال له رجل يا رسول
 الله من هؤلاء الذين لم يلقوا بك يومئذ قال وسلمان الفارسي فينا قال فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على سلمان فقال والذين فلقوا
 بك لو كانوا يمان بالقرآن لكانوا رجالاً من هؤلاء ترجمہ ہے ابی ہریرہ کہ انہوں نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب سورہ مجملہ تری سوچ رہا اسکو آپ نے
 یہ جب پہنچا آپ نے آجرتیں منہم لکھا لیکن پھر میں نے اور لوگ جو ابی نے نہیں لکھے ایک شخص نے چاہا یا رسول اللہ اگر کوں لوگ ہیں جو ابی سے نہیں لکھے آپ نے کچھ
 نفرمایا اور سلمان فارسی سے کہہ دیا ہے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا کہ قسم ہے اسکی کہ میری جان لکھے ہاتھ میں ہے اگر ابی شریا میں لکھا جاتا تو اتر
 لاتے اسکو چند لوگ انہیں کے لئے فارسی کے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور کسی سند صحیح ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ترجمہ ہریری آیت
 سورہ مہمہ میں ہے **هو الذي بعث في الامم نبيا رسولا منهم يتلوا عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلال مبين** **ف** ابی ہریرہ نے فرمایا
 منہم لکھا لیکن پھر میں نے وہ اللہ اس کی کہ کہا یا رسول اللہ میں نے ایک رسول انہیں کا کہہ دیا ہے ان پر اتین اسکی ہر ایک کہتے ہیں انکو
 اور کہا تاہم انکو کتاب حکمت اور تہی دوائے پیدا البتہ صریح مگر کسی میں اور اور لوگ ہیں کہ ابی امین نہیں ملی اور وہ زبردست حکمت والا ہیں اس آیت میں
 ثبات می کہ ایک اور لوگ صحابہ انکو ملیجے اور دین کی تائید میں ان کے شریک ہو گئی ہیں حضرت نے فرمایا کہ وہ لوگ جسکی آیت میں ثبات ہی ہے ہر ایک کہ

نقل عن

اور کسی کو گونے یہ حدیث ہشام بن جعد نے انہوں سے سنی ہے انہوں نے اس پر کہ انہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم سے ابی عامر کے نزدیک مانہ جو ہشام بن جعد سے روایت کی
 آخر سند مک و الحمد للہ رب العالمین وصلواتہ وسلمہ علی سیدنا محمد و آلہ الطاہرین **کتاب العلل یہ کتاب حدیث**
علتون اور لونیو کی حج و تعدیل میں و خبری کہ کو روئے انکو قاضی ابو عامر زوی اور شیخ عوی اور ابو لطف و ان تینوں نے کہا کہ خبری کہو
 ابو جعد جانی نے انکو ابوالعباس محبوب نے انکو ابو عیسیٰ ترمذی نے مؤلف رحمہ اللہ علیہ کہ فرمایا انہوں نے جو کچھ اس کتاب میں ہے حدیث و سب ممول ہے اور
 مشک کیا ہی انکے ساتھ بعض اہل علم نے سواد و حدیث کے ایک حدیث ابن عباس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی نظر اور عصر دینہ میں اور غریب اور غنا بغیر خوف
 اور ضرر اور طہ کے اور دوسرے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا ہے کہ جب کوئی شراب پیو تو اسے مارا کو بہا کر پیے جو تہی بار تو اسے قتل کر دالو اور بیان کو دہی ہے
 علت دونوں حدیثوں کے کتاب میں متبرحم کتاب ہے کہ حج بغیر عذر حرام ہے جمہور کے نزدیک بلکہ جعفر فارغین مذکور ہے بعض اہل علم کہ اس پر اجماع ہے یعنی حرام وہاں جمہور
 میں الصلوٰۃ میں کا بغیر حج کے حج عیسے اور بعضوں نے جواز اسکا بغیر عذر کے حضرت کے اور زمین میں بھی ثابت کیا اور روایت میں بھی ہے اور حال یہ کہ اس پر اجماع غریبی تو بھی ہے جمہور
 صحابہ و تابعین و اہل بیت اور علماء کرام کا تو بھی اور جعفر فارغین کا کہ حرام ہے حج بغیر عذر کے غرض اولہ ائمہ و جوب قیت پر اس قدر موجود ہیں کہ استیفاء اسکا
 کتاب میں ہے شواہد چنانچہ سند کا قاتل ہے ان الصلوٰۃ کا نہ علی المؤمنین کی یا جو جو تھا اور حضرت نے فرمایا کہ نماز کا ایک والے قسم ایک آخر فرمایا انکو
 میں نابین اور یہ حدیث کے نزدیک قرار دیا کہ امتداد جمعی جہلم میں ہو یہ حدیث وہ تہی ہے خبر پر ہے کہ خبر ہی معروف بلام وہاں ہو غرض الوقت یہاں مبتدا
 ہے اور یہ حدیث صحیح ہیں نابین میں اور یہ ہے جب فرمایا کہ دو دن نماز اس کے ساتھ پڑھے پس معلوم ہوا کہ وقت اپنی اوقات کی پیچیدگی اور انہی وقتوں میں
 مقصود ہے اور اس ہی قول اسکا کہ فرمایا وقت صلوٰۃ کثیر میں ہوا یا بعد از یہ کہ ہے بیعت اور تا ما بعد صبح غرض صلوٰۃ اللہ علیہ علیہ سلمہ اوقات صلوٰۃ کو
 قرار دینا ایسا بیان کیا ہے کہ کسی بار دوا نہ ہے یہی پوشیدہ نہیں رہتا کہ انکے ائمہ علی الصلوٰۃ پر اور ترمذی رحمہ اللہ علیہ سے اس کتاب میں ابن عباس کے فرمایا
 روایت کیا ہے کہ جو دن نابین بغیر حج کے کسی دیکھا ہے وہ زمین آیا اگر اسکی سند میں غرض ہے اور حسین بن قیس اس سے کہ غلبہ نبی علی ہے اور وہ ضعیف ہے
 امام احمد وغیرہ نے اسکو ضعیف کہا ہے اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے اسکو صحیح حضرت عمر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے غرض میں ابو جعد کو لکھا کہ حج میں الصلوٰۃ
 بغیر عذر کے کہ اس سے اور میں اہل مجوز میں حج کے مطالبہ نبی حدیث ابن عباس کے ہے کہ اہانت میں وحی کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دینہ میں زمین سات آیا ہے
 رکعت طہ اور عصر اور مغرب اور عشا اور اویس نے کہا ہے کہ شاید یہ زمانہ شب بزمان میں ہو اور شیخ نے روایت میں کہ ابن کمان کہ انہوں نے کہ اپنے نظر میں تائید کے
 ہوا ہے یہ تین تھیں اور میں آج کے ہوا اور میں تھیں اور ایک تھیں کہ یہی ہے طہ اور عصر جمیعاً اور مغرب اور عشا بینا بغیر خوف و غم کی اور روایت کیا اسکو
 طہ نے فی اوسط میں اور کبیر میں اور ایک حافظ یثربی نے مجمع الزوائد میں ابن سوہب کے کہ حج کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طہ اور عصر اور مغرب اور عشا سہ لوگوں
 نے عرض کے تو اپنے فرمایا میں نے اسے کیا کہ تکلیف ہو یہ بہت پر اور بعض لوگوں نے جو اسکو ضعیف کہا ہے اسکی کہ میں ابن عبدالقدوس ہے تو تصنیف انکی ضرر نہیں
 اسے کہ ابن عبدالقدوس حجی محدثین کو کاکاسم کو تصرفی سی نظر سے کہ وہ غلط ہے روایت کرتا ہے اولیٰ تثنیٰ سے ہی اور اولیٰ غیر قاضی ہے باعتبار ما نحن فیہ کے صلی
 کہ اسکو کہ ضعیف ہے روایت نہیں کی بلکہ اعمش نے روایت کیا ہے عیسا کہ حافظ یثربی نے کہا ہے او تثنیٰ ہی قاض نہیں ہو سکتا جب تک کہ حدیث سے تجاوز نہ کرے
 اور تجاوز اسکا مقبر سے منقول نہیں باوجودیکہ بخاری اسکو صدوق کہا ہے اور ابو حاتم نے اباس باور یہ دونوں ہے امام میں حج و تعدیل کے اور اس پر یہ
 بزار نے ہی ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ معنون اسکا یہ ہے کہ حج کیا آنحضرت نے دنا زکوٰۃ دینہ میں بغیر خوف کے اور طحاوی نے روایت کیا ابو ہریرہ کے کہ حج کی رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے طہ اور عصر اور مغرب اور عشا کو اور وہ مسافر تھے اور ایک شخص نے ابن عمر سے کہا کہ آپ ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا کہ امت پر حرم ہوا اور روایت
 کیا اسکو مسلم نے ابن عباس کے کہ حج کیا طہ اور عصر اور مغرب اور عشا کو دینہ میں بغیر خوف اور طہ کے اور ترمذی بھی کہ بغیر خوف اور طہ کے اور اس روایت سے قول ابو ایوب
 کا وہو گیا ہے انہوں نے کہا تھا کہ شاید یہ زمانہ شب بزمان کا ہو اور امام احمد میں سے توبہ کہ انہوں نے کہا لفظ مطر میں حدیث میں وارد ہوا حالانکہ مسلم اور دیگر
 میں یہ لفظ صاف نہ کو ہے اور جب یہ حدیث ابن عباس کے جو ہری دیں ہے مجوز حج کی بغیر تعقید با عذر تجبہ حج طرق سے معلوم ہو گئی تو اب معلوم ہوا کہ چاہے کہ لفظ

جمع کائنات میں تاجہ پر دلالت کرتا ہے اور یہ ملت جمع تقدیم اور جمع صریح متین میں موجود ہے اگر ایک قمت میں دو صورتوں بائیں کو شامل نہیں
 ہو سکتا خدا خواہ انہیں ایک ہی مکتوب سے کہ فضل مثبت جمع اقسام پر اپنے علم نہیں ہوتا جیسے کہ مختصر الفہم اور اسکے شیخ میں ہر قسم کی ہی کا درجہ اس میں اور اگر
 کتب اصول میں کو کہہ اور جب یہ معلوم ہو گیا تو انہیں کوئی جمع متین نہیں ہو سکتا مگر دلیل اور روایت سنائی کی صاف والی ہے کہ جمع صریح صوری ہی چنانچہ
 سنائی میں ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ناز پر ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر اور صبا اور شام کی جیسے اور ناز کے آپ ہی نہیں میں اور تھیل کے عصر میں
 اور تاخیر کے مغرب میں اور تھیل کے عشاء میں اور اسکے بعد ہی جوابی انشاء میں عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے ابن عباس سے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ پہلے ملازمین تاخیر
 کی ہوگی اور دوسرے میں تقدیم تو انہوں نے کہا میں یہی گمان کرتا ہوں اور یہی تاخیر کی ہے روایت ابن مسعود کی ہے کہ اہلکار بخاری اور ابی داؤد اور سنائی
 اسکو نکالا ہے کہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ بھی پڑھی ہو آپ نے کوئی ناز غیقات میں گردن ناز کے جمع کیں آپ نے مغرب
 اور عشاء اور عصر میں اور ناز پر ہے آپ نے اس میں فجر کے قبل میقات اسکے کہ ابن مسعود نے اس میں مطلقاً نفعی کے جمع کی اور وہ کہنا ہے کہ وہ روز و لیل میں اور جب اسکے کہ وہ جمع مالہ میں
 کے واقعہ میں عرض یہ ہے کہ میں اس امر کے جمع بالمدنیہ جمع صوری ہی اور اگر حمل کرین اسکو جمع حقیقی پر تو ابن مسعود دونوں روایتوں میں ناقض لازم
 آویگا اور اگر ناقض سے جمع کی طرف حتی الامکان وجہ ہے اور ابن جریر کی روایت جو ابن عمر سے مروی ہے وہی اس امر کی صریح چنانچہ مروی ہے ابن عمر سے کہ
 نفعی ہمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تاخیر کرتے ہی ظہر میں اور تھیل کرتے ہی عصر میں اور دو کو جمع کرتے تھے اور تاخیر کرتے ہی مغرب میں اور تھیل کرتے ہی عشاء
 میں اور جمع کرتے تھے ان دونوں کو اور یہ وہی جمع صوری ہے اور ابن عمر ہی جمع بالمدنیہ میں صوری ہے جو وہی جمع بالمدنیہ میں صوری ہے جو وہی جمع بالمدنیہ میں صوری ہے
 ما قال المتبرج اور کہا اے یہی جمع بالمدنیہ ہے کہ جو ذکر کیا ہے اس کتاب میں مذہب فقہاء کا اس میں جو قول ہے سفیان ثوری کا تو اگر ہمیں سے روایت کیا
 ہے محمد بن عثمان کوئی نے انہوں نے روایکے عبد اللہ بن موسیٰ ہی انہوں نے سفیان سے روایکے عبد اللہ بن موسیٰ ہی انہوں نے سفیان سے روایکے عبد اللہ بن موسیٰ ہی انہوں نے سفیان سے
 انے روایکے محمد بن یوسف فریابی سے انہوں نے سفیان سے اور جو اس کتاب میں مالک بن انس کا قول ہے تو اگر روایت کیا ہے اسکو اسحاق بن موسیٰ انصاری نے
 انہوں نے مع بن علی فریابی سے انہوں نے مالک بن انس سے اور جو اس کتاب میں ابوبکر سے اسکی خبر دی ہو کہ وہ صریح ہی ہے انہوں نے روایکے مالک بن انس
 سے اور بعض کھار کے خبر دی ہو کہ موسیٰ بن خازم نے انکو عبد اللہ بن مسلم قصبی نے انکو مالک بن انس سے اور جو اس کتاب میں ابن مبارک کا قول ہے وہ بیان کیا ہے
 احمد بن عبد الوہاب نے انہوں نے روایکے ابن مبارک سے اہم ہے انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض روایات ہو کہ واسطی نے اسکی پہنچی ابن مبارک سے اور بعض اسطی نے ابن الحسن اور بعض
 روایکے عبد اللہ بن سفیان بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض پہنچی ہو کہ واسطی نے ابن مبارک سے ابن مبارک سے ابن مبارک سے ابن مبارک سے ابن مبارک سے
 ہے و سب بن زعمہ لی انہوں نے انکو عبد اللہ بن المبارک سے اور عبد اللہ بن المبارک سے روایت کر نیوالی اور یہی میں سوا انکو جو نے ذکر کر کے اور جو
 اس کتاب میں امام شافعی کا قول ہے تو اگر کہ اس میں بن حمزہ غفرانی نے انہوں نے روایکے امام شافعی سے اور جو وضو انانے اب یحییٰ اسکی خبر
 دی ہو کہ ابو الولید بنی امام شافعی سے اور بعض روایات پہنچی ہو کہ ابو یوسف سے انہوں نے روایکے یوسف بن یحییٰ قریش بویطی ہی انہوں نے امام شافعی سے اور اگر
 کی ابو یوسف اسکی خبر نہ واسطی کے امام شافعی سے اور کہا ابو یوسف نے کہ اعانتہ دی ہو کہ ان خبروں کی جمع نے اور کہہ چکا ہو کہ طرف اور جو اس میں امام احمد بن حنبل اور
 اس میں ابن مبارک کا قول ہے اسکی خبر دی ہو کہ اس میں بن مسعود انہوں نے روایکے امام احمد بن اسحق سے اور جو اس میں بن مسعود انہوں نے روایکے امام احمد بن اسحق سے اور جو اس میں بن مسعود انہوں نے
 نہیں سنا اسحق بن مسعود بلکہ خبر دی اسکی ہو کہ محمد بن اسحق نے اسحق بن مسعود انہوں نے امام احمد بن اسحق سے اور بعض کام اسحق کے خبر دی ہو کہ محمد بن علی نے انہوں
 نے روایکے اسحق سے اور جو اس میں بن مسعود انہوں نے امام احمد بن اسحق سے اور بعض کام اسحق کے خبر دی ہو کہ محمد بن علی نے انہوں نے امام احمد بن اسحق سے اور جو اس میں بن مسعود انہوں نے
 علقین حدیث کی اور احوال میں اس کے اور تاریخ وغیرہ مذکور ہے اسکو دیا ہے میں کتاب تاریخ سے میں نے بنا چکی اور اگر مطلق ایسے ہیں میں نے خود سنا ہے کہ اس میں محمد
 بن اسحاق سے اس میں اسکی خبر دی ہو کہ اس میں بن مسعود انہوں نے امام احمد بن اسحق سے اور بعض کام اسحق کے خبر دی ہو کہ محمد بن علی نے انہوں نے امام احمد بن اسحق سے اور جو اس میں بن مسعود انہوں نے
 ہونہ سے اس میں اسکی خبر دی ہو کہ اس میں بن مسعود انہوں نے امام احمد بن اسحق سے اور بعض کام اسحق کے خبر دی ہو کہ محمد بن علی نے انہوں نے امام احمد بن اسحق سے اور جو اس میں بن مسعود انہوں نے

مجاہد اسین لوگو کا نفع ہے تو شام کو دیا ہے اسکو کتاب میں **مترجم** کہتا ہے کہ اشارہ کیا اس طرف رحمۃ اللہ علیہ اس طرف کہ روایت ہے کہ اس نے کہا کہ اقبال فقہا کی حاجت نہ تھی بلکہ اقبال فقہا اور علل حدیث کو دوسری جگہ شامل کیا ایک تو قرآن کو دیکھ کر علت اور احوال جالب کے بیان میں وثوق و عدم وثوق روایت کا معلوم ہوتا ہے اور اقبال فقہا کے بائین معلوم ہوتا ہے کہ کسے قول میں خلاف اور مخالفت حدیث کی اور کسے قول میں صلوات ہے اور مخالفت حدیث کے اور چونکہ یا مروجہ حصول کمال بصیرت کے لئے اسکو بھی شامل کیا ہے اقبال **مترجم فرمایا مولف** رحمۃ اللہ علیہ اس لئے کہ کہنے دیکھا کہ اہل علم ان کو کہتے ہیں کہ انہوں نے کمال شقت ایسی تصنیفیں کیں کہ ان کے انکو نہیں کہتے نہ کی تہذیب انہیں مامورین میں ہشام بن حسان اور عبدالملک بن عبدالعزیز بن جراح اور سید بن ابی عروبہ اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور کعب بن جراح اور عبدالرحمن بن محمد وغیرہم اور یہ لوگ اہل علم و فضل ہیں کہ تصنیف کے انہوں نے اور اللہ کے لئے انکی تصنیف میں شغف کثیر عیاں ہے اور انکو اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں اجر جزا ثبات ہوا اس کے نفع دیا اللہ مسلمانوں کو کثیر نفع سے اور وہ پیشوا و مقتدا میں فخر تصنیف میں اور بعضے لوگوں نے جو حدیث کا فہم نہیں انہوں نے رجال میں لکھ کر کہنے پر عیب کیا ہے یہ فہم سے کہ یہ غیبت میں داخل ہے حالانکہ کہنے کے یہ ایسا کہ تو ابلیس کا بیٹا ہے یا انکو انہوں نے کلام کیا ہے رجال میں کہ انہیں میں جن بھرا اور انکو کلام کیا انہوں نے بعد جنہی میں اور کلام کیا سید بن جبیر طعن بن جبیر میں اور کلام کیا یا اس پر بھی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ جالبین کلام کہ ان سے کہ ہے ابوب خنیفہ یا ابوعبداللہ بن عون اور سلمان بن ابی اور شعبہ بن حجاج اور صفیان شریک اور مالک بن انس اور ذہبی اور عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید قطان اور کعب بن جراح اور عبدالرحمن بن محمد وغیرہم سے جو اہل علم تھے کہ کلام کیا انہوں نے رجال میں اور ضعیف کہا انکو اور سید بساک ہار نزدیک تو خیر خواہی میں مسلمانوں کے لگے اللہ جانے اور ان اکابرین پر ہرگز یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے لوگوں پر طعن یا انکی غیبت کا ارادہ کیا ہو سکتا نزدیک تو یہی بات ہے کہ انکا ارادہ یہی تھا کہ بیان کر دیں ضعیف ان لوگوں کے کہ مشہور ہو جاویں یعنی ماکو لوگ انکی حدیث سے احتراز کریں اور سنا لیتے ہیں اور جن لوگوں کا ضعیف ان بزرگوں نے بیان کیا ہے انہوں نے کوئی صاحب بدعت تھا کوئی اپنے حدیث میں تہم تھا یعنی تہمت تھی کہ اسنے خود بانی ہے یا کسی دوسرے وضع کئے ہے اور کوئی اصحاب غفلت اور کثیر لغت تھا یعنی بسبب ضعف حفظ کے جو بھلا تھا ہے حدیث کو پس ان مامورین نے ارادہ کیا کہ انکا حال بیان کر دیں کہ انکو دین کا خیال بہت تھا اور عمدہ لکھنے والی تھیں اور بات یہی کہ گواہی میں میں زیادہ تر مستحق تحقیق تھے حقوق و اموال کے گواہی سے یہ جب حقوق اس اور ان کے اموال کے گواہیوں میں ترکیب اور تحقیق گواہوں کے ضرور تھے ہے تو رواہ کی تحقیق جو ہر ایسی ہے کہ وہ جن ضرور درج ہوئی **روایت** کی جسے محمد بن جبیر نے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن سید قحاص نے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انکے باپ نے جو اپنے سفیان شریک اور شعبہ اور مالک بن انس اور صفیان بن عیینہ کے اگر کسی شخص میں تہمت یا ضعیف ہو تو اس سے ساکت رہیں یا بیان کر دیں تو ان سے بے جواب دیا کہ بیان کر دو اور **روایت** کی جسے محمد بن یحییٰ بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے کہا یحییٰ نے کہ لوگوں نے ابی بکر بن عیاض سے کہہ لکھنے لوگ حدیث بیان کرنے کو پیشتے ہیں اور لوگ لکھنے پاس حاضر تھے ہیں حالانکہ انکو لیاقت حدیث بیان کرنیکی نہیں تو ابوبکر نے کہا کہ لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جو بیٹھے اس کے پاس بیٹھنے لگتے ہیں اگر صاحب سنت جب مر جائے اللہ کا ذکر و مذکور لوگوں میں بیکر کہتا ہے اور متبع کا کوئی ذکر نہیں کرتا **روایت** کی جسے محمد بن یحییٰ بن عیینہ نے انہوں نے انظر بن عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اسماعیل بن زکریا سے انہوں نے مامور سے انہوں نے ابن سیرین کے کہ ابن سیرین نے کہا کہ زائدہ سابق میں اسناد کی پوچھ کہ یہ تلواتی تھی یعنی اس لئے کہ لوگ بچے اور عادل تھے پر عیب فتنے واقع ہوئے محمد بن یحییٰ بن سیرین نے اسناد پوچھا شروع کی لیکن وہ بیلیتے ہیں حدیث اہل سنت کے اور جو روایت ہے میں حدیث اہل بے حدیث اور **روایت** کی جسے محمد بن یحییٰ بن عیینہ نے کہا انہوں نے زائدہ سے کہا کہ کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک اسناد و سیر نزدیک دین میں اہل ہے اور اگر اسناد نہ ہوتی تو بیکر جو جی جانتا کہ کہتے ہیں ادواب جو اسناد ہی تو حیا دہی پوچھ کہ تجھے کہنے بیان کیا تو وہ مانا ہے یعنی اگر جو مانا ہے تو سمجھتا ہے اور **روایت** کی جسے محمد بن یحییٰ بن عیینہ نے کہا انہوں نے جہان بن سوح سے کہا جہان نے عبداللہ بن مبارک کے لکے ایک حدیث مذکور ہے انہوں نے کہا کہ اہل علم کو یہی لکھنا کہ لا یشئہ درکما یعنی انہوں نے ہلکی اسناد ضعیف سمجھی اور **روایت** کی جسے احمد بن عبد اللہ انہوں نے اسب بن زمزہ سے کہا کہ ابوسب نے عبداللہ بن مبارک سے چوڑی حدیث حسن بن عمار کے اور حسن بن دینار اور ابوالبرہم بن محمد اسلمی کے اور مقاتل بن سلیمان

کچھ ضابطہ نہیں مگر ہم یہاں تصریح کی مولف رحمۃ اللہ علیہ کہ روایت بالمعنی جائز ہے اور ایسے نویسنے جس سے معنوں میں فرق نہ آوی روایت میں ملے نہیں وارز
ہو تا تفصیل اسکے ہے کہ روای در حال سے غالی نہیں تا واقعہ الفاظ کے دلالت سے اور ان کے معامد اور ضعیفین کہنا اسکے معانی اور محال کے اور معرفت کامل
نہیں ان کے معادین الفاظ کی پس جائز نہیں ان کے روایت بالمعنی بالاتفاق اور ضروری ان کے کہ وہی لفظ کے جو ہے اور دوسرا ہے کہ ان سے واقف سے
تو ایک گرد صاحب حدیث اور فقہ اور رسول کا طرف کیا ہے کہ ان کے روایت بالمعنی جائز نہیں اور بن سیرین اور قلیب اور ابو یزید خلیفہ سی اشرف
کے ہیں اور مروی بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور جائز کہا ہے بعض اسکے لئے روایت بالمعنی کو اور چھوڑ سلف خلق کہ ان کے بعد ہیں اس میں اس کا حراز
بیان فرمایا ہے اور مولف رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی قول ہے اور احوال صحابہ و سلف میں خود کر نیسے اسکے حوازمین کی طرح حکا شک اور شبہ نہیں رہتا ہے اسکی
کہ وہ قصہ واحد کو الفاظ مختلفہ میں روایت کرتے ہے اور اس مسئلہ خاص میں ایک حدیث مرفوعہ ہی وارد ہوئی ہے کہ اس میں مذکورہ معارفہ الصحابہ و اہل بیات نے
گیر میں عبد بن سلیمان بن اکثمہ لای سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کیے یا رسول اللہ میں آپ سے بہت حدیثیں سنتا ہوں اور میں ہوسکتا کہ جیسی
آپ سے سنوں ویسی اوکرون بلکہ ان میں کوئی حرف بڑھ جاتا ہے کوئی حرف گھٹ جاتا ہے یا سو فرمایا آپ نے کہ جب کسی حلال کو حرام نہ کہو کسی حلال کو حرام نہ کہو
اور پوچھ جاؤ تم نے کو تو کچھ ضابطہ نہیں ہے ایسا تغیر جس سے معنوں میں فرق نہ آوی اور تحلیل حرام اور تحریم حلال لازم نہ آوی روایت میں کچھ تغیر نہیں کرتا اور
بیان کی گئی یہ روایت جس سے تو انہوں نے کہا کہ یہ حدیث نبوی تو ہم لوگ روایت ہی کرتے اور استدلال کیا ہے امام شافعی نے اسکے حوازی ازل القرآن سے
سبعہ حرف فاقرا و اتیسر منہ سے اور کہا کہ جب لحد کی رحمت اور رافت کا تقاضا ہو کہ انہی کتاب کو سات لفظوں پر آتا اور ان میں ایسی تغیر جائز رہی کہ
جس میں معنوں میں فرق نہ آوی تو خیر قرآن اسکے حوازی کے لئی آئی ہے اور یہی ہے کہ انہوں نے کمال اہل جہا میں اور ابوالاثر و انہ میں سے مقرر
پراور کہا ہے کہ ای بالالاست ہے ایسی حدیث روایت کر دیکھنی مسئلہ اللہ علیہ سے کہنے سنی ہوا اور ان میں ہم ہونہ زیادت نہ لیا نہ ان سے انہوں نے کہا کہ تم مز
سے کیسے قرآن یاد ہے مجھے کہا ہاں پڑھا تو ہے مجھے قرآن مگر خوب یاد نہیں بلکہ بڑا دیتے ہیں ہم کہیں واؤ کو کہیں الف کو اور کہیں گھٹا دیتے ہیں
تب انہوں نے کہا کہ قرآن تمہارا درمیان لکھا ہوا موجود اور اسکو تم یاد نہیں کر سکتے بلکہ تم کہتے ہو کہ مجھے اس میں کچھ زیادت اور نقصان ہو جاگا بہر حال
حدیث کا حال دیکھو کہ وہ تو جسے سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض حدیث ایک ہی ماری میں تم ہی کو کافی سمجھو کہ تم روایت بالمعنی کرتے ہیں اور نقل
میں باہر بن سے مروی ہے کہ نہ لفظ کے ہم عرب لوگ میں پہچان کر کے میں ہم یا تو کو اور مقدم و مؤخر کر دیتے ہیں اور شیب بن ابی جابر سے مروی ہے
کہ انہوں نے کہا داخل ہوا میں ابن عبدان من پراور کہا ہے کہ ای بالاسعد آدمی ایک حدیث بیان کرتا ہے کہ میں نے اس کا ایک مرتبہ اور کلام مختلف اور اس عون سے
کرسے وہ کہ ہے ہوا دربر میں حاضر نے کہا سنا میں نے جس کو کہ وہ بہت حدیثیں بیان کرتے ہے کہ میں نے اس کا ایک مرتبہ اور کلام مختلف اور اس عون سے
کہا کہ حسن اور ابی شیم شعی روایت بالمعنی کیا کرتے ہے اور ابی ادريس کہا پوچھا مجھے زہری سے قدیم و تاخیر حدیث کو انہوں نے کہا یہ تو قرآن میں جائز ہے ہر حدیث
میں کیوں نہ روا ہوگی اور جب تو مجھے حدیث پر واقع ہو جا اور کسی حرام کو حلال نہ آوی اور کسی حلال کو حرام تو ان میں کچھ ضابطہ نہیں اور یہ نقل
بالمعنی سماع میں جائز نہ مصنفات میں اگر یہ لفظ غیر بالکل ہم سے ہو قطعاً اور راوی بالمعنی کو ضروری کہ انہوں نے روایت میں کہہ دے کہ اس کے اندر ہے یا شبہ یا
ہے الفاظ اور اکثر صحابہ کا یہ قاعدہ تھا حالانکہ وہ سے زیادہ جاننے والی تھے معافی کلام کو اور اس لئے چاہئے ان احادیث کا اور اس لئے کہ ابن مسعود روایت
کیا ہے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فاعوذ بوقت عنہ و ائمتہ پراور کہا کہ حضرت نے یہ فرمایا میں نے اس کے مانند و شبہ کے اور منہ دار
وغیر میں کہ ای بالالداد کے عادت تھی کہ وہ جب حضرت کے کچھ روایت کرتے تھے ان کے بعد غواہ و شبہ کہتے تھے اور بن ماجہ میں اس بن مالک سی مروی ہے
کہ انہوں نے حضرت کے کچھ روایت کیے پراور کہا ایسا ہی ہے یا جیسا فرمایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کو انی اللہ ید کہا مولف رحمۃ اللہ علیہ
روایت کی ہے محمد بن بشیر نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے معویہ بن صالح سے انہوں نے عمار بن عاص سے انہوں نے کمال سے انہوں نے وائس
بن اسد سے کہ کہا انہوں نے نے کانی ہے مگر روایت بالمعنی اور روایت کی ہے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے

ابو ایوبؓ نے حضرت محمد بن سیرینؒ سے کہا کہ محمد بن سیرین نے میں سنتا ہوں حدیث کو دلی لفظوں مختلف ہی کہی گئی اس کے ایک ہی ہوتے ہیں اور روایت کی بحسب محمد بن سیرین
اُسے محمد بن عبد اللہ انصاریؒ نے انہوں نے ابن حوشبؒ سے کہا کہ ابن حوشبؒ نے کہا ابراہیم بنی ادریسؒ سے حدیث کو بالسنن روایت کیا کرتے تھے اور عامر بن محمد اور محمد بن سیرین
اور جابر بن جودۃؒ کا حدیث کیا کرتے تھے انہیں حروف پر جس سے پہلے بیان کیا تھا روایت کی جسے علی بن خشرمؒ نے اُسے شخص بن عیاضؒ نے انہوں نے عامر
احول سے کہا عامر نے کہا میں نے ابی عثمان بن ہدیجؒ کو آپ الیہ راوی حدیث سے بیان کرتے ہیں پہلے سیکو دو سیکو راوی طرح بیان کرتے ہیں تو انہوں نے کہا اختیار
کو تو تم سماع ال کو روایت کی جسے جارد نے اُسے دیکھنے سے اُنسی ربح بن اسیح نے اُسے سننے کہا جس نے جب منی حدیث ثابت ہو کر کو کافی ہے بے متبع اُلفا
غور نہیں روایت کی جسے علی بن جبر نے اُسے عبد اللہ بن مبارک نے انہوں نے سیف سے کہ وہ بیٹے ہیں سلیمانؒ کہا سیف نے سنان سے کہا کہ حدیث میں تو جابہ
تو کچھ بگڑا دے کر امت بچے گمانے میں کچھ نقصان نہیں کہ وہ سارا ویسے بیان کر دیا تو ہی دوسرے وقت بیان کر سکتا ہے مگر اپنے طرف سے بڑھانے میں
تو بڑا نقصان ہے **مترجم** اشارہ کیا مولف حضرت عبد اللہ نے اس روایت سے اس طرف کہ روایت کرنا بعض حدیث کا دون بعض جائز ہے یعنی ایک ہی حدیث میں
راوی ایک یا بیان کرنے اور ایک نہیں اور اس میں کئی مذہب میں محدثین کے لفظوں تو ہر کوئی مطلقاً منع کہ ہے بنا اُلف من روایت البتہ انہوں نے اس کو
کہا ہے اگرچہ روایت البتہ اُن کے نزدیک جائز ہے مگر عدم حوا کے اس وقت قائل ہوئے ہیں کہ اس روایت کو کسی راوی کی کسی اور نے قبل اسکے تمام بیان کیا
ہو اور کیا کیا یا کسی راوی بیان کر دیا ہے تو راوی کہ چہ در بارہ اس کا ایک ہی کلمہ بیان کریں اور بعض تو مطلقاً جائز کہ ہے مگر متوجہ ہے کہ بعد تفصیل
ہے اور عارف حدیث کو روایت بعض کے ترک جس کا واسطہ جب خبر متروک غیر متعلق خبر دوی ہوا خبر متروک اور خبر متروک میں ایسا علاقہ ہو کہ خبر متروک کے ترک
سے اختلاف نہ کہ لازم آوے متنازع متروک ہوتا روایت ہو یا شرط موجود اُس کے ترک سے دلالت مردی میں کچھ فرق نہ آوے تو حذف اس کا جائز ہے اور جواز
اس کا بدیہی ہے جسے اسکے خلاف میں عدم جواز ہے اور اس پر قطع حدیث کے ابواب تفرقہ میں جسے محدثین کا واسطہ ہے اقریب الصواب کہانی اندر یا نہیں فال
المترجم قال مولف حضرت عبد اللہ علیہ السلام کے ہے ابو عمار میں بن حریثؒ نے زید بن جابرؒ نے انہوں نے اکر سے کہ اُس نے کچھ کا طرف سفیان ثوریؒ سے
کہا اگر میں تھے کہوں کہ میں نے سنا ہے بعینہ و یا بیان کرتا ہوں تو ہرگز ترجیح بخلاف حقیقت میں نہ کہے تھے میں روایت کی جسے حسین بن حریثؒ نے کہا میں
نے دیکھتے تھے کہ اُس نے میں وسعت نہ ہوئی تو لوگ ہلاک ہو جاتے سب اب روایت لازم آتا اور مضمون بالکل اُٹھ جاتا اور قاضی ملکا کا حفظ داتا
اور ثبت خذ السی کی جہت سے ہی اگر اکثر الیہ باوجود حفظ کے خطا و غلط سی نہیں بچے روایت کی جسے محمد بن حمید رازیؒ نے انہوں نے حیر سے انہوں نے عامر
بن قیسؒ سے انہوں نے کہا کہ مجھے ابراہیم بنی نے جب روایت کرتے تو روایت کرنا اور دوسرے جو بیٹے میں عمرو بن حیر کے اسلے کہ انہوں نے مجھے ایک حدیث بیان
پہر ہو چکی تھی اُسے دوسرے بعد تو بیان کرنا انہوں نے اور نہ کہا اس میں ایک حرف روایت کی جسے ابوصخرؒ نے انہوں نے مجھے بن سعید قحطانیؒ سے
انہوں نے سفیانؒ سے انہوں نے منقول کہا منصورؒ نے کہا میں نے ابراہیم بنی سے انہوں نے سفیان بن عیینہؒ سے انہوں نے عمرو بن دینارؒ سے کہ انہوں نے کہا اسلے کہ وہ لکھتے
روایت کی جسے عبد اللہ بن انہوں نے سفیانؒ سے کہا کہ مجھے عبد الملک بن عیینہؒ نے کہ میں جب حدیث ایتنا ہوں تو ہمیں ایک حرف نہیں چھوڑتا روایت کے
ہے حسین بن سہدؒ نے انہوں نے عبد اللہ بن انہوں نے معمرؒ سے کہا کہ کہا قتادہؒ نے نہیں ہی سیکہ کانوشؒ کوئی بات کہ یاد نہ کیا ہو اس کو سیکر دین روایت
کی جسے سید بن عبد اللہ جملؒ نے انہوں نے سفیان بن عیینہؒ سے انہوں نے عمرو بن دینارؒ سے کہا انہوں نے کیونکہ دیکھا میں نے خوب بیان کرنا حدیث کا ہر
سے روایت کی جسے ابراہیم بن سید جوہرؒ نے انہوں نے سفیان بن عیینہؒ سے کہا ابویہ خثانیؒ نے میں سیکو اہل مدینہ علم حدیث میں بعد ہر کی جسے بن کثیر
سے بڑے کہ نہیں جانتا روایت کی جسے محمد بن اسماعیلؒ نے انہوں نے سلیمان بن حربؒ نے انہوں نے عامر بن زیدؒ سے کہا انہوں نے ابن حوشبؒ حدیث بیان کرتے تھے
پہر جب میں نے روایت ابویہ کے خلاف بیان کرنا تھا وہ اپنے روایت چھوڑ دیتے تھے اور میں کہتا تھا کہ تم نے تو یوں ہی سنی ہے تو وہ کہتے تھے کہ ابویہ ہم
زیادہ جانتے والی تھے محمد بن سیرینؒ کی حدیث کو روایت کی جسے ابوبکرؒ نے انہوں نے علی بن عبد اللہؒ نے انہوں نے کہا میں نے ابیہؒ سے کہ شہد و ستوا کی دوسرے
کو زیادہ ثابت ہے تو انہوں نے کہا اسے سب لوگوں سے زیادہ ثابت ہے **روایت** کی جسے ابوبکرؒ نے انہوں نے ابو عبد اللہؒ سے انہوں نے ابو عبد اللہؒ سے انہوں نے ابو عبد اللہؒ سے انہوں نے

باطلا دس انہوں نے کہا کہ ابی بن سید کہتے تھے برسلات ابی احماد کی نزدیک سیر لاشی شخص میں یعنی غیر متبرہین اور کہا
 اور بھی اور بھی بن ابی انیس کے اور برسلات ابن عیینہ کے مثل ہر کہ میں نے غیر متبرہین کہا قسم ہے اللہ کے اور سفیان بن سید کہتے تھے ابی ہاد اور کہا میں بھی سے
 برسلات مالک نے انہوں نے کہا یہ سیر نزدیک بہترین پہر کہ لکھنے کی کوگو میں کیسی حدیث صحیحہ نہیں امام مالک سے روایت کی ہے سوار بن عبد اللہ بن سیر
 نے کہا انہوں نے کہ سنان بن ابی سید کہتے تھے جس بصری نے جس حدیث میں کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بائی عنہ اسکی کوئی اصل سوا
 ایک یا دو حدیثوں کے کہا ابو عیسیٰ نے اور جن بزرگوں کے مسل کو ضعیف سہلی ضعیف کہا ہے کہ افعال ہے اس میں کہ امیر ثقات فی تہذیب غیثہ سے کیا ہو سلی
 کلام کیا ہے جس بصری نے مسجد جنی میں اور پھر نے روایت ہی کی چنانچہ روایت کے ہمے بشیر بن معاذ بصری نے انہوں نے مرحوم بن عبد الغزیز عطار نے انہوں نے اپنے
 باپ اور چچا سے دونوں نے کہا سنان بن بصری کے فرائی تھے دور وہ مسجد جنی کے کہ وہ ضال انہوں نے کہا ابو عیسیٰ نے اور دوسری سے شعیب سے انہوں نے
 کہا روایت کے عمارت اور نے اور وہ کتاب تہذیبہ رافعی مترجم مسجد جنی کے شخص ہے کہ جس نے پتہ نقد کا انکار کیا اور منسوب تھا انہوں نے کثیر و ضعیف
 رئیس تھا قدیرہ کا جو محسوس ہیں اس کے لکھنے کہا مؤلف فی نو سنان بن محمد بن بشیر سے انہوں نے کہا عبد الرحمن بن مہدی کہتے تھے کہ تم تعجب نہیں کرتے
 ہو سفیان بن عیینہ کہ میں نے چوڑا دیا ہا بر معنی کو یہ سبب اس قریب کے جو ان کے حکایت کیا جاتا ہے ہزار حدیث ہی زیادہ میں نے ہزار حدیث ہی زیادہ جو ان سے
 مروی تھے چوڑی اور پھر ان سے روایت کرتے تھے کہا محمد بن بشیر نے اور چوڑی عبد الرحمن بن مہدی کی حدیث جا جیجی کے اور حجاج ہی کے ہے ہر
 ملک مہر کے مترجم مسل وہ حدیث ہی حسین ابی کہے قال رسول اللہ حضرت کی اور ان کے درمیان ایک راوی چوٹ گیا جو نے صحابی اور مدعی کے کہا ہر
 دور راوی متروک ہو وہ ہی مسل میں اور وہ ایک قسم ہے ضعیف مدنیوں کے جامع جو میں کے نزدیک اور اکثر فقہاء اور مولویوں کے نزدیک اور مالک اور ابو یوسف اور احمد
 کہا ہے کہ وہ صحیح ہے اور مدعیوں کے کہا صحیح مسل سے ہر مسل مراد میں جو قرون ثلثہ مشہور ہا جیسے ارسال کی گئی ہوں اس کے بعد ان زمانوں کے جسے افشاری
 کہے کے اور ابن جریر نے کہا اجماع ہے تابعین کا قبول مسل پر اور کہ کیا انکار ہر کو رہنوں اور نہ کسی ایسے ہر انکار کیا ہے دوسرے مدعی تک قال المؤلف
 روایت کی ہے ابو عیینہ بن ابی بلقر اللکونی نے اسے سید بن ماحر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان بن عیسیٰ سے کہا سلیمان بن ابی ہاشم نے کہا میں نے کوئی روایت
 متصل بیان کر دیا ہے جو مروی ہو عبد اللہ بن مسعود تو ابراہیم نے کہا جب میں سے کہوں عن عبد اللہ تو جان لو کہ وہ میں نے خورائے شعی ہے اور جب کہوں
 قال عبد اللہ تو میرے اور ان کی درمیان کوئی واسطہ میں اور مختلف ہو میں بل علم تصنیف رجال میں سے مختلف ہیں دو ایک اسوا میں اور ان کے شعبہ کی کہا انہوں نے
 نے ضعیف کہا ابواثریر کی کہ اور عبد الملک بن ابی سلیمان اور علی بن جبر کو اور چوڑی نے روایت لینا پھرے لی روایت شعبہ نے ان لوگوں کے کہ جو حفظ و حدیث پر
 اُسے ہی کم تھے چنانچہ کی انہوں نے روایت جا جیجی سے اور ابراہیم بن حکم چکر اور محمد بن عبد اللہ لغز می اور کئی لوگوں کے جو نہایت ضعیف میں حدیث میں روا
 کے ہے محمد بن عمرو بن نہان نے انہوں نے امیر بن خالد سے کہا کہ کہا میں نے چوڑی ہوتی ہو تم روایت عبد الملک بن ابی سلیمان کے اور ابی ہر دیت محمد بن عبد اللہ
 سے انہوں نے کہا ان کہا ابو یوسف اور شعبہ روایت کرتے ہی عبد الملک بن ابی سلیمان سے چوڑی راویوں کا کیا کہ چوڑی انہوں نے سلی کہ مسند جو مداحین کے ساتھ جو
 روایت عبد الملک نے عطار بن ابی رباح سے انہوں نے جاسی انہوں نے جاسی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا اپنے آدمی اپنی قصہ کا مستحق کہ اسکا حکا کیا جاو اگر وہ غایب ہو حکا کیا جائے تو
 ایک ہوا ثابت کہا ہی ملک بنی اسو سے اور مالک کی ابی ابی الزہراء عبد الملک نے اپنے سلیمان بن حکم بن جبر سے روایت کی ہے اسے ابن ابی شیبہ نے انہوں نے اجماع اور انہوں نے
 لکھے انہوں نے عطار بن رباح کہا انہوں نے تھے ہم جیجے جابر بن عبد اللہ سے اسکا کہ کہتے ہیں کی حدیث کا اور ابواثریر سے زیادہ ہر کہنے والی تھے حدیث کو روایت کی
 ہے محمد بن یحییٰ نے عنی انہوں نے سفیان بن عیینہ کے کہا ابواثریر نے مطالبہ لگی کہ تھی جابر بن عبد اللہ سے اسکا کہ کہوں میں ان کے نے حدیث کو روایت کے اپنے
 ابی عمر نے انہوں نے سفیان کے کہ سنان بن ابی یوسف اختیار ہی کہتے تھے روایت کے ابواثریر نے اور ابواثریر نے اور سفیان نے اپنے ہاتھ کی ٹہنی بند کی کہا ابو یوسف
 نے مراد اس سے یہ ہے کہ اتقان و حفظ میں کاں تھے اور مروی ہے عبد اللہ بن مبارک سے کہ سفیان ثوری کہتے تھے کہ عبد الملک بن ابی سلیمان میرا ان سے
 علم کے اور روایت کی ہے ابواثریر نے انہوں نے علی بن عبد اللہ کے کہا پوچھا میں نے یہ حدیث حال کلیم بن جبر کا انہوں نے کہا انک کر دیا انکو شیعہ نے اس

بیان المؤلف رجال

ابو یوسف

حدیث کے سبب کہ روایت کے بعد حدیث عبداللہ بن مسعود کی بھی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سوال کرے لوگوں اور ان کے پاس آتا ہے کہ کام
مکمل جاوے تو قیامت کے دن آویگا کہ وہ ہند کا چھلا ہوا ہوگا لوگوں کے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جس آدمی کا کام نکلتا ہے اور اسکو سوال کی حاجت نہیں ہوتی تو
پاس درہم یا اسکی قیمت کا سونا آتی کہ اسے فی کہا جیئے اور روایت کے حکیم بن حبیر سے سفیان ثوری اور زائد فی کہا جیئے کی حدیث میں کچھ غلطی
نہ دیکھتے تھے روایت کی ہے محمود بن غیلان اُنہوں نے کہے بن آدم سی اُنہوں نے سفیان ثوری اُنہوں نے حکیم بن حبیر سے حدیث مدنی کی کہا جیئے بن آدم
پر کہا عبد اللہ بن جعفر بن شہب کے سفیان ثوری سے کاش کہ حکیم کے سوا اور کوئی شخص اسکو روایت کرتا تو کہا اُنہے سفیان کی کتاب میں اس سے روایت نہیں
کرتے اُنہوں نے کہا ہاں کہ سفیان نے سفیان بن زید کو روایت کرتے کہ اسکو محمد بن عبدالرحمن بن زید کی کہا ابو علی نے فی اور جس حدیث کو کہنے حسن
کہا ہے تو سن بہا نزدیک وہ حدیث ہی کہ اسکی اسناد میں کوئی تہم مذکور نہ ہو اور حدیث ثانیہ بنو اور دوسری ہوا و سند ہی ہی اس کے سوا بہا نزدیک حسن ہے
اور جو کہ کی ہے اس میں حدیث غریبہ تو مانا جائے کہ حدیث میں کوئی وجہ اور بہت سی عینیں جو غریب ہوتی ہیں سلمیٰ کہ مروی ہیں
ہو میں مگر ایک سند ہی جیسے حدیث حاد بن سلمہ کے جو مروی ہے ابی العشاء سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ عرض کی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ خلق اور اللہ میں سو فرما اپنے اگر تو بہرہ نہ لے اسکی ان میں تو کافی ہے سو یہ حدیث ایسی ہے کہ متفقہ ہوئے اس کے ساتھ حاد بن سلمہ ابی العشاء سے روایت کرتی ہے
اور ابی العشاء کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہے سو اس کے اور یہ حدیث مشہور جو ہوئی ملا کہ نزدیک تو حاد بن سلمہ کے روایت ہی کہ نہیں جانتے ہم اسکو گرا نہیں کے
مروا ہے کہ اکثر اسباب سے کہ الامور میں کوئی حدیث ایک ہی شخص روایت کرتا ہے اور معلوم نہیں ہے کہ وہ گرا اسکی روایت ہے ہر اس شخص سے بہت لوگ روایت کرتے
ہیں اور وہ مشہور ہو جاتی ہے جیسے روایت عبداللہ بن دینار کے کہ روایت کے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جس سے دلائے کہ اسکی بیسے
اور نہیں معلوم ہے کہ عبداللہ بن دینار کے روایت کے اگر کہنے بہت لوگوں روایت کی ہے جیسے عبداللہ بن عمر اور شعبہ اور صفیان ثوری اور مالک بن انس فی
اور ان کے سوا اور کوئی اماموں اور روایت کے بھی بن سلمہ نے یہ حدیث عبداللہ بن عمر سے اُنہوں نے اپنے سے اُنہوں نے ابن عمر سے سو ہم کیا نہیں بھی بن سلمہ نے اور صحیح
ہی ہے کہ مروی ہے عبداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے ایسے روایت کی کہ عبد اللہ بن نفی اور عبد اللہ بن زید سے عبداللہ بن
عمر سے اُنہوں نے عبداللہ بن دینار کے اُنہوں نے ابن عمر اور روایت کے مول نے یہ حدیث شعبہ سے تو شعبہ نے کہا بیشک میں آنرز رکھتا ہوں اگر عبداللہ بن دینار سے مجھے روایت
دی تو میں کہتا ہوں کہ اسے مزین بوسہ لون کہا ابو علی نے فی اور اکثر حدیثیں اسے غریب بھی مانی ہیں کہ ان میں کچھ زیادت ہوتی ہے یعنی ایسی زیادت جو ثقافت کے
مروی نہیں اور وہ زیادت صحیح ہوتی ہے کہ ایسے شخص سے مروی ہو جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جاسا ہے یعنی اسوقت قابل قبول ہے جیسے کہ روایت مالک بن انس نے
نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر و صفا کے ہر آزاد و غلام اور مرد و عورت پر جو مسلمانوں سے جو ایک صاع کھجور
سے ایک صاع جو سے کہا اور زیادہ کیا مالک نے اس حدیث میں لفظ من المسلمین کا یعنی جو مسلمانوں سے ہوا اور روایت کے ابوب خنیفہ فی اور عبداللہ بن عمر اور کئی
اماموں حدیث کے اس حدیث کو نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اور نہیں ذکر کیا نہیں لفظ من المسلمین کا اور روایت کے بعض روایت نافع ہی مثل روایت مالک کے کہ رو
ایسے لوگ ہیں ان کے حافظہ پر اعتماد نہیں کیا جاتا اور جس کی کہ ہے کہی اماموں مالک کے حدیث ہی اور صحیح کی کہ اس سے اُنہوں میں میں امام شافعی اور امام احمد بن
حنبل کہ دونوں نے کہا جب کسی باس غلام ایسے ہوں جو مسلمان نہیں تو انکی طرف سے صدقہ فطر کے اور استدلال کیا اُنہوں نے اللہ مالک کے اسی روایت سے غرض جب
زیادہ سے حافظہ کثیر ہو جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جاتا تو وہ زیادت مقبول ہے اور کتنی حدیثیں ایسی ہیں کہ کئی سندوں سے مروی ہو میں اور ایک سند سے غریب
بھی مانی ہیں جیسے کہ یہ روایت کی ہے ابو بکر بن عبد اللہ بن شہاب و ابی اسحاق و حمید بن اسود جادوں کے کہا روایت کے ہے ابی اسحاق نے اُنہوں نے
برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے اُنہوں نے اپنے دادا ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسیٰ اُنہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہا ہاں ہے سات آدمیوں اور
میں کہنا ہے ایک آیت میں یہ حدیث غریبہ اس سند سے من قبل اسنادہ ویرہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی سند کے مروی ہے اور صرف ابی موسیٰ کے روایت کے
غریب بھی مانی ہے چنانچہ پوچھا میں نے محمود بن غیلان کے حال اس حدیث کا تو اُنہوں نے کہا وہ روایت کے ابو بکر کے ابی اسحاق کے ابو بکر بن محمد بن اسماعیل بخاری

حال اسکا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ یہ حدیث ابورکب کے جرم و گناہ کی بنا پر ایسا ہی اور نہیں جانتے ہم اسکو گراہی کر کے روایت سے روایت کیا ہے کہی شخصوں کے روایت سے
یہی کہ سب ابواسلمی مدنی ہیں سو وہ عجب کرنے لگے اور کہا کہ میں نہیں جانتا اسکو کہ روایت کے جوہر ابی رکیک اور کہا محمد بن اسماعیل بخاری کے کہ میں گمان
کرنا ہوں کہ ابورکب نے یہ حدیث ابواسلمی سے نہ کر کے میرے بغیر روایت دینے کے اور کسی بحث میں سننے سے یہی حدیث روایت کر کے روایت کی
ہے عبداللہ بن ابی زیاد اور کسی کو گونجے شاہ بن سواد سے انہوں نے شعبہ سی انہوں نے بکیر بن عمار سے انہوں نے عبدالرحمن بن ثور سے کہی مصلی اللہ علیہ وسلم
من کذب یا مؤثر فرس کے ہتھالی سے یہ حدیث غریب ہے اسناد و کثیر سے اسلمی کہ ہم سیکو نہیں جانتے کہ شعبہ سی روایت کرنا ہو سوا شاہ کے اور مدنی ہوئی یہ
نبی مصلی اللہ علیہ وسلم سے کہی سند اس کے کہ آپ نے منع فرمایا نبیذ بانے سے ذبا اور عرق میں اور حدیث شاہ کے ہی لمی غریب بھی جاتی ہے کہ اکیڈ انہوں نے
روایت کی ہے شعبہ سے اور روایت کے شعبہ سے اور صفیان ثوری سے اسی اسناد سی بکیر بن عمار سے انہوں نے عبدالرحمن بن ثور سے انہوں نے مصلی اللہ علیہ وسلم
کہ آپ نے فرمایا اجمع غریب ہے جم و توف غرات کا نام ہے سو یہ حدیث معروف صحیح ہے محدثین کے نزدیک اس اسناد سی روایت کی ہے محمد بن شہار نے انہوں
نے معاذ بن مشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا یحییٰ بنی کا انہوں نے سنا ابورکب کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
ساتھ جاؤ جنازہ کے اور ناز پڑے اسکو اسکو ایک قیراط ہے یعنی ثواب اور جو اسکے ساتھ رہے ہاں تک کہ فراغت کیا و اسکی کا ہم سے سوا اسکو وہ قیراط میں
لوگوں کے عرض کے رسول اللہ وہ قیراط کہتے ہیں آپ نے فرمایا جو ائمن کا مثل اٹھ کے ہے روایت کی ہے عبداللہ بن عبدالرحمن نے انہوں نے روان بن جحش
انہوں نے معاویہ بن مسلم سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابورکب سے کہی مصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ساتھ جاؤ جنازہ کے اسکو ایک قیراط ہے
یہ روایت کے حدیث مانند اسکے معنون میں کہا عبد اللہ بن ابی ذر غریب ہے ابورکب نے روایت کی ہے ابوسعید مولیٰ المہرقی حمزہ سی جیسے
میں سفینہ کے انہوں نے سائب سے کہنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے مصلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کے کہا میں نے ابی محمد عبداللہ بن عبدالرحمن
سے کہ تمہاری وہ کونسی حدیث ہی جسکو محدثین نے غریب سمجھا ہے اور تم نے اسناد سائب ابوسعید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مصلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
ہے سو انہوں نے یہی حدیث مجھے بیان کی اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ روایت کرتے تھے حدیث عبداللہ بن عبدالرحمن کہا ابوسعید نے انور یہ
حدیث مروی ہوئی کہی سند میں سے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی مصلی اللہ علیہ وسلم سے اور غریب بھی جاتی ہے یہ حدیث قطع اسناد کے
رام سے ہے سند کے روایت کے کہ وہ حضرت عائشہ سے وہ نبی مصلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں روایت کے ہے ابوسعید عمرو بن ماسی نے انہوں نے
یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے مغیرہ بن ابی قرقۃ السد سے کہی انہوں نے سنا میں نے اس بن مالک سے کہتے تھے کہ ایک شخص نے رسول اللہ میں اوٹ کا انو
بذکر اللہ پر ہر دساکروں بلے زانو باجہ ہے ہر دساکروں فرمایا آپ نے زانو باجہ اسکا اور ہر دساکر کہا عمرو بن ماسی کہا یحییٰ بن سعید یہ حدیث سیر نزدیک تنگ کہا
ابو علیسی نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسکو اس بن مالک کے روایت کے کہ اس اسناد سی اور مروی ہوئی عمرو بن ماسی نے مہر سی نبی سے
اللہ علیہ وسلم سے اسناد کے اور مہر اس کتاب میں روایت اختصار کی رکھ لے کہ اس سے اس سے فہم کے اور مانگنے میں ہم اس سے کہ فہم کے اس کے معنوں کے اور
اسکو ماری نجات و خلاص کی حق تہم مروی اپنے رحمت کے اور اسکو وال نہ نہیں دیکھا کہ اوپر اپنے رحمت کے یہ آخر ہے کتاب کا اور سب تعریف کے اسکو کہ اسکا ہے
وہ جیسے اسے انعام و انضال کے اور صلوة و سلام جو اسکا سید المرسلین اجمی پراور ان کے اصحاب اہل پراور کانی ہے بلکہ اور کیا اچھا کام ناخوالا ہے
اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ قوت عبادت کریم کی مگر اللہ کی طرف سے جو بلکہ ہے اور سب بڑا اور سب کو تعریف جو پوری اور نبی اور ان کے اہل
پر افضل صلوة اور ازکی سلام اور سب تعریف لکھو ہے جو سب ہمارے ہونا

(اس کتاب کی جستری حسب ابطہ ہوئی ہو کوئی جہان میں ملتا)

بھیم مرتضوی علی وقیع کو پھر جیلان ہانام حافظ عزیز الدین معلوم کر دیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
صحت نامہ جلد ثانی جائزۃ الشعود می ترجمہ ترمذی باندو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲۰	مر	مردی	۳۰	۱۳	مصرف	مصرف	۲۵	۶	رودنا	رد کرنا
۲	۲	بلید	علید	۱۴	۱۴	مصرف	مصرف	۴۰	۱	کیطرف	طرف
۱۵	۱۵	درند سے	درند کی کو	۵	۵	اور ہ	اور ہ	۱	۱	اور دارش	دارش
۵	۵	مجتمہ سے	مجتمہ کو	۲۹	۳۱	سید	سید	۴۰	۱۶	ال	مال
۱۸	۱۸	گد ہوں سے	گد ہوں کو	۰	۳۲	نورین زیدونی	نورین زیدونی	۲۳	۲۳	فان	فان
۵	۵	چیر ہاڑ	چیر ہاڑ	۳	۳	لیکب	لیکب	۴۲	۱۴	الجماحات	الجماحات
۲۰	۲۰	سیاریہ	ساریہ	۱۱	۱۱	لیکب	لیکب	۱۸	۱۸	جسے	جسے
۲۸	۲۸	الملک	الملک	۳۳	۳۳	باطل پر	باطل پر	۴۵	۱	عقوبت و زبرد	عقوبت و زبرد
۱	۱	سو	سو	۲۴	۳۷	زار	زار	۴۸	۲۳	زمین	زمین
۶	۶	غیر محمد	غیر محمد	۶	۳۷	او	او	۴۹	۲	دایت	دایت
۱۹	۱۹	رہر	زہری	۱۲	۱۲	یر	یر	۸۱	۶	سونے	سونے
۲۹	۲۹	تہار کی	تہار کی	۱۱	۱۱	خبیہ	خبیہ	۸۲	۵	قن	قن
۳۰	۳۰	او خرو	و خرو	۲۷	۲۷	ام نر	ام نر	۱۴	۱۴	معروف کر	معروف کر
۱۸	۱۸	کوڑی	کوڑی	۱۲	۳۶	چٹکارا	چٹکارا	۱۵	۲	لوگوں سے لینے	لوگوں سے لینے
۱۶	۱۶	یلجو	یلجو	۱۴	۳۹	نظر میں	نظر کے	۱۶	۱۶	اپنی فرمایا یا جس سے	اپنی فرمایا یا جس سے
۱۵	۱۵	الزراع	الزراع	۲۳	۲۳	پونچا	پونچا	۱۶	۱۶	اور میں کا تم میں سے	اور میں کا تم میں سے
۱۸	۱۸	بن حیان	بن حیان	۵	۵۱	غیر سی	غیر سی	۸۶	۵	اسفلھا یصعدون	اسفلھا یصعدون
۱۹	۱۹	الرجان	الرجان	۲۶	۲۶	کہا ہی کہ کما	کہا کہ کما	۵	۶	اسفلھا یصعدون	اسفلھا یصعدون
۱۷	۱۷	خیر	خیر	۲۵	۵۳	اعادنا	اعادنا	۸۷	۲۰	اخذ	اخذ
۱۳	۱۳	ابی البرزی	ابی البرزی	۲۲	۵۵	عسل	عسل	۵	۵	یحییٰ فونہ	یحییٰ فونہ
۱۹	۱۹	ہن	ہے	۹	۵۶	وسلم کے	وسلم کے	۹۰	۱۲	رات اپنی	رات
۹	۹	قراٹ	قراٹ	۲۰	۲۰	فاققت	فاققت	۱۱	۲۴	گنا ہوں کے	گنا ہوں کے
۲۳	۲۳	السد	السد	۸	۶۴	سے جدہ	سے جدہ	۹۱	۱۰	رنگ میں	رنگ میں

صفحہ	سطر	نقطہ	صحیح	صفحہ	سطر	نقطہ	صحیح	صفحہ	سطر	نقطہ	صحیح
۹۱	۱۸	باز نکلیگا	باز نکلیگا	۱۲۰	۲۹	زادہ	زیادہ	۱۲۵	۲۹	پس تقویٰ	پس تقویٰ
۹۲	۲۲	کم	کم	۱۲۱	۸	موت	معرفت	۱۲۱	۱۲	درقہ	مال درقہ
۹۳	۶	بر	بر	۴	۲۰	منکرا	منکر کا	۵	۱۶	نکالیگی	نکالیگی
۹۴	۱۱	فردیتا ہے	فردیتا ہے	۶	۲۱	مسجدوں	مسجدوں کو	۱۲۹	۲۶	بچا ہے	بچا ہے
۹۵	۲۴	اماج	اماج	۵	۲۳	عورتوں کی سیات	عورتوں کی سیات	۱۳۱	۵	تعالیٰ	تعالیٰ کا
۹۶	۱۳	نقص	نقص	۴	۵	عاریات کا سر	عاریات کا سر	۱۳۲	۴	تعالیٰ	تعالیٰ کا
۹۷	۱۴	کفر و شرک	کفر و شرک	۵	۲۶	میزوں	میزوں	۵	۱۵	وغیر ذلک	وغیر ذلک
۹۸	۲۴	تلقویٰ	تلقویٰ	۱۲۲	۲	حکم بجا جاوے	حکم بجا جاوے	۱۳۲	۳	مشروط طریق	مشروط طریق
۹۹	۴	غضب	غضب	۵	۶	اور کون	اور کون	۱۳۲	۱	ماخوذ	ماخوذ
۱۰۰	۱۴	بہن کے دادا	بہن کے دادا	۵	۲۱	تبغیر ای تبغیر	تبغیر ای تبغیر	۵	۲۶	کرتا	کرتا
۱۰۱	۸	اسی لئے	اسی لئے	۵	۲۳	تلفظ میں اور اکا	تلفظ میں اور اکا	۵	۲۴	قیامت کے	قیامت کا
۱۰۲	۱۹	ترک کرو ترک کرو	ترک کرو ترک کرو	۱۲۳	۶	غملین کرنا ہے	غملین کرنا ہے	۱۳۲	۱۳	خریفہ	خریفہ
۱۰۳	۲۴	عقوتہ	عقوتہ	۵	۱۳	چوٹا ہوتا ہے	چوٹا ہوتا ہے	۵	۱۶	فرماتے ہیں کہ	فرماتے ہیں کہ
۱۰۴	۲۸	ربحاز	ربحاز	۵	۱۲	لئے خواب کا	لئے خواب کا	۵	۱۳۴	وہ	وہ
۱۰۵	۴	سر	سر	۱۲۳	۶	اسباکی اسکی	اسباکی اسکی	۵	۱۳۴	لذیذ	لذیذ
۱۰۶	۹	مح	مح	۵	۵	لا	لا	۵	۲۱	بقای	بقای
۱۰۷	۱۲	صحیح ہے	صحیح ہے	۵	۱۰	اشارہ	اشارہ ہے	۱۳۸	۶	ریاضت	ریاضت
۱۰۸	۱۶	بیخبر پرست	بیخبر پرست	۱۲۵	۶	عالم ملکوت	عالم ملکوت کا	۵	۲۵	بات یہ	بات
۱۰۹	۴	کر بان	کر بان	۵	۲۶	چھوٹ	چھوٹ	۵	۲۹	اللہ تعالیٰ کا	اللہ تعالیٰ کا
۱۱۰	۹	کہا ہے	کہا ہے	۵	۳	موافق اسکی ہجرت	موافق اسکی ہجرت	۱۳۰	۲۸	پنچوڑا	پنچوڑا
۱۱۱	۲۰	مان باب	مان باب	۱۲۶	۱۵	اور میر پر ایسا ہے	اور میر پر ایسا ہے	۱۲۱	۱۲	بڑ جاننا	بڑ جاننا
۱۱۲	۲۴	برائی اس چیز کے	برائی اس چیز کے	۵	۱۰	جیسے کیسی سر پر چڑھانے کے	جیسے کیسی سر پر چڑھانے کے	۱۲۱	۲۱	چشم کو دنیا دار	چشم کو دنیا دار
۱۱۳	۲۰	نر کی جاوے	نر کی جاوے	۵	۱۰	اور وہ مرد پر بننے لگے	اور وہ مرد پر بننے لگے	۵	۲۳	اب	اب
۱۱۴	۲۰	فانلان عثمان کے	فانلان عثمان کے	۵	۱۰	ایک پرندہ کے ہے	ایک پرندہ کے ہے	۱۳۲	۲۵	زمانہ مبارک	زمانہ مبارک
۱۱۵	۴	نشد و مین	نشد و مین	۵	۱۰	خواب بننے لگے ایک	خواب بننے لگے ایک	۱۳۶	۱۴	وہذا	وہذا
۱۱۶	۸	قبض	قبض	۵	۱۰	پرندہ کے ہے	پرندہ کے ہے	۵	۱۸	صل	صل

مرقاہ	کتنے منافق	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
کسی منافق	فتال	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
فقال	کھی اللہ	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
نہی اللہ	غزوہ	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
غزوہ	قصہ سبا	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
قصہ سبا	ندی	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ندی	جہول	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جہول	مکرم فرمایا	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
مکرم فرمایا	مسالمون	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
مسالمون	کردنیں	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
کردنیں	روایت	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
روایت	ثابت	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ثابت	ہر جانب	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہر جانب		۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱

